بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب

زُبدۃ الفقہ

حصہ اول (کتاب الایمان) وحصہ دوم (کتاب الطہارۃ)

یعنی

خلاصۂ عمدۃ الفقہ

تالیف

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

مؤلف: عمدۃ الفقہ، عمدۃ السلوک، حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حیاتِ سعیدیہ وغیرہ

باہتمام

ادارۂ مجددیہ۔ ناظم آباد ۳۔ کراچی ۱۸

۱۹۷۳ء ۱۳۹۳ھ

ایجوکیشنل پریس کراچی سے طبع ہوکر شائع ہوئی

قیمت تین روپے پچاس پیسے

Marfat.com

فہرستِ مضامین

زبدۃ الفقہ حصۂ اول (کتاب الایمان) وحصۂ دوم (کتاب الطہارۃ)

حصۂ اول کتاب الایمان

پیش لفظ	۵
کتاب الایمان (ایمان کا بیان)	۷
اسلام	۷
اسلام کا پہلا رکن، کلمہ	۸
صفتِ ایمان	″
۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا	″
۲۔ فرشتوں پر ایمان لانا	۱۰
۳۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا	۱۱
۴۔ رسولوں پر ایمان لانا	۱۲
ہجرت	۱۴
صحابۂ کرام رض	۱۵
ولایت و اولیاء اللہ کا بیان	۱۶
معجزہ و کرامت	۱۷
معراج شریف	۱۸
۵۔ آخرت پر ایمان لانا	۱۹
عذابِ قبر کا بیان	۲۱
علاماتِ صغریٰ	۲۲
علاماتِ کبریٰ	۲۴
امام مہدی موعود	″
دجال موعود	″
نزول حضرتِ عیسیٰ ع	۲۵
وفات امام مہدی	۲۶
خروج یاجوج ماجوج	″
مکان کا دھنسنا	۲۶
دھوئیں کا نمودار ہونا	″
درازیٔ شب	″
آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور توبہ کا قبول نہ ہونا۔	″
خروج دابۃ الارض	″
ہوائے سرد	۲۷
حبشہ کے کفار کا غلبہ	″
آگ کا نمودار ہونا	″
نفخۂ اول	″
۶۔ قدر خیر و شر	۲۸
قضا کی تین قسمیں	۲۹
۷۔ بعث بعد الموت	″
حشر و نشر	″
نامۂ اعمال	۳۰
میزانِ عدل	″
پل صراط	۳۱
شفاعت	″
مقامِ محمود	۳۲
لواءِ حمد	″
حوضِ کوثر	″
دوزخ کا بیان	۳۳
جنت کا بیان	۳۴
مقامِ سرور، مقامِ محمود و وسیلہ	۳۵
جنت کی چار نہریں	″

سوق الجنۃ	۳۶		
دیدارِ باری تعالیٰ	"		
اعراف کا بیان	۳۷	طہارت کا بیان	۵۷
ایمان کے ارکان، احکام وشرائط وغیرہ	۳۸	وضو کا بیان	۵۸
ارکانِ ایمان	"	وضو کے فرائض	"
ایمان کے احکام	۳۹	وضو کی سنتیں	۵۹
شرائطِ ایمان	"	وضو کے مستحبات وآداب	۶۱
شش کلمہ	۴۰	مکروہاتِ وضو	۶۲
جنّات کا بیان	۴۲	وضو کا مسنون ومستحب طریقہ	۶۳
کلماتِ کفر اور اس کے موجبات	"	ادعیۂ ماثورہ وضو	۶۵
تعریفِ کفر	"	مسواک کا بیان	۶۶
شرائط لزومِ کفر	"	مسواک کی فضیلت	"
احکامِ کفر	"	مسواک کے فوائد	"
وہ چیزیں جن سے کفر لازم آتا ہے	۴۳	مسواک کے مستحبات وطریقہ	۶۷
نفاق کا ذکر	۴۴	مکروہاتِ مسواک	"
شرک در سوم کفار وجہال	۴۵	مسواک کا حکم	۶۸
شرک کی تعریف واقسام	"	اقسامِ وضو	"
رسومِ کفار وجہال	۴۶	جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۶۹
بدعت کا بیان	۴۷	اور جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا	
کبیرہ گناہوں کا بیان	۴۸	وضو کے متفرق مسائل	۷۱
تہتّر فرقوں کا بیان	۵۰	غسل کا بیان	۷۲
احکامِ شریعت کا بیان	۵۱	فرائضِ غسل	"
فرائضِ اسلام	۵۳	غسل کی سنتیں	۷۳
واجباتِ اسلام	۵۴	غسل کے مستحبات وآداب	"
سننِ اسلام	"	غسل کے مکروہات	۷۴
مستحبات وسننِ زوائد	۵۵	غسل فرض ہونے کے اسباب	"
مکروہاتِ تحریمیہ وتنزیہیہ	۵۶	اقسامِ غسل	۷۵
		متفرقات	۷۷
		غسل کا مسنون ومستحب طریقہ	۷۸

حصۂ دوم کتاب الطہارۃ

پانی کا بیان	۷۹
جاری پانی	″
راکد (بند) پانی	۸۰
کنوئیں کے احکام	۸۱
جن چیزوں کے گرنے سے کنوئیں کا تمام پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔	″
وہ صورتیں جن سے تھوڑا پانی نکالا جاتا ہے سارا کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔	۸۳
جن صورتوں میں کنواں بالکل ناپاک نہیں ہوتا۔	″
کنوئیں کے پاک کرنے کا طریقہ	۸۵
۱- مقید پانی	۸۶
۲- مستعمل پانی	۸۷
۳- آدمی اور جانوروں کے جھوٹے پانی کا بیان	۸۸
۴- جن صورتوں میں پانی نجس نہیں ہوتا۔	۸۹
۵- متفرقات	۹۰
تیمم کا بیان	۹۱
تعریف	″
تیمم واجب ہونے کی شرطیں	″
تیمم کا حکم	″
تیمم صحیح ہونے کی شرطیں	″
تیمم کے ارکان	۹۵
تیمم کی سنتیں	″
تیمم کرنے کا پورا مسنون طریقہ	۹۶
	″
تیمم کو توڑنے والی چیزیں	۹۷
تیمم کے متفرق مسائل	۹۸
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۰۰
جو چیزیں موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے ضروری ہیں	″

مسح کا مسنون طریقہ	۱۰۲
مسح توڑنے والی چیزوں کا بیان	۱۰۳
جبیرہ وعصابہ پر مسح کرنے کا بیان	″
جبیرہ وعصابہ کے مسح اور موزہ کے مسح میں فرق	۱۰۴
حیض ونفاس واستحاضہ کا بیان	۱۰۵
حیض کا بیان	″
نفاس کا بیان	۱۰۷
استحاضہ کا بیان	″
متفرق مسائل	۱۰۸
حدثِ اصغر واکبر کے احکام	۱۰۹
معذور کے احکام	۱۱۴
تعریف	″
شرائط	″
احکامِ معذور	۱۱۵
نجاستوں کا بیان	۱۱۶
نجاستوں کے پاک کرنے کا طریقہ	″
دیگر مسائلِ متصلہ	۱۱۹
نجس چیزوں کا بیان	۱۲۰
نجاستِ غلیظہ	۱۲۱
نجاستِ خفیفہ	″
متفرق مسائل	۱۲۲
استنجا کا بیان	۱۲۳
مکروہاتِ استنجا	۱۲۴
مستحبات وآدابِ بیت الخلا	۱۲۵
مکروہاتِ بیت الخلا	۱۲۷

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اما بعد، عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علٰی کل مسلم ومسلمۃ الحدیث رواہ ابن ماجہ والبیہقی (از المشکوٰۃ کتاب العلم)

یہ حدیث اور دیگر بہت سی احادیث علم کی فضیلت میں وارد ہیں، ہر زمانہ میں علمائے کرام علم دین کی اشاعت اور تعلیم و تعلّم میں مصروف رہے ہیں، حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس عاجز کے دل میں بھی اشاعت علم دین کی کوشش میں حصہ دار بننے اور ذخیرۂ آخرت بنانے کے لئے کتاب عمدۃ الفقہ مرتب کرنے کا خیال ڈالا چنانچہ اس کی جلد اول جو کتاب الایمان و کتاب الطہارت پر مشتمل ہے حتی الوسع حزم و احتیاط اور مناسب تفصیل و جزئیات کے ساتھ پیش کردی گئی تھی، قبولیتِ عامہ نے ہمت افزائی کی، دوسری جلد شروع کرتے وقت یہ وہم و گمان بھی نہ تھا کہ عمدۃ الفقہ کی جلد دوم یعنی کتاب الصلوٰۃ اسقدر ضخیم ہو جائیگی لیکن بفضلہ تعالیٰ وہ بھی خاصی جامعیت اور شرح و بسط کے ساتھ شائع ہوئی خواص و عوام سب نے اس کو پسند کیا۔ جلد سوم جو کتاب الصوم اور کتاب الزکوٰۃ پر مشتمل ہے وہ بھی اسی طرح شرح و بسط بلکہ حوالجات کے ساتھ شائع ہوئی اور اب جلد چہارم یعنی کتاب الحج زیر تالیف ہے اور امید ہے کہ جلدی ہی تکمیل پاکر ہدیۂ ناظرین ہوگی، اس کے متعلق بھی اندازہ ہے کہ ضخامت و جامعیت میں ان مجلدات سے کسی طرح کم نہ ہوگی۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا بے حد و بے انتہا شکر و احسان ہے کہ یہ کتاب مقبول عام ہوئی اور خصوصاً علماء حضرات نے اس کو بہت پسند فرمایا۔

عمدۃ الفقہ جلد سوم کی ترتیب و تالیف کے وقت اس عاجز کو خیال آیا کہ عمدۃ الفقہ اپنی جامعیت و ضخامت کے اعتبار سے اہل علم حضرات کیلئے تو یقیناً مفید ہے لیکن عوام الناس کو عام طور پر زیادہ مطولات کے پڑھنے کیلئے وقت نکالنا اور تفصیلی جزئیات کو یاد رکھنا مشکل ہے اس لئے عمدۃ الفقہ کی ہر جلد کا ایک خلاصہ کیوں نہ تیار

کیا جائے جسے عوام بھی بسہولت اپنے دل و دماغ میں محفوظ رکھ سکیں اور اگر عام مدارس میں بچوں کو اور مساجد میں بڑی عمر والوں کو باقاعدہ اس کی تعلیم دی جائے اور تبلیغی مجالس میں اس کا درس جاری کیا جائے تو یقیناً اس کے بہت عمدہ نتائج و ثمرات حاصل ہوں، نیز کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں بھی اس کی شمولیت عقائد و احکامِ اسلام کی ترویج اور معاشرہ کی اسلامی تربیت کیلئے نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہے، چنانچہ اس خیال نے عملی صورت اختیار کی اور عمدۃ الفقہ جلد اول کا خلاصہ طبع کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔ عمدۃ الفقہ کے خلاصہ کا نام "زبدۃ الفقہ" تجویز کیا گیا ہے، جلد اول کے حصۂ کتاب الایمان کا خلاصہ حصۂ اول اور کتاب الطہارۃ کا خلاصہ حصۂ دوم قرار پایا ہے آئندہ انشاء اللہ العزیز باقی مجلّدات کا خلاصہ حصۂ سوم و چہارم وغیرہ بھی شائع ہو گا۔

ویسے تو عام فہم اردو زبان میں ارکانِ اسلام پر کئی مختصر کتابیں اور رسالے مثلاً تعلیم الاسلام و رکنِ دین وغیرہ کافی عرصہ سے شائع ہو کر قبولیتِ عامہ حاصل کر چکے ہیں اور عام مسلمانوں کو اُن سے دینی نفع حاصل ہو رہا ہے تاہم "زبدۃ الفقہ" اختصار و اجمال کے ساتھ بہت زیادہ جزئیات کی حامل ہے جو کسی ایک مختصر رسالہ یا کتاب میں نہیں مل سکتیں، دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق زبان پر بالخصوص توجہ دی گئی ہے کہ عام فہم اور سلیس ہو، مسائل کی ترتیب بھی دلنشین ہے جس سے یاد رکھنے میں سہولت ہو گی۔

امید ہے کہ قارئینِ کرام اس رسالہ کو پسند فرما کر ہر خورد و کلاں میں اس کی تعلیم کو رواج دیں گے، اگر اس میں کوئی غلطی پائی جائے تو ازراہِ نوازش اس کی نشان دہی اور جو کوتاہیاں ہوں ان کے متعلق اپنے مشوروں سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کی اصلاح و تدارک کیا جا سکے، اور کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو جائے، کیونکہ غرض صحیح عقائد و احکامِ دین کی اشاعت و تبلیغ ہے جس میں ہر مسلمان کو اخلاص کے ساتھ حسبِ توفیق و حیثیت حصہ لینا ضروری ہے تاکہ ہم سب کو ثوابِ دارین حاصل ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عاجز کو خلوصِ نیت عطا فرمائے اور اس عاجزانہ پیشکش کو مقبول فرما کر اہلِ اسلام کو اس سے پوری طرح مستفید ہونے اور عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

احقر سید زوار حسین غفر لہ ولوالدیہ

جمعہ ۱۱ صفر ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبدۃ الفقہ حصہ اوّل کتاب الایمان

ایمان کا بیان

جب آدمی عاقل اور بالغ ہو جاتا ہے تو اس کو ایمان لانا یعنی خدا کو ایک اور رسولوں کو برحق ماننا فرض ہو جاتا ہے جس کی تفصیل آگے آتی ہے، ایمان لانے کے بعد تمام عبادات فرائض وواجبات وغیرہ اس پر لازم ہو جاتے ہیں اور تمام ممنوعات و محرمات حرام ہو جاتے ہیں۔

فرض دو قسم کے ہیں (۱) دائمی جو ہمیشہ فرض ہو اور وہ ایمان پر ثابت قدم رہنا اور حرام و کفر و شرک سے بچنا ہے (یہ عقائد سے تعلق رکھتا ہے) ——— (۲) وقتی جیسے نماز روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ (ان کا حامل علم فقہ ہے) ——— فرائض کا علم حاصل کرنا فرض ہے یعنی جب کسی فرض کا وقت آجائے تو اس فرض کے متعلق احکامِ شرع کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے، مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا تو ان چیزوں کا جاننا ضروری ہے جن کے بغیر ایمان صحیح نہیں ہوتا اور جب نماز فرض ہو گئی تو نماز کے احکام کا سیکھنا فرض ہے، ماہِ رمضان المبارک کے آنے پر روزہ کے احکام اور مالدار صاحبِ نصاب ہونے پر زکوٰۃ کے احکام کا سیکھنا علیٰ ہذا القیاس حج و نکاح و طلاق و حیض و نفاس و بیع و شرا وغیرہ کے احکام کا سیکھنا اپنے وقت پر فرض ہو جاتا ہے۔ ایمان و نماز و روزہ و حیض و نفاس کے احکام کا علم بقدرِ ضرورت حاصل کرنا ہر مومن مرد و عورت پر فرضِ عین ہے۔

اسلام اسلام ہی سچا مذہب (دین) ہے جو تمام دین و دنیا کی بھلائیاں اور نیک باتیں سکھاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و پسندیدہ دین اسلام ہی ہے لقولہ تعالیٰ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ع ۲) (ترجمہ: بیشک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے) ایضاً قال اللہ تعالیٰ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدہ ع ۱) (ترجمہ: میں نے تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند فرما لیا ہے۔) اور اسلام کے ماننے والے لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔

Marfat.com

اسلام کا پہلا رکن، کلمہ

اسلام کا پہلا رکن کلمہ ہے اور وہ یہ ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں) اس کو کلمۂ طیبہ اور کلمۂ توحید اور پہلا کلمہ کہتے ہیں۔ دوسرا کلمہ جو کلمۂ شہادت کہلاتا ہے یہ ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) جس نے کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت کے معنی سمجھ کر دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرلیا وہ مسلمان ہے۔

صفتِ ایمان

(۱) ایمان مجمل یہ ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ (ترجمہ: میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے)۔

(۲) ایمان مفصل یہ ہے:۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۃ (ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لایا)

ایمان مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہوا اُن پر ہر مسلمان کو ایمان لانا ضروری ہے اور وہ سات چیزیں یہ ہیں: اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتے، اُس کی کتابیں، اُس کے رسول، یوم آخرت، تقدیر کا منجانب اللہ ہونا، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا۔ ان کی مختصر تشریح یہ ہے:۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

اللّٰہ یہ اس ذات کا اسم ذات ہے جو واجب الوجود ہے یعنی جو خود بخود ہر وقت ہر جگہ موجود ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا نہ اس کی کوئی ابتدا ہے نہ انتہا، اور اُس کا عدم یعنی کسی وقت کسی جگہ نہ ہونا محال ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز واجب الوجود نہیں، اِس اسم ذاتی کے علاوہ اُس ذات کے بہت سے صفاتی نام ہیں مثلاً خالق، رازق، حی و قیوم وغیرہ جو لاتعداد ہیں، ایک حدیث شریف میں ننانوے یعنی ایک کم سو (۹۹) نام آئے ہیں اور بعض دوسری احادیث میں ان کے علاوہ اور نام بھی آئے ہیں۔ قرآن و حدیث میں آئے ہوئے ناموں کے علاوہ اپنے بنائے ہوئے

Marfat.com

عقلی و عرفی ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہرگز جائز نہیں ہے چاہے وہ صحیح ناموں کے معنی کے مطابق ہوں مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہیں گے لیکن عاقل کہنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدس سے اس طرح پر متعلق ہیں کہ نہ عینِ ذات ہیں اور نہ غیرِ ذات، اسی لئے اللہ تعالیٰ کی صفات یعنی علم و قدرت وغیرہ کو اللہ نہیں کہہ سکتے اور نہ اس کا غیر ہی کہہ سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی صفات کو صفاتِ ذاتی یا صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں، ۱ وحدانیت یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کی ذات و صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں اور وہی عبادت کے لائق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ ۲ قِدَم یعنی وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، جو ہمیشہ سے ہو اس کو ازلی کہتے ہیں اور جو ہمیشہ رہے اس کو ابدی کہتے ہیں پس اللہ تعالیٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی اور قدیم ہونے کے یہی معنی ہیں۔ ۳ حیٰوۃ، ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا وہ حی و قیوم ہے۔ ۴ قدرت، کائنات کے پیدا کرنے اور قائم رکھنے پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے پر اور ہر چیز پر قادر ہے۔ ۵ علم، کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی اس کے علم سے باہر اور اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ اس کو موجود ہونے سے پہلے اور مٹ جانے کے بعد بھی جانتا ہے وہ ہر بات کو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ ۶ ارادہ، اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار و ارادہ سے پیدا کرتا اور مٹاتا ہے کائنات کی کوئی چیز اس کے ارادہ اور اختیار سے باہر نہیں اور وہ کسی کام میں مجبور نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ ۷ سمع و ۸ بصر وہ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے ہلکی سے ہلکی آواز کو سنتا اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے نزدیک و دور، اندھیرے اور اجالے کا کوئی فرق نہیں۔ ۹ کلام یعنی بات کرنا، یہ صفت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے اس کا کلام آواز سے پاک ہے اور وہ اس کے لئے زبان وغیرہ کسی چیز کا محتاج نہیں اس نے اپنے رسولوں و پیغمبروں کے ذریعہ اپنا کلام اپنے بندوں کو پہنچایا ہے تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے اس کا کلام ہیں۔ ۱۰ خلق و تکوین، یعنی پیدا کرنا اور وجود میں لانا، اسی نے زمین، آسمان چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن، غرضکہ تمام کائنات کو پیدا کیا۔ تمام کائنات پہلے سے بالکل ناپید تھی پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوئی اور وہی تمام کائنات کا مالک ہے، ان مذکورہ صفات کو صفاتِ ثابتہ یا صفاتِ ثبوتیہ کہتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی صفات ہیں مثلاً مارنا، زندہ کرنا، عزت دینا، ذلت دینا، رزق دینا وغیرہ جو سب ازلی و ابدی و قدیم ہیں ان میں کمی بیشی و تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا اس کی تمام صفات بے کیف اور ہمیشہ رہنے والی ہیں، وہ رحمٰن و رحیم ہے مالک الملک ہے

Marfat.com

سب کا بادشاہ ہے اپنے بندوں کو آفتوں سے بچاتا ہے عزت و بزرگی والا ہے گناہوں کو بخشنے والا ہے زبردست ہے بہت دینے والا ہے تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے جس کی چاہے روزی زیادہ کرے اور جس کی چاہے تنگ کردے، جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے، جس کو چاہے پست کرے جس کو چاہے بلند کرے، انصاف اور تحمل و برداشت والا، خدمت و عبادت کی قدر کرنے والا، دعا قبول کرنے والا ہے، سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں، اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں، سب کے کام بنانے والا وہی جلاتا اور مارتا ہے، توبہ قبول کرنے والا، ہدایت دینے والا، جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دینے والا ہے اس کے حکم کے بغیر ایک ذرہ بھی حرکت نہیں کرسکتا اور تمام عالم کی حفاظت سے نہیں تھکتا، تمام ناقص صفتیں اس کی بارگاہ سے دُور ہیں، وہ سب عیبوں سے پاک ہے مخلوق کی صفتوں سے بَری ہے وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ اس کا باپ ماں ہے نہ بیٹا بیٹی ہے، وہ بہن بھائی بیوی رشتہ داروں وغیرہ تمام تعلقات سے پاک ہے زمان و مکان، اطراف و جہات، طول و عرض، جسم و جوہر، شکل و صورت، رنگ و بُو، موت و ہلاکت غرضکہ ہر عیب و حدوث سے پاک و بَری ہے، قرآن مجید اور حدیثوں میں بعض جگہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے ان کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے ان کے معنی اللہ تعالیٰ کے حوالہ کیے جائیں، وہ کسی کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں وہ بے مثل ہے کوئی چیز اس کے مثل و مشابہ نہیں، تمام کمالات اُس کو حاصل ہیں۔

(۲) فرشتوں پر ایمان لانا فرشتوں پر ایمان لانے سے مراد یہ ماننا ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں وہ سب نور سے پیدا ہوئے ہیں، دن رات عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں، وہ نہ مرد ہیں نہ عورت، رشتے ناتے کرنے اور کھانے پینے کے محتاج نہیں، تمام فرشتے معصوم ہیں، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے۔ جن کاموں پر خدا تعالیٰ نے انھیں مقرر فرما دیا ہے انہی میں لگے رہتے ہیں اور تمام کام و انتظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پورا کرتے ہیں وہ بے شمار ہیں ان کی گنتی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ان میں سے یہ چار فرشتے مقرب اور مشہور ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام و پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے ہیں بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا و رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے

Marfat.com

بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان بندوں پر عذاب بھی ان کے ذریعہ سے بھیجا گیا۔ حضرت میکائیل[۲] علیہ السلام جو بارش وغیرہ کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں اور بیشمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں اور بعض دریاؤں، نالابوں اور نہروں پر مقرر ہیں اور ان تمام چیزوں کا انتظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتے ہیں۔ حضرت اسرافیل[۳] علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔ حضرت عزرائیل[۴] علیہ السلام جو مخلوق کی روحیں قبض کرتے یعنی جان نکالنے پر مقرر ہیں ان کو ملک الموت بھی کہتے ہیں ان کی ماتحتی میں بھی بیشمار فرشتے کام کرتے ہیں، نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں، یہ چاروں فرشتے باقی سب فرشتوں سے افضل ہیں، ان کے علاوہ اور فرشتے بھی ہیں جو آپس میں کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں یعنی کوئی زیادہ مقرب ہے کوئی کم، ان میں سے مشہور فرشتے یہ ہیں: کراماً کاتبین[۱]، حفظہ[۲]، منکر نکیر[۳]، مجالس ذکر و تلاوت و دیگر اعمالِ خیر میں حاضر ہونے والے فرشتے، رضوان[۵] یعنی داروغہ جنت اور ان کے ماتحت فرشتے، مالک[۶] یعنی داروغہ جہنم اور ان کے ماتحت فرشتے۔ اللہ تعالیٰ کا عرش اٹھانے والے فرشتے[۷]، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد و عبادت و تسبیح و تحمید و تہلیل و تقدیس میں مشغول رہنے والے فرشتے، سب فرشتے معصوم ہیں، ان میں سے بعض دو[۲] پر رکھتے ہیں بعض تین اور بعض چار پر رکھتے ہیں اور بعض بہت زیادہ، ان پروں کی حقیقت خدا ہی بہتر جانتا ہے، یہ سب باتیں قرآن مجید اور صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں ان میں شک کرنا یا ان کی توہین و دشمنی کفر و وبال ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا

خدا تعالیٰ کی کتابوں سے مراد وہ صحیفے (چھوٹی کتابیں) اور کتابیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر نازل فرمائی ہیں، یہ صحیفے اور کتابیں بہت سی ہیں جن کی گنتی یقینی طور پر معلوم نہیں ان میں سے یہ چار کتابیں مشہور ہیں: تورات[۱] جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ زبور[۲] جو حضرت داؤد علیہ السلام پر سریانی زبان میں نازل ہوئی۔ انجیل[۳] جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی زبان میں نازل ہوا۔ ان چار بڑی کتابوں کے علاوہ کچھ صحیفے (چھوٹی کتابیں) حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث

علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے اِن کے علاوہ کچھ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے یہ سب کچھ قرآن مجید سے ثابت ہے اور ان کو نہ ماننے والا شخص کافر ہے لیکن قرآن مجید سے یہ ثابت ہے کہ موجودہ توریت و زبور و انجیل جو عیسائیوں کے پاس ہیں اصلی نہیں ہیں بلکہ ان لوگوں نے اصل کتابوں کو ردّ و بدل کر دیا ہے اس لئے اِن کے متعلق یہ اعتقاد نہ رکھنا چاہئے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ اصلی نہیں ہیں ان ناموں کی کتابیں اُن انبیاءِ کرام پر نازل ہوئی تھیں قرآن مجید کے نازل ہونے سے وہ کتابیں اور ان کی شریعت منسوخ ہو گئی اور قرآن مجید سب سے آخری کتاب ہے اس کے احکام قیامت تک جاری رہیں گے، یہ ہر قسم کے ردوبدل (تحریف) سے محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گی، آسمانی کتابوں میں سب سے افضل قرآن مجید ہے یعنی اس میں ثواب اور اس کا فائدہ مند ہونا سب سے زیادہ ثابت ہے، اس کی چند فضیلتیں یہ ہیں: ۱ اُس کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ حتیٰ کہ زیر زبر پیش یا شوشہ تک ہر قسم کی کمی بیشی سے قیامت تک محفوظ ہے، ۲ اُس کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا، ۳ اس نے پہلی سب کتابوں اور شریعتوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیئے ہیں۔ ۴ سب کتابیں اپنے اپنے وقت میں ایک ہی دفعہ نازل ہوئی ہیں لیکن قرآن مجید کو دونوں فضیلتیں حاصل ہیں اول یہ کہ ایک ہی دفعہ میں ماہِ رمضان المبارک کو لیلۃ القدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا پھر وہاں سے تیئس ۲۳ برس تک ضرورت کے وقت تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا اور اس طرح سے لوگوں کے دلوں میں اتر گیا، یہ سب حکمتِ الٰہی پر مبنی تھا، ۵ اُس کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ قیامت تک ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں، ۶ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک تواتر کے ساتھ نقل ہوتا چلا آرہا ہے جو اس کے یقینی و قطعی ہونے اور تحریف و تبدیل سے محفوظ ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں صدرِ اسلام سے آج تک محفوظ چلا آرہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا یہی وجہ ہے کہ اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت اس میں کمی بیشی کرنے کا موقع نہیں مل سکا اور نہ انشاء اللہ قیامت تک مل سکے گا۔

(۴) رسولوں پر ایمان لانا

رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں تک اپنے احکام پہنچانے کے لئے انہی میں سے کچھ بندوں کو چن لیا ہے جن کو

نبی اور رسول کہتے ہیں، نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں وہ سچے ہوتے ہیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے، ہر قسم کے صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے احکام پوری طرح پہنچا دیتے ہیں اور ان میں کمی بیشی نہیں کرتے اور نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں۔ رسول اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں خواہ اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو، پس ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے (بعض علماء نے نبی اور رسول کو ایک ہی معنی میں لیا ہے) نبوت ورسالت اپنے کسب وکوشش سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ جس کو خدا تعالیٰ بنائے وہی بنتا ہے پس یہ مرتبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔ سب نبی مرد ہوئے ہیں کوئی عورت نبی نہیں ہوئی، دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے بعض روایتوں میں ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار آئی ہے بعض میں ایک لاکھ چونتیس ہزار اور بعض میں دو لاکھ چوبیس ہزار، یہ تعداد قطعی نہیں ہے غالباً کثرت کے بیان کے لئے ہے اُن کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ہمیں اور آپ کو اس طرح ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے رسول ونبی بھیجے ہم اُن سب کو برحق اور رسول ونبی مانتے ہیں ان میں تین سو تیرہ رسول ہیں، سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ خاتم النبیین ہیں آپ پر رسالت ونبوت ختم ہوگئی ہے آپ قیامت تک تمام انسانوں اور جنّوں کے لئے رسول ہیں، آپ کے بعد قیامت تک حقیقی یا ظلّی یا بروزی کسی قسم کا کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، آپ کے بعد جو شخص حقیقی یا ظلّی یا بروزی کسی بھی قسم کی پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور کافر ودجّال ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام وحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں جو پیغمبر آئے ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی قرآن مجید واحادیث میں آئے ہیں ان میں سے مشہور نام یہ ہیں: حضرت نوح، حضرت شیث، حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق، حضرت اسمٰعیل، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت الیاس، حضرت الیسع، حضرت یونس، حضرت لوط، حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل، حضرت صالح، حضرت ہود، حضرت شعیب، حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ رسولوں پیغمبروں میں بعض کا مرتبہ بعض سے بڑا ہے۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں

خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور فرمانبردار ہیں خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے۔ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور عرب کے مشہور و بزرگ ترین خاندانِ قریش میں سے ہیں اور ملکِ عرب کے مشہور شہر مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے، عرب کے تمام خاندانوں میں خاندانِ قریش کی عزت اور مرتبہ سب سے زیادہ تھا اور یہ دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے پھر خاندانِ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی آپ اسی شاخ بنی ہاشم میں سے ہیں اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاشمی بھی کہتے ہیں، ہاشم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا کا نام ہے، آپ کا سلسلۂ نسب چار پُشت تک ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہئے وہ اس طرح ہے مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) بنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ ھَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ چالیس برس کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام قرآن مجید اور اپنے احکام اتارنے شروع کئے اس کے بعد آپ تیئیس سال زندہ رہے، ظہورِ نبوت سے تیرہ سال تک یعنی کل ترپن سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے جب آپ نے مکہ مکرمہ میں دینِ اسلام کی تبلیغ شروع کی تو مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین نے آپؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں، آپ برداشت کرتے رہے آخر جب ان کی دشمنی کی کوئی حد نہ رہی اور سب نے مل کر آپؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے اس کو **ھجرت** کہتے ہیں اور اسی مناسبت سے مسلمانوں کا سنِ ہجری جاری ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے کی خبر سن کر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ منورہ چلے گئے، ان مسلمانوں کو جو مکہ مکرمہ سے اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ طیبہ چلے آئے **مہاجرین** کہتے ہیں اور مدینہ طیبہ کے مسلمان جنھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی **انصار** کہلاتے ہیں۔ آپ کے دس سال مدینہ منورہ کے قیام کے زمانہ میں اللہ پاک نے آپ کو وہ فتوحات نصیب فرمائیں کہ جن کی برکت سے آج اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں رائج ہے۔ چند دن اوپر تریسٹھ سال کی عمر میں بروایت مشہور بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز دوشنبہ آپ کے جسدِ اطہر سے روحِ مبارک نے سوئے رفیقِ اعلیٰ پرواز کی

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (آپ کے مفصل حالات واخلاق و عادات وغیرہ کتبِ احادیث وشمائل وسیرو تواریخ میں ملاحظہ کریں)۔

(عقیدہ ۸) انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسا کہ دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیقِ وعدۂ الٰہی کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر زندہ ہوگئے، ان کی یہ حیات شہداء کی حیات سے بہت ارفع واعلیٰ ہے لیکن اس کی کیفیت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

صحابۂ کرام، ہر پیغمبر کے زمانے میں جو لوگ اس پیغمبر پر ایمان لائے وہ اس کے صحابی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی صحابی ہیں، صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور اس شخص کی موت ایمان پر ہوئی ہو۔ صحابی ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام پر ان کی وفات ہوئی۔ صحابہؓ کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابہ باقی امت سے افضل ہیں اگر کسی دوسرے مومن نے اپنی ساری عمر نیک اعمال کرنے میں گذاری ہو اور اُحد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کیا ہو کسی صحابی کے ایک ادنیٰ عمل اور ایک مُد (تقریباً ایک سیر) جو کے خیرات کرنے کی برابر بھی نہیں ہو سکتا اور کوئی بڑے سے بڑا غیر صحابی ولی ایک ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام صحابہ میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو تمام امت سے افضل ہیں، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تمام امت سے افضل ہیں، ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تمام امت سے افضل ہیں، یہی چاروں بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی ترتیب سے جو اوپر بیان ہوئی آپ کے خلیفہ ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات آپ فرماتے تھے انھیں قائم رکھنے کے لئے جو شخص تمام مسلمانوں کی اتفاقِ رائے سے آپ کا قائم مقام ہوا اُسے خلیفہ کہتے ہیں چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہم خلیفہ ہوئے، ان چاروں کو خلفائے اربعہ و خلفائے راشدین وچاریار کہتے ہیں، ان چاروں کے بعد حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما خلیفہ ہوئے

صحابۂ کرامؓ کا بیان

اور ان کی مدتِ خلافت تک تمام خلفا کی خلافت کی مدت تیس ۳۰ سال ہے اس کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں جس کا ذکر حدیث شریف میں ہے، ان چار یار کے بعد مجموعی طور پر سب اہلِ بیت باقی صحابہؓ سے افضل ہیں، اہلِ بیت میں تمام ازواجِ مطہراتؓ اور حضرت علیؓ (جن کا ذکر چار میں آچکا ہے) حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت حسن و حضرت حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں۔ ازواجِ مطہرات میں حضرت عائشہؓ و حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سب سے افضل ہیں اور صاحبزادیوں میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور جہاد میں شامل ہونے والے صحابہؓ بعد والوں سے افضل ہیں، نیز جنگِ بدر میں شامل ہونے والے صحابہ سابقین و افضل ہیں۔ ان کے علاوہ باقی صحابہ میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جائے سب کو افضل جانے اور کسی کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی نہ کرے ورنہ ایمان ضائع ہو جائے گا۔ صحابہ کرامؓ کے اندرونی جھگڑوں اور ان کے آپس کے اختلافات کو نیک نیتی پر قیاس کرنا چاہئے۔ تمام صحابہؓ مجتہد تھے مجتہد سے خطا و صواب دونوں صادر ہوتے ہیں لیکن ان کی خطا اجتہادی خطا ہے جس پر وہ ایک درجہ ثواب پائیں گے غیر صحابی نے جس صحابی کی تقلید کی وہ نجات پا گیا اس لئے تمام صحابہ کرام متبوع و معیارِ شریعت ہیں، ان کی شان میں زبانِ طعن دراز کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سبب اور سخت حرام ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس وبال سے بچائے آمین۔ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ کے شہدائے کرام سے ہیں ان کی شہادت کا منکر گمراہ و بے دین ہے۔

ولایت و اولیاء اللہ: جو مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے، کثرت سے ذکر و عبادت کرے، گناہوں سے بچتا رہے، خدا و رسولؐ کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ رکھتا ہو وہ خدا کا مقرب اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں، ویسے تو ہر مؤمن ولی ہے لیکن جو شخص قربِ باری تعالیٰ کا ایک خاص مقام حاصل کر لیتا ہے اصطلاحِ شرع میں اس کو ولی کہتے ہیں اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ مسلمان متقی پرہیزگار ہو، عبادت بہت زیادہ کرتا ہو، اللہ و رسولؐ کی محبت ہر چیز کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو، دنیا کی حرص نہ ہو اور آخرت کا خیال اس کو ہر وقت لگا رہتا ہو۔ تمام صحابہؓ ولی ہوئے ہیں بلکہ وہ غیر صحابی ولی کے مقابلہ میں اعلیٰ درجہ کے ولی ہیں، جس طرح کوئی صحابی یا ولی خواہ کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا اسی طرح صحابی ہونے کی

ولایت و اولیاء اللہ کا بیان

Marfat.com

فضیلت بھی بہت بڑی ہے اور کوئی غیر صحابی ولی خواہ کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی ادنیٰ صحابی کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کے بعد اولیاء اللہ میں تابعین کا مرتبہ ہے پھر تبع تابعین کا، اولیاء اللہ کے بہت سے سلسلے ہوئے ہیں جن میں سے چار سلسلے بہت مشہور اور دنیا میں رائج ہیں وہ یہ ہیں چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، ان کی مزید تفصیل تصوف کی کتابوں سے حاصل کریں۔ ایسا شخص جو خلافِ شرع کام کرے مثلاً نماز نہ پڑھے یا داڑھی منڈائے یا کوئی اور شریعت کے خلاف کرے اس کو ولی سمجھنا بالکل غلط ہے خواہ اس سے کتنی ہی خارقِ عادت باتیں ظاہر ہوں اور خواہ وہ ہوا پر اُڑنے یا پانی پر چلنے لگے جب تک کوئی شخص اپنے ہوش و حواس میں ہے اور اس کو عبادت کرنے کی طاقت حاصل ہے ایمان لانے کے بعد اس کو شریعت کی پابندی کرنا فرض ہے، کوئی عبادت اس کو معاف نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے، ایسے شخص سے جو خلافِ شرع باتوں پر عمل کرتا ہو کشف و خوارقِ عادات کا ظاہر ہونا استدراج اور دھوکا ہے لیکن اگر کوئی شخص غلبۂ محبتِ الٰہی میں مستغرق ہو کر یا کسی دماغی صدمہ کی وجہ سے اپنے آپ سے بے خبر ہو جائے حتیٰ کہ اپنے کھانے پینے پہننے وغیرہ سے بھی بے خبر ہو جائے تو وہ شرع کی پابندی سے بری اور آزاد ہو جاتا ہے ایسے شخص کو برا نہ کہنا چاہئے اور اس کی پیروی بھی نہیں کرنی چاہئے۔

معجزہ و کرامت: (۱) معجزہ، بعض خلافِ عادت باتیں اللہ پاک اپنے رسولوں و نبیوں کے ہاتھ سے ظاہر کرا دیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے لوگ عاجز ہوتے ہیں تاکہ لوگ ان باتوں کو دیکھ کر اس نبی کی نبوت کو سمجھ لیں، نبیوں اور رسولوں کی ایسی خلافِ عادت باتوں کو معجزہ کہتے ہیں، بعض پیغمبروں کے مشہور معجزے یہ ہیں (۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (لاٹھی) سانپ کی شکل بن کر جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا اور سب جادوگر عاجز ہو گئے اور ایمان لے آئے (۲) یدِ بیضا، یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ اللہ تعالیٰ ایسا روشن کر دیتا کہ اس کی چمک آفتاب کی روشنی پر غالب آجاتی تھی۔ (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک کے حکم سے سمندر پر لاٹھی ماری جس سے بارہ راستے بن گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہی ان راستوں سے پار اتر گئے، فرعون اور اس کے ساتھی جب ان راستوں سے گذرنے لگے اور وہ سب دریا میں داخل ہو گئے تو سب پانی آپس میں مل گیا اور فرعون مع لشکر غرق ہو گیا۔ (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے

Marfat.com

(۵) اور مادر زاد اندھوں کو آنکھوں والا کر دیتے۔ (۶) اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے (۷) اور مٹی کا جانور (چڑیا) بنا کر زندہ کر کے اُڑا دیتے تھے۔ (۸) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا وہ اس سے زرہ وغیرہ بنا لیتے تھے۔ (۹) حضرت داؤد علیہ السلام کی سُریلی آواز سے پرندے جانور اور پانی وغیرہ ٹھہر جاتے تھے، اور بھی بہت سے معجزے ان پیغمبروں اور دوسرے پیغمبروں سے ظاہر ہوئے ہیں تفصیل کیلئے کتب تاریخ وحدیث وتفسیر ملاحظہ کریں۔ ہمارے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بکثرت بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ معجزے ظاہر ہوئے ہیں ع

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ کے معجزات اور ان کی تفصیلات کے لئے کتبِ حدیث وتفسیر وسیر ملاحظہ ہوں البتہ چند مشہور معجزے یہ ہیں (۱) آپ کا سب سے بڑا اور تاقیامت زندہ معجزہ قرآن مجید ہے، دنیا کے بڑے بڑے عالم وفاضل عربی دان انتہائی کوشش کے باوجود اس کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مانند نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔ (۲) معراج شریف، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے رات کو جاگتے میں اپنے جسمِ مبارک کے ساتھ براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ تک اور پھر وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا تشریف لے گئے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا وہ مقام حاصل ہوا کہ آج تک کسی پیغمبر کو بھی حاصل نہیں ہوا اور نہ ہو گا اور اس کی کیفیت کو نہ کوئی آج تک بیان کر سکا اور نہ آئندہ کبھی بیان کر سکے گا، اسی رات میں آپ کو جنت ودوزخ کی سیر کرائی گئی آپ نے تمام ملکوت السموات والارض کو دیکھا اور پھر اپنے مقام پر واپس آگئے، یہ سب کچھ رات کے ایک ذرا سے وقت میں ہوا حتیٰ کہ آپ کا بستر ابھی گرم تھا اور مکان کی زنجیر ابھی تک ہل رہی تھی اس سیر کو معراج کہتے ہیں یہ معراج جسمانی تھی اور حق تھی اس میں شبہ کرنا اور نہ ماننا کفر ہے، اس معراج جسمانی سے پہلے غالباً چار یا پانچ مرتبہ خواب میں بھی معراجیں ہوئی تھیں ان کو منامی معراجیں کہتے ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے اور غلطی وخطا سے محفوظ ہوتے ہیں، دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی اپنے اپنے مقام کے مطابق معراجیں ہوئیں لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی معراج سب سے اعلیٰ وافضل ہے۔ (۳) شق القمر، کفارِ مکہ کے معجزہ طلب کرنے پر آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے ایک ٹکڑا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں چلا گیا اور بالکل اندھیرا ہو گیا سب حاضرین نے دیکھ لیا پھر وہ دونوں

Marfat.com

ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند اصلی حالت ہو گیا۔ (۴) آپ نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم غیب سے بہت سی آنے والی باتوں کی پہلے سے خبر دی اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔ (۵) آپ کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھایا اس کے علاوہ آپ کی انگلیوں سے پانی کا ابلنا درختوں، پتھروں اور جانوروں کا آپ کو سلام کرنا و سجدہ کرنا، کنکریوں کا کلمہ پڑھنا وغیرہ آپ کے بے شمار معجزات ہیں، جو خرقِ عادت کسی نبی سے نبوت سے پہلے ظاہر ہوا اس کو ارہاص کہتے ہیں۔

(۲) **کرامت**، جو خرقِ عادت کسی نبی کے پیرو سے ظاہر ہو اور وہ شخص ولی ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی لوگوں کے دلوں میں عزت و بزرگی بڑھانے کے لئے ان سے کرامات ظاہر کر دیتا ہے، اولیاء اللہ اور نیک بندوں سے کرامت کا ظاہر ہونا حق ہے اگر مؤمن صالح سے خرقِ عادت ظاہر ہو تو اس کو معونت کہتے ہیں اور اگر یہ خرقِ عادت ایسے شخص سے ظاہر ہو جو خلاف شریعت چلتا ہو خواہ وہ مدعیٔ اسلام ہو یا کافر تو اس کو قضائے حاجت کہتے ہیں پھر اگر وہ ظاہری یا خفیہ اسباب کے بغیر ہو تو اس کو استدراج کہتے ہیں اور اگر اس کا کوئی ظاہری یا خفیہ سبب ہو تو سحر (جادو) ہے صاحبِ استدراج و سحر کو ولی سمجھنا اور اس کی خرقِ عادت کو کرامت سمجھنا سخت غلطی اور شیطانی دھوکہ ہے۔ ایسے کافر سے جو نبوت کا دعویٰ کرے خرقِ عادت اس کے دعوے کے خلاف ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ مسیلمہ کذّاب نے کسی ایک آنکھ والے کی اندھی آنکھ کے صحیح ہونے کی دعا کی تو اس کی دوسری آنکھ بھی اندھی ہو گئی اس کو اہانت کہتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر ولی سے ضرور کوئی کرامت ظاہر ہو بلکہ ممکن ہے کہ کوئی شخص اللہ کا ولی ہو اور ساری عمر میں اس سے ایک بھی کرامت ظاہر نہ ہو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جس سے زیادہ کرامتیں ظاہر ہوں وہ زیادہ افضل ہو۔

(۵) آخرت پر ایمان لانا

یومِ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کا دن اور اس کی سختیاں حق ہیں، قبر میں منکر نکیر کا سوال و جواب اور سب کافروں اور بعض گنہگار مؤمنوں کو قبر کا عذاب ہونا حق ہے۔ **عذابِ قبر**، ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور مرنے کے بعد ہر انسان کو اس کے عملوں کی جزا یا سزا ملے گی اس کے دو درجے ہیں ایک مرنے کے بعد سے قیامت تک اس کو عالمِ برزخ کہتے ہیں اور دوسرا درجہ قیامت سے لیکر ابد الآباد تک ہے اس کو حشر و نشر کہتے ہیں اس میں پوری پوری جزا و سزا ہوگی، سب کفار اور بعض گنہگار مؤمنوں کو قبر کا عذاب ہوتا ہے

عذابِ قبر کا بیان

Marfat.com

تناسخ (آواگون) مسلمانوں کے عقیدے کے بالکل خلاف ہے یہ ہندوؤں اور بعض کافر فلسفیوں کا عقیدہ ہے جو نہایت لچر اور غلط ہے۔

انبیاء علیہم السلام اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اپنی قبروں میں اپنے اجسام کے ساتھ زندہ ہیں اور اس زندگی کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ شہداء بھی زندہ ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کی زندگی سب سے قوی تر ہے، صدیقین و دیگر اولیاء اللہ و حفاظ بھی زندہ ہیں۔ اولیاء اللہ اور شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں داخل کردی جاتی ہیں وہ بہشت میں پھرتی اور اس کی نہروں کا پانی پیتی ہیں ان کی ارواح کو اجازت ہوتی ہے کہ جہاں چاہیں پھریں، کاملین کی ارواح کبھی کبھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس جسمانی دنیا میں ظاہر ہوکر تصرف بھی کرتی ہیں اور اپنے دوستوں کی مدد کرتی اور دشمنوں کو سزا دیتی ہیں۔

قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جب اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، قیامت کا آنا برحق ہے اس کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی۔ اس کی جو نشانیاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں سب حق ہیں اور وہ دو قسم پر ہیں (۱) علاماتِ صغریٰ (۲) علاماتِ کبریٰ۔

علاماتِ صغریٰ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ مبارک سے لیکر امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک ظاہر ہوں گی بہت زیادہ ہیں ان میں سے کچھ مختصراً یہ ہیں ——— (۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دارِ فانی سے پردہ فرمانا ——— (۲) بیت المقدس کا فتح ہونا ——— (۳) ایک عام وبا کا ہونا (یہ دونوں نشانیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پوری ہوئیں) ——— (۴) مال کا زیادہ ہونا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا) ——— (۵) ایک فتنہ جو عرب کے گھر گھر میں داخل ہوگا (یہ شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ کا سبب تھا) ——— (۶) مسلمانوں اور نصاریٰ میں صلح ہوگی پھر نصاریٰ غدر کریں گے (یہ علامت آئندہ ہونے والی ہے) ——— (۷) علم اٹھ جائیگا جہل بڑھ جائیگا ——— (۸) زنا اور شراب خوری کی بہت ہی کثرت ہوگی ——— (۹) عورتیں زیادہ اور مرد کم ہوں گے (یہ غالباً حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں جہاد میں مردوں کے بکثرت شہید ہونے سے ہوگا ——— (۱۰) جھوٹ بولنا کثرت سے ہوگا ——— (۱۱) بڑے بڑے کام نااہلوں کے سپرد ہوں گے، بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں گے، کم درجہ کے لوگ بڑی بڑی اونچی عمارتیں بنائیں گے ——— (۱۲) لوگ

علاماتِ صغریٰ

Marfat.com

مصیبتوں کی وجہ سے موت کی آرزو کریں گے ـــــ (۱۳) سردار لوگ مالِ غنیمت کو اپنا حصہ سمجھیں گے ـــــ (۱۴) امانت میں خیانت بڑھ جائے گی ـــــ (۱۵) زکوٰۃ دینے کو جرمانہ سمجھیں گے ـــــ (۱۶) علم دنیا حاصل کرنے کے لئے پڑھیں گے ـــــ (۱۷) لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی اور ان پر سختیاں کرینگے ـــــ (۱۸) مرد عورت کا فرمانبردار اور ماں باپ کا نافرمان ہوگا اور دوست کو نزدیک اور باپ کو دور کر دیگا ـــــ (۱۹) مسجدوں میں لوگ شور کریں گے ـــــ (۲۰) فاسق لوگ قوم کے سردار ہوں گے اور رذیل لوگ قوم کے ضامن ہوں گے ـــــ (۲۱) بدی کے خوف سے شریر آدمی کی تعظیم کی جائے گی ـــــ (۲۲) باجے علانیہ ہوں گے، گانے بجانے اور ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے گی ـــــ (۲۳) امت کے پچھلے لوگ پہلے بزرگوں پر لعنت کریں گے ـــــ (۲۴) سرخ آندھی ـــــ (۲۵) زلزلے ـــــ (۲۶) زمین میں دھنسنا ـــــ (۲۷) صورتیں بدل جانا ـــــ (۲۸) پتھر برسنا وغیرہ دیگر علامات ظاہر ہوں گی اور اس طرح پے در پے آئینگی جس طرح تاگا ٹوٹ کر تسبیح کے دانے گرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اچھے کام اُٹھتے جائیں گے اور بُرے کاموں اور گناہوں کی کثرت ہوتی جائے گی ـــــ (۲۹) نصاریٰ تمام ملکوں پر چھا جائیں گے ـــــ (۳۰) مسلمانوں میں بڑی ہل چل مچ جائیگی اور گھبرا کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں مدینہ منورہ میں آئیں گے اور امام مہدی علیہ السلام مکہ چلے جائیں گے۔ بعض اور علامات بھی ہوں گی مثلاً ـــــ (۳۱) درندے جانور آدمی سے کلام کریں گے ـــــ (۳۲) کوڑے پر ڈالی ہوئی جوتی کا تسمہ کلام کرے گا اور آدمی کو اس کے گھر کے بھید بتائے گا بلکہ خود انسان کی ران اسے خبر دے گی ـــــ (۳۳) وقت میں برکت نہ ہوگی سال مہینے کی مانند اور مہینہ ہفتہ کی اور ہفتہ دن کی مانند ہوگا اور دن ایسا ہو جائے گا جیسا کہ کسی چیز کو آگ لگی اور جلدی بھڑک کر ختم ہو گئی ـــــ (۳۴) ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں ہو جائیں گی مال کی کثرت ہوگی ـــــ (۳۵) نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے ـــــ (۳۶) اس وقت تک تیس بڑے دجال ہوں گے وہ سب نبوت کا دعوی کریں گے حالانکہ نبوت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے، ان میں سے بعض گذر چکے ہیں مثلاً مسیلمہ کذاب، طلیحہ بن خویلد، اسود عنسی، سجاح عورت جو کہ بعد میں اسلام لے آئی مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہم اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے اور بھی بہت سی علامات حدیثوں میں آئی ہیں۔

Marfat.com

علاماتِ کبریٰ

امام مہدی موعود

علاماتِ کبریٰ: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور سے نفخ صور تک مندرجہ ذیل علامتیں ظاہر ہوں گی —— (۱) حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ مہدی کے معنی ہیں ہدایت پایا ہوا۔ امام مہدی موعود یعنی جن کا علاماتِ قیامت میں ذکر ہے اور قربِ قیامت میں جن کے ظہور کا وعدہ ہے ایک خاص شخص ہیں جو دجال موعود (یعنی جس دجال کا امام مہدی سے پہلے ہونے کا وعدہ ہے) کے وقت میں ظاہر ہوں گے اور دجّال کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ نصاریٰ سے جنگ کر کے فتحیاب ہوں گے، آپ کا نام محمد والد کا نام عبداللہ والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے مدینہ کے رہنے والے ہوں گے قد مائل بہ درازی قوی الجثہ رنگ سفید بسرخی مائل چہرہ کشادہ ناک باریک و بلند زبان میں قدرے لکنت، جب کلام کرتے میں تنگ ہوں گے تو زانو پر ہاتھ ماریں گے، آپ کا علم لدنی ہوگا، چالیس برس کی عمر میں ظاہر ہوں گے اس کے بعد سات یا آٹھ برس تک زندہ رہیں گے۔ جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئیں گے لوگ ان کو پہچان کر ان سے بیعت کریں گے اور اپنا بادشاہ بنائیں گے، اس وقت غیب سے یہ آواز آئے گی ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ فَاسْتَمِعُوْا وَاَطِیْعُوْا (یہ خدا تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو ——

—— (۲) اس سال ماہ رمضان میں تیرہویں تاریخ کو چاند اور ستائیسویں تاریخ کو سورج گہن ہوگا

—— (۳) امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام خوب پھیلے گا، امام مہدی سنتِ نبویؐ پر عمل کریں گے، عرب کی فوج ان کی مدد کو جمع ہوگی، کعبہ کے دروازے کے آگے جو خزانہ مدفون ہے جس کو تاج الکعبہ کہتے ہیں نکالیں گے اور مسلمانوں میں تقسیم فرمائیں گے، دمشق کے قریب نصاریٰ کے لشکرِ جرار کے ساتھ جنگ ہوگی، مسلمانوں کے تین فریق ہوں گے ایک وہ جو نصاریٰ کے خوف سے بھاگ جائیں گے ان کی توبہ کبھی قبول نہ ہوگی اور وہ حالتِ کفر میں مرجائیں گے ایک فریق شہید ہو جائے گا اور افضل شہدا کا مرتبہ پائے گا تیسرا فریق فتح پائے گا اور ہمیشہ فتنہ سے امن میں رہے گا۔

دجال موعود

—— (۴) دجال موعود ایک خاص شخص ہے یہ قوم یہود سے ہوگا اور اس کا لقب مسیح ہوگا داہنی آنکھ اندھی ہوگی اس میں انگور کے دانہ کی مانند ناخونہ ہوگا اس کے بال حبشیوں کے بالوں کی مانند نہایت پیچیدہ ہوں گے، ایک بڑا گدھا اس کی سواری کے لئے ہوگا اور اس کے ماتھے کے عین بیچ میں کافر اس طرح لکھا ہوگا "ک ف ر" جس کو ہر ذی شعور پڑھ لے گا، اول ملک شام و عراق کے

Marfat.com

درمیان ظاہر ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر اصفہان میں آئے گا اور ستر ہزار یہودی اس کے تابع ہوں گے اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کے ساتھ آگ ہوگی جس کو وہ دوزخ کہے گا اور ایک باغ ہوگا جس کا نام بہشت رکھے گا۔ دراصل اس کی دوزخ جنت کی تاثیر رکھتی ہوگی اور اس کی جنت دوزخ کے اثر والی ہوگی، زمین میں دائیں بائیں فساد ڈالتا پھرے گا اور بادل کی طرح پھیل جائے گا، اس سے پہلے سخت قحط ہوگا وہ عجیب عجیب کرشمے دکھائے گا جو استدراج کے حکم میں ہوں گے، مسلمانوں کو ان کی تسبیح و تہلیل روٹی اور پانی کا کام دیگی پھر مکہ کی طرف آئے گا لیکن فرشتوں کی حفاظت کے سبب مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو سکے گا پھر مدینہ منورہ کا ارادہ کرے گا اور اُحد پہاڑ کے پاس ڈیرہ لگائے گا، مدینہ منورہ کے اس وقت سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو محافظ فرشتے ہوں گے اس لئے دجال اندر نہ جا سکے گا پھر دمشق کی طرف روانہ ہوگا جہاں امام مہدی ہوں گے وہ امام مہدی سے مقابلہ کرے گا، امام مہدی رضی اللہ عنہ لشکر درست کر کے جنگ کے لئے تیار ہوں گے ——— (۵) اتنے میں عصر کے وقت دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید منارہ پر زرد لباس پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ دھرے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے جب سر نیچا کریں گے تو پسینے سے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کے دانوں کی مانند قطرے گریں گے۔ پھر امام مہدی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کریں گے اور ایک دوسرے کو امامت کیلئے کہیں گے غالباً پہلے امام مہدی رضی اللہ عنہ امام ہو کر نماز پڑھائیں گے تاکہ تکریم امت ہو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں کیونکہ آپ نبی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے قتل کے لئے آمادہ ہوں گے آپ کے دم کی یہ تاثیر ہوگی کہ جس کافر کو وہ ہوا لگ جائیگی مر جائے گا اور جہاں تک ان کی نظر جائے گی وہ ہوا بھی وہاں تک جائے گی، آپ دجال کا تعاقب کریں گے باب لُدّ (ملکِ شام کا پہاڑ یا گاؤں) کے پاس اسے گھیر لیں گے اور نیزہ سے قتل کر کے اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے، اگر اس کے قتل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلدی نہ کریں تو وہ کافر نمک کی طرح خود بخود پگھل جائے، پھر لشکر اسلام دجال کے لشکر کو کہ اکثر یہودی ہوں گے بکثرت قتل کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حکم دیں گے کہ خنزیر قتل کئے جائیں اور صلیب کہ جس کو نصاریٰ پوجتے ہیں توڑ دی جائے اور کسی کافر سے جزیہ نہ لیا جائے بلکہ وہ اسلام لائے پس اس وقت تمام دنیا میں دینِ اسلام پھیل جائیگا کفر مٹ جائے گا خوب انصاف رائج ہوگا جور و ظلم دنیا سے دور ہو جائے گا۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کی

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

وفات امام مہدی رضہ

خلافت سات یا آٹھ یا نو برس ہوگی (باختلافِ روایات) پھر آپ دنیا سے تشریف لیجائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کریں گے ——— (۶) اس کے بعد تمام انتظام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اختیار میں ہوگا اور دنیا اچھی حالت پر ہوگی پھر یکایک وحیٔ الٰہی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو کوہِ طور کی طرف لے جائیں گے اور قوم یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا جو یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں ذوالقرنین بادشاہ نے ان کے راستے کو جودو پہاڑوں کے درہ میں تھا مستحکم بند کردیا تھا، اخیر زمانہ میں اس وقت وہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور یہ غارت گر قوم پھیل جائے گی، کوئی اُن سے مقابلہ نہ کر سکے گا آخر کار آسمانی بلا سے خود بخود مر جائیں گے پھر زمین میں خیر و برکت ظاہر ہوگی لوگوں کو مال کی کچھ پرواہ نہ ہوگی ایک سجدہ کرنا دنیا و مافیہا سے اچھا جانیں گے، یہ خیر و برکت سات برس تک رہے گی اس عرصہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح بھی کریں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی پھر دنیا سے انتقال فرمائیں گے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں دفن ہوں گے اور قیامت میں وہیں سے اٹھیں گے ——— (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک شخص کو خلیفہ مقرر فرمائیں گے وہ اچھی طرح عدل کے ساتھ حکومت کرے گا لیکن شر و فساد و کفر و الحاد پھیل جائے گا اسی طرح دو تین شخص یکے بعد دیگرے حاکم ہوں گے لیکن کفر و الحاد بڑھتا جائے گا۔ پھر اس زمانہ میں ایک مکان مشرق میں اور ایک مکان مغرب میں دھنس جائے گا جہاں منکرینِ تقدیر رہتے ہوں گے۔

خروج یاجوج ماجوج

دو مکان کا دھنسنا

دھوئیں کا ظاہر ہونا

——— (۸) انہی دنوں آسمان سے ایک دھواں نمودار ہوگا کہ اُس سے مؤمنین کو زکام سا معلوم ہوگا اور کافروں کو نہایت تکلیف ہوگی ——— (۹) انہی دنوں ماہِ ذی الحجہ میں قربانی (۱۰ ذی الحجہ) کے دن کے بعد کی رات بہت دراز ہوگی یہانتک کہ بچے چلا اٹھیں گے اور مسافر تنگ دل ہوجائیں گے اور مویشی چراگاہیں جانے کے لئے نہایت شور کریں گے لیکن صبح نہ ہوگی یہانتک کہ لوگ ڈر کر روئیں چلائیں گے اور توبہ توبہ پکاریں گے اس رات کی درازی تین یا چار رات کے برابر ہوجائے گی۔

درازیٔ شب

آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور دروازۂ توبہ بند ہونا

——— (۱۰) پھر قرصِ آفتاب تھوڑے نور کے ساتھ جیسا کہ گہن کے وقت ہوتا ہے مغرب کی جانب سے طلوع کرے گا اور اتنا بلند ہوکر جتنا کہ چاشت کے وقت ہوتا ہے پھر غروب ہوجائیگا اور حسبِ عادت مشرق سے طلوع کرے گا اس کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی ———

خروج دابۃ الارض

(۱۱) اس کے دوسرے روز مکہ کا پہاڑ صفا نام زلزلہ آکر شق ہوجائے گا اور ایک جانور جس کی عجیب صورت

ہو گی باہر آئے گا اور لوگوں سے کلام کرے گا اس کو دابۃ الارض کہتے ہیں اس کے ایک ہاتھ میں عصائے موسیٰ اور دوسرے میں مُہر سلیمانی ہو گی عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی خط بنائے گا اور مُہر سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبہ لگائے گا، اس وقت تمام مسلمان و کافر کُھلم کھلا پہچانے جائیں گے اور یہ علامت کبھی نہ بدلے گی کافر پھر ہرگز ایمان نہ لائے گا اور مسلمان ہمیشہ ایمان پر رہے گا، اس کے سو برس بعد قیامت آئے گی ——

ہوائے سرد

(۱۱) پس دابۃ الارض کے نکلنے کے کچھ عرصہ بعد یعنی جب قیامت میں چالیس برس رہ جائیں گے تو شام کی طرف سے ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جو بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کے اثر سے کوئی اہلِ ایمان اور اہلِ خیر زمین پر نہ رہے گا سب مر جائیں گے حتیٰ کہ اگر کوئی مومن پہاڑ کے غار میں چھپا ہو گا تو یہ ہوا پہاڑ کے غار میں پہنچ کر اس کو مارے گی پھر سب کافر ہی کافر رہ جائیں گے۔

حبشہ کے کفار کا غلبہ

(۱۲) پھر حبشہ کے کفار کا غلبہ ہو گا وہ خانہ کعبہ کو گرا دیں گے اور اس کے نیچے سے خزانے نکالیں گے ظلم و فساد پھیلے گا جانوروں کی طرح لوگ کوچہ و بازار میں ماں بہن سے جماع کریں گے، قرآن کاغذوں سے اُٹھ جائے گا، شہر اُجڑ جائیں گے قحط و وبا کا ظہور ہو گا۔ اس کے بعد ملک شام میں کچھ ارزانی ہو گی اور امن ہو گا، دوسری جگہ کے لوگ وہاں آئیں گے جس سے وہاں لوگوں کی کثرت ہو گی ——

آگ کا ظہور ہونا

(۱۳) کچھ مدت کے بعد جنوب کی طرف سے ایک آگ نمودار ہو گی اور لوگوں کو گھیر کر ملک شام کی طرف لائے گی جہاں مرنے کے بعد حشر ہو گا —— (۱۴) اس کے بعد پانچ برس تک پھر لوگوں کو خوب عیش و آرام میسر ہو گا، لوگ شیطان کے بہکانے سے بتوں کی عبادت کریں گے، ان کو روزی کی فراخی حاصل ہو گی اور زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہ رہے گا تب صور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی، لوگ اس وقت عیش و آرام میں ہوں گے اور مختلف کاموں میں مصروف ہوں گے کہ یکایک جمعہ کے روز جبکہ محرم کا عاشورا ہو گا علی الصباح لوگوں کے کانوں میں باریک باریک آواز آئے گی لوگ حیران ہوں گے کہ یہ کیا ہے وہ آواز آہستہ آہستہ بلند ہوتی جائے گی یہانتک کہ کڑک اور رعد کے برابر ہو گی تب لوگ مرنے شروع ہو جائیں گے۔

نفخۂ اول

صور ایک چیز بِگل کی مانند ہے حضرت اسرافیل علیہ السلام اس کو منہ سے بجائیں گے اس کی آواز کی شدت سے ہر چیز فنا ہو جائے گی جاندار مر جائیں گے درخت اور پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے آسمان کے تارے چاند سورج ٹوٹ کر گر پڑیں گے آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا زمین معدوم ہو جائے گی۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ فنائے کلی سے

Marfat.com

یہ آٹھ چیزیں مستثنیٰ ہیں ان کو فنا نہ ہوگی (۱) عرش (۲) کرسی (۳) لوح (۴) قلم (۵) بہشت (۶) دوزخ (۷) صور (۸) ارواح۔ لیکن ارواح پر ایک قسم کی بیہوشی طاری ہوگی اور بعض علما فرماتے ہیں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ہر چیز فنا ہو جائے گی اور ان آٹھ مذکورہ چیزوں میں بھی ایک دم بھر کے لئے فنا آئیگی اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (آج کس کا ملک ہے) جب کوئی جواب نہ دے گا تو اللہ تعالیٰ آپ ہی فرمائے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ملک اللہ واحد وقہار ہی کا ہے) یہ پہلے نفخہ کا بیان تھا چالیس سال کے بعد پھر صور پھونکا جائے گا اس سے ہر چیز دوبارہ موجود ہو جائے گی، اس کی کیفیت والبعث بعد الموت میں درج ہے۔

(۶) قدرِ خیر و شر قدرِ خیر و شر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندے کے افعال خواہ وہ نیک ہوں یا بد سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور بندے فاعل و کاسب ہیں اور کسب پر جزا و سزا مرتب ہے، نیکی کے کسب سے اللہ پاک راضی ہے اور بدی کے کسب سے ناراض ہوتا ہے، تقدیر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھلا یا برا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کا ایک اندازہ مقرر ہے کوئی اچھی یا بری بات اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں اور اس کے ہونے سے پہلے بلکہ ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سب کچھ ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے علم اور اندازے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے پس بندوں کے سب افعال اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت و قضا و قدر سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن بندے کو اس کے افعال میں اختیار دیا ہے پس جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو ایک قسم کی قدرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوتی ہے پس اگر وہ بندہ اس قدرت کو نیک کام پر لگا دے تب بھی اس کو اختیار ہے اور اس اختیار کے نیک کام میں استعمال کرنے کی اس کو جزا یعنی اچھا بدلہ ملے گا اور اگر برے کام میں خرچ کرے تب بھی اس کو اختیار ہے اور اس اختیار کو برے کام میں استعمال کرنے کی سزا یعنی برا بدلہ ملے گا اسی قدرت و اختیار پر شرعی احکامات کا دارومدار ہے تقدیر یعنی قدرِ خیر و شر پر ایمان لانا تواتر کی حد کو پہنچ گیا ہے اور اس کا منکر کافر ہے لیکن اس مسئلہ میں زیادہ بحث مباحثہ نہ کرے کیونکہ گمراہی کا خطرہ ہے اور کچھ فائدہ نہیں اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے ساتھ اس بحث سے منع فرمایا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نیکی و بدی کا خالق ہے مگر صرف خالقِ خیر (یزدان) یا صرف خالقِ شر (اہرمن) کہنا کفر ہے اور یہ مجوس کا عقیدہ ہے

Marfat.com

وہ اس طرح دو خدا مانتے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے خَالِقُ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ یا خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ۔ ——— ہر چیز کا خالق و متصرف خدا کو جانے، ستاروں و دیگر زمینی و آسمانی علامات کو کسی چیز کے ہونے میں مؤثرِ حقیقی نہ جانے کہ یہ شرک ہے اسباب کے درجہ میں جاننا جائز ہے یعنی مجازاً اس فعل کو اس سبب کی طرف منسوب کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ تاثیرات ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں اور اسی کے ارادہ و اختیار سے ان کی تاثیرات ظاہر ہوتی ہیں جائز ہے ——— قضا تین قسم کی ہوتی ہے ——— (۱) مبرم حقیقی یعنی جو علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں ——— (۲) معلّق محض جس کا کسی چیز پر معلّق ہونا فرشتوں کے صحیفوں میں ظاہر فرما دیا گیا ہے ——— (۳) معلّق جو مبرم کے مشابہ ہے یعنی جو ملائکہ کے صحیفوں میں معلّق ظاہر نہیں فرمائی اور علمِ الٰہی میں معلّق ہے، مبرمِ حقیقی کی تبدیلی ناممکن ہے، قضائے معلّق اکثر اولیاء اللہ کی دعا و تصرف سے ٹل جاتی ہے اور جس قضا کو علمِ الٰہی کے اعتبار سے معلّق اور صحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مبرم کہتے ہیں وہ بھی اکابرین میں سے خاص خاص بزرگوں کی دعا و تصرف سے ٹل جاتی ہے۔ حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز اسی کے متعلق فرماتے ہیں کہ میری دعا سے قضائے مبرم ردّ کر دی جاتی ہے اور اسی کی نسبت حدیث شریف میں ارشاد ہے: اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ (بیشک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے) واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی نے بھی اپنے ایک مرید کے لئے ایسی ہی قضا کے رد کے لئے دعا و تصرف کیا جو مقبول ہوا مزید تفصیل مکتوباتِ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوب ۲۱۷/۱ ج میں ملاحظہ فرمائیں)

(۷) بعث بعد الموت

والبعث بعد الموت کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد سب کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا، پس اول صور پھونکنے کے بعد جب چالیس برس کا عرصہ گذر جائے گا اور اتنی مدت تک احدیتِ صرفہ کا ظہور ہو چکے گا تو خدا تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کرے گا پھر وہ صور پھونکیں گے جس کو نفخۂ ثانی کہتے ہیں جس سے اول عرش کو اٹھانے والے فرشتے پھر جبرئیل و میکائیل اور عزرائیل علیہم السلام اٹھیں گے پھر نئی زمین و آسمان اور چاند و سورج موجود ہوں گے پھر ایک مینہ برسے گا جس سے سبزہ کی طرح ہر روح والی چیز جسم کے ساتھ زندہ ہو جائے گی، اس دوبارہ پیدا کرنے اور حساب کتاب کر کے جزا و سزا کے طور پر جنت و دوزخ میں بھیجنے کو شرع میں بعث و حشر اور حشر و نشر کہتے ہیں اور اس دن کو یوم الحشر، یوم الجزاء، یوم الدین اور

Marfat.com

یوم الحساب کہتے ہیں، اس کا منکر کافر ہے، سب سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک سے اس طرح باہر تشریف لائیں گے کہ آپ کے داہنے ہاتھ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پھر صدیقین پھر شہدا پھر صالحین پھر اور مومنین یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ط پھر اور کفار اور اشرار یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے یَا وَیْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا، نیکوں کا گروہ الگ ہوگا اور بروں کی جماعت الگ، ہر شخص برہنہ بے ختنہ اٹھے گا، سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنّت کا سفید لباس پہنایا جائے گا ان کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہتر لباس پہنایا جائے گا اُن کے بعد اور رسولوں اور نبیوں کو پھر مؤذنوں کو لباس پہنایا جائے گا پھر کوئی پیدل کوئی سوار ہو کر میدانِ حشر میں جائیں گے، کافر منھ کے بل چلتا ہوا جائے گا کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے کسی کو آگ جمع کرے گی اس روز آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اس دن کی تپش ناقابلِ بیان ہے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے بھیجے (مغز) کھولتے ہوں گے اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہو جائے گا پھر جب زمین جذب نہ کر سکے گی تو اوپر چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہوگا کسی کے گھٹنوں تک کسی کے سینہ کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منھ تک چڑھ کر لگام کی طرح جکڑ لے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا پیاس کی شدت سے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی اور بعض کی منھ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے میں آجائیں گے ہر شخص بقدر گناہ اس تکلیف میں مبتلا ہوگا ——— پھر سب کو نامۂ اعمال دیئے جائیں گے مومنوں کو سامنے سے دائیں ہاتھ میں اور کافروں کو پیچھے سے بائیں ہاتھ میں ملیں گے ———

نامۂ اعمال

میزانِ عدل

نیکیاں اور بدیاں میزانِ عدل میں تولی جائیں گی، جس کا نیکی کا پلّہ بھاری ہوگا وہ جنت میں جائے گا اور جس کا وہ پلّہ ہلکا ہوگا وہ دوزخ میں جائے گا اور جس کے دونوں پلّے برابر ہوں گے وہ کچھ مدت اعراف میں رہے گا پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں جائیگا۔ میزان میں اعمال تولنے کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ حقوق العباد کا بدلہ اس طرح دلایا جائے گا کہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلائی جائیں گی اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوم کی برائیاں ظالم پر ڈالی جائیں گی، چرندوں پرندوں اور وحشی جانوروں وغیرہ کا بھی حساب ہوگا اور سب کو بدلہ دلا کر سوائے جن وانس کے سب کو

Marfat.com

نیست ونابود کردیا جائے گا۔ میزان حق ہے اس کا منکر کافر ہے ـــــ پُل صراط حق ہے اور اس کا منکر بھی کافر ہے، میدانِ حشر کے گرداگرد دوزخ محیط ہوگی جنّت میں جانے کے لئے اُس دوزخ پر ایک پُل ہوگا جو کہ بال سے زیادہ باریک، تلوار سے زیادہ تیز رات سے زیادہ سیاہ ہوگا یعنی اس پر اندھیرا ہوگا، سوائے ایمان کی روشنی کے اور کوئی روشنی نہ ہوگی، اس کی سات گھاٹیاں ہیں، سب لوگوں کو اس پر چلنے کا حکم ہوگا سب سے پہلے نبیوں کے سردار محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سے گزریں گے آپ کے بعد آپ کی امت گزرے گی پھر اور مخلوق باری باری گزریگی، سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور کوئی کلام نہ کرے گا اور انبیاء کا کلام یہ ہوگا اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ (اے اللہ سلامت رکھنا سلامت رکھنا) جہنم میں پلصراط کے دونوں طرف کانٹوں کی طرح کے آنکڑے ہوں گے جن کی لمبائی اللہ تعالٰی ہی بہتر جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے عملوں کے مطابق اللہ تعالٰی کے حکم سے پکڑیں گے بعض کو پکڑ کر جہنم میں گرادیں گے اور بعض کا گوشت چھیل ڈالیں گے لیکن زخمی کو اللہ تعالٰی نجات دیگا مومن سب گذر جائیں گے بعض بجلی کی مانند بعض تیز ہوا کی مانند بعض پرندوں کی مانند بعض تیز گھوڑے کی مانند بعض تیز اونٹ کی مانند جلد گذر جائیں گے بعض تیز دوڑنے والے آدمی کی مانند بعض تیز چلنے والے پیدل کی مانند بعض عورتوں کی طرح آہستہ بعض سرین پر گھسٹتے ہوئے اور بعض چیونٹی کی چال چلیں گے، کفار و منافق سب کٹ کر دوزخ میں گرجائیں گے، جتنا جس کو اس دنیا میں شریعت پر چلنا آسان ہوگا اتنا ہی پلصراط پر چلنا آسان ہوجائے گا اور جتنا یہاں شریعت پر چلنا مشکل ہوگا اتنا ہی وہاں پلصراط پر چلنا اس کیلئے دشوار ہوجائے گا ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حق ہے، قیامت کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے سامنے گنہگار بندوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فضیلت عطا ہوچکی ہے پھر بھی اللہ تعالٰی کے جلال و جبروت کے ادب کی وجہ سے اللہ تعالٰی سے شفاعت کی اجازت مانگیں گے اور سجدہ میں گر کر اللہ پاک کی بیشمار حمد وثنا کریں گے پھر آپ کو شفاعت کی اجازت ہوگی آپ باربار شفاعت کرتے رہیں گے اور اللہ پاک بخشتا رہے گا یہانتک کہ جس نے سچے دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اس پر مرا ہوگا اگرچہ اس نے کبیرہ گناہ بھی کئے ہوں لیکن شرک نہ کیا ہو وہ دوزخ سے نکالا جائے گا اور جنّت میں داخل کیا جائے گا خواہ کسی نبی کا امتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کی شفاعت کریں گے اور اللہ پاک قبول فرمائے گا سوائے کفر وشرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی

ہوگی ہر لحظہ عذاب الٰہی ان کے لئے سخت ہوتا جائے گا وہ موت مانگیں گے مگر ان کو موت نہ آئے گی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار رہیں گے، مؤمن گنہگار بقدر گناہ عذاب بھگت کر یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت و شفاعت سے نجات پالیں گے۔ نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا اَدْخِلْنَا الْفِرْدَوْسَ وَاَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔

جنت کا بیان

جنّت کا بیان۔ جنت ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے اور اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال گذرا، جو مثالیں قرآن مجید اور حدیثوں میں آئی ہیں سمجھانے کے لئے ہیں، حساب کے بعد مؤمن جنت کی طرف روانہ ہوں گے راستہ میں چشمہ رضوان آئے گا اس میں تمام مؤمن غسل کریں گے ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے اور بدن صاف ہوگا، ان کی خوبصورتی بیحد ہوگی، عورتیں ایسی زیب و زینت والی ہوں گی کہ حوریں بھی ان کا جمال دیکھ کر رشک کریں گی۔ تمام امتیں صف بستہ ہو جائیں گی، ہر ایک گروہ کو ایک بلند نشان ملے گا، نشانِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سب سے پسندیدہ ہوگا، ایک لاکھ فرشتے نورانی معطر تھال لیکر ان کے استقبال کو آئیں گے، ہر ایک کے سر پر تاج ہوگا، سب سے اول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بہشت کی طرف چلے گی پھر باقی گروہ آگے پیچھے چلیں گے، فرشتے نورانی معطر تھال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کریں گے پھر اور پیغمبروں کو پھر اور لوگوں کو پیش کریں گے۔ سب سے آگے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم گزریں گے اور ستر ہزار فرشتے جبرئیل علیہ السلام کے ہمراہ آپ کے ہم رکاب ہوں گے اور دس کروڑ خوش الحان غلمان خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھتے ہوں گے، ستر ہزار چست و چالاک اور کمال زیب و زینت والے کوتل براق ہوں گے، نوری فرشتے باگیں پکڑ کر چلیں گے، تمام فرشتوں میں خوشی کا غلغلہ ہوگا، جنت میں ہر طرف شادیانے بجیں گے، جنت کے دروازے کھل جائیں گے سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدم رنجہ فرمائیں گے اور پیچھے پیچھے مؤمنین حمدِ خدا پڑھتے ہوئے داخل ہوں گے۔

بہشت کے آٹھ درجے

بھشت کے آٹھ درجے ہیں (۱) دار الخلد، یہ عام لوگوں کے واسطے ہے (۲) دار السلام جو فقیروں اور صابروں کا مقام ہے۔ (۳) دار المقام جو مالدار شکر گذاروں کا مقام ہے۔ (۴) عدن، یہ عابدوں زاہدوں، غازیوں، سچوں اور اماموں کے واسطے ہے۔ (۵) دار القرار، اس میں حافظ و عالم رہیں گے

Marfat.com

(۶) جنّت النعیم یہ شہیدوں اور مؤذنوں کے لئے ہے (۷) جنت الماوٰی جو شہدائے اکبر محسنین اور اولیائے کرام کا مقام ہے (۸) جنت الفردوس جو نبیوں رسولوں اور علمائے عاملین کی جگہ ہے۔

مقامِ سرور، مقامِ محمود اور مقامِ وسیلہ

فردوسِ بریں کے اوپر غرفۂ نور ہے یہ مقامِ سرور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے، مقامِ محمود اور وسیلہ جنت کا خاص درجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا۔ ان آٹھوں بہشتوں کے بھی بے شمار درجے ہیں اگر دنیا کے سونا چاندی کو آٹھ گُنا کیا جائے تو ایک ادنیٰ بہشتی بھی اس سے زیادہ نعمت پائے گا، ادنیٰ سے ادنیٰ مؤمن کو جو مکان ملے گا اس کی ایک ایک اینٹ سونے کی اور ایک ایک چاندی کی ہوگی زعفران اور مشک کا گارا ہوگا اس کے کنگرے لعل اور زمرد کے ہونگے مشک و عبیر سے گچ ہوگا اور لعل و گوہر سے گُندھا ہوا ہوگا، اس مکان میں ستر ہزار دالان ہوں گے جن میں سے ہر ایک پانسو میل کی مسافت پر فراخ ہوگا اور طرح طرح کی بیٹھکیں ہوں گی جن میں حور و غلمان اور گانے والے بیشمار ہوں گے اس میں قسم قسم کے گلزار و چمن ہوں گے جنت کے میوے بہت لذیذ ہوں گے اگر ان میں سے ذرا سا ٹکڑا بھی کسی مُردے کے منہ میں ڈال دیا جائے تو فی الفور زندہ ہو جائے اور وہ میوے ہمیشہ ایک حال پر رہیں گے کبھی کم نہ ہوں گے۔

جنت کی چار نہریں

جنّت میں چار نہریں ہیں (۱) ایسے پانی کی نہریں ہیں جن کا پانی زیادہ دیر رہنے سے کبھی متغیر نہیں ہوتا بلکہ وہی اصلی ذائقہ رہتا ہے (۲) دودھ کی نہریں جن کا مزہ بھی دیر تک رہنے سے نہیں بگڑتا (۳) شراب کی نہریں جو نہایت خوش ذائقہ ہیں (۴) خالص اور صاف شہد کی نہریں۔ نہ اس شہد اور دودھ جیسی میٹھی دنیا کی کوئی چیز ہے اور نہ پانی اور شراب کی مثال دنیا میں مل سکتی ہے، وہ شراب ایسی نہیں جس میں بدبو، کڑواہٹ اور نشہ ہو اور جس کے پینے سے عقل جاتی رہے اور آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے پھریں بلکہ وہ شراب ان سب عیبوں سے پاک ہے۔ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلے تو بھی ختم نہ ہو، ہر ایک جنتی کے لئے سنہری تخت نہایت ہی زیب و زینت کے ساتھ ہوگا ہر طرف حور و قصور ہوں گے غلمان سامنے ہوں گے، حوریں نورانی مخلوق ہیں جن کی خوبصورتی کی کوئی حد نہیں۔ جنت کے کھانے اور لباس کی خوبیاں بیان سے باہر اور قیاس سے دور ہیں کھانا پینا، آرام، خوشی، جماع، لذت وغیرہ بہشتیوں کو بہت حاصل ہوگا اور جو چیزیں چاہیں گے اسی وقت اُن کے سامنے موجود ہو جائیں گی اور ان کی لذت دنیا کی لذتوں سے سینکڑوں گنا زیادہ ہوگی

Marfat.com

حقیقت میں اختلاف ہے بعض روحانی اور بعض جسمانی کہتے ہیں مگر یہ ان کی لفظی بحث ہے البتہ بعض احادیث سے یہ بات ضرور معلوم ہوتی ہے کہ ان نعمتوں کے علاوہ جو جنت میں پیدا ہو چکی ہیں دن بدن اور نعمتیں بھی پیدا ہوتی جاتی ہیں یعنی جنت کا بعض حصہ ایسا ہے کہ اس میں ذکر و تسبیح و اعمالِ صالحہ سے اشجار وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

ایمان کے ارکان، احکام و شرائط وغیرہ

ارکانِ ایمان ایمان کے دو رکن ہیں (۱) اقرار باللسان یعنی دین کے احکام جو تواتر کے ساتھ مجمل و مفصل طور پر ہم تک پہنچے ہیں ان کا زبان سے اقرار کرے (ان احکام کی تفصیل صفتِ ایمان مجمل و مفصل میں بیان ہو چکی ہے) ——— (۲) تصدیق بالقلب یعنی ایمان مجمل و مفصل کی دل سے تصدیق کرے ان کو دل سے مانے اور یقین کرے، اقرار و تصدیق کی چار صورتیں ہیں (۱) جس نے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی مومن اور جنت کا مستحق ہے اور دنیا کے لوگوں کے نزدیک بھی مومن اور دنیا میں مومنوں کے حقوق کا حقدار ہے۔ (۲) جو ان دونوں ارکان سے محروم ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی کافر اور ہمیشہ کے لئے دوزخ کا مستحق ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی کافر اور دنیا میں مومنوں کے حقوق سے محروم ہے ———

(۳) جس نے دل سے تصدیق کی اور زبان سے اقرار نہیں کیا تو دنیا کے احکام میں اس کو مومن نہیں کہیں گے اور وہ حقوقِ مومنین سے محروم رہے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص مومن ہے اور آخرت میں جنت کا مستحق ہے، پس حالتِ اضطرار میں کلمۂ کفر کہنے سے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن ہے اگرچہ لوگ اُسے کافر کہیں۔ اسی طرح گونگے آدمی کا ایمان اقرارِ زبانی کے بغیر بھی معتبر ہے پس گونگا آدمی زبانی اقرار کی بجائے اشارے سے اقرار کرے اور گونگے آدمی کا مومن ہونا نماز پڑھنے وغیرہ علامات سے بھی پہچانا جاتا ہے ——— (۴) جس نے صرف زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق نہیں کی وہ لوگوں کے نزدیک ظاہر احکام میں مومن ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص کافر ہے اس کو شرع میں منافق کہتے ہیں۔ منافقین دنیا میں مومن کہلا کر اپنے آپ کو ان شرعی حدود سے جو کفار کے متعلق

Marfat.com

ہیں بچالیں گے لیکن آخرت میں ان کے لئے ہمیشہ کی دوزخ اور دردناک عذاب ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں منافقین کو قرآن پاک اور وحیِ الٰہی کے ذریعہ سے ظاہر و متعین کردیا گیا تھا آپ کے بعد کے کسی زمانے میں کسی خاص شخص کو یقین کے ساتھ منافق نہیں کہہ سکتے۔

ایمان کے احکام مؤمن کے لئے ایمان کے سات احکام ہیں ان کو حقوقِ مؤمن بھی کہہ سکتے ہیں، پانچ دنیا سے متعلق ہیں ——— (۱ و ۲) حکمِ شرعی کے بغیر قتل یا قید نہ کریں گے ——— (۳) اُس کا مال ناحق نہ کھایا جائے گا ——— (۴) اس کو تکلیف نہ دی جائے گی ——— (۵) اس پر بُرائی کا ظن جائز نہیں ہے جب تک کہ ظاہر نہ ہوجائے۔ دو آخرت سے متعلق ہیں ——— (۱) مؤمن قطعی یعنی دائمی دوزخی نہ ہوگا سوائے شرک کے خواہ کتنے ہی بڑے بڑے گناہ کئے ہوں آخر کسی وقت جنت میں جائے گا ——— (۲) جب نیکیوں اور بدیوں کا وزن کیا جائے گا تو جس کی نیکیاں بھاری ہوں گی وہ کامیاب ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوگا اور اس کو حساب کے بغیر جنت میں داخل کریں گے اور جس کی بدیاں غالب ہوں گی وہ بقدرِ گناہ سزا بھگت کر جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو محض اپنے فضل و کرم سے یا حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا دیگر انبیا و اولیا کی شفاعت سے بخش دے اور جنت میں داخل کردے اور چاہے تو گناہ کے مطابق عذاب دیکر پھر جنت میں داخل کردے، مؤمن کو کبھی ناامید نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی بے خوف رہنا چاہیئے۔

شرائطِ ایمان ایمان کی سات شرطیں ہیں (۱) ایمان بالغیب یعنی خدا پر ایمان لانا اگرچہ اُسے دیکھا نہیں، لیکن ایمان بالبأس یعنی موت کے فرشتے دیکھ کر ایمان لانا غیر معتبر ہے اُس وقت مؤمن کی توبہ بھی مقبول نہیں ہے ——— (۲) عالم الغیب خدا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت اور اسی کی شان ہے ——— (۳) ایمان اختیار اور عقل و ہوش سے لانا، کافر کو مار کر کلمہ پڑھایا تو اس کا اعتبار نہیں، اسی طرح مست و بیہوش کے ایمان کا اعتبار نہیں ——— (۴ و ۵) اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جاننا (۶) قہرِ الٰہی اور اس کے عذاب سے ڈرنا ——— (۷) اس کی رحمت کا امیدوار ہونا۔

دل اور زبان سے ایمان کو قبول کرنا اس کی **حقیقت** ہے اور عمر بھر میں ایک دفعہ

Marfat.com

جنات کا بیان جس طرح اللہ پاک نے ایمان و عبادات کا مکلّف انسان کو بنایا ہے اسی طرح جِنّات کو بھی مکلّف بنایا ہے، جِنّ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی ہے، ان میں سے بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب جِنّات بھی انسانوں کی طرح عقل اور روح و جسم والے ہیں، ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے کھاتے پیتے اور جیتے مرتے ہیں، ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی مگر ان کے کفار انسان کے کفار سے تناسب میں زیادہ ہیں اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سُنّی بھی ہیں اور بدمذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد فاسق انسانوں کے تناسب سے زائد ہے، ان کے وجود کا انکار کرنا یا صرف بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔

کلماتِ کفر اور اس کے موجبات

تعریفِ کفر جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس سے انکار کرنا کفر ہے خواہ وہ ایک ہی ایسی چیز کا انکار ہو جو بالاتفاق تواتر سے ثابت ہو پس کفر ایمان کی ضد ہے۔

شرائط لزوم کفر شرائط لزوم کفر تین ہیں ——— (۱) عقل یعنی نشہ اور بیہوشی نہ ہو ——— (۲) قصد و ارادہ سے ہو یعنی غلطی اور سہو سے نہ ہو ——— (۳) اختیار سے ہو یعنی قتل وغیرہ کا جبر و اکراہ نہ ہو۔

احکامِ کفر اگر کوئی مسلمان کافر ہو جائے تو اس کے لئے یہ چار احکام ہیں ——— (۱) اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے یعنی نکاح جاتا رہتا ہے ——— (۲) اس کا ذبیحہ حرام ہے ——— (۳) اس کو قتل کرنا مباح ہے ——— (۴) اس کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر ترکِ اسلام کا ارادہ نہ ہو بلکہ کسی سے نادانی سے کفر کی بات واقع ہو جائے تو احتیاطاً اس کو دوبارہ نکاح کرنا واجب ہے اور اس کا ذبیحہ پھینک دیا جائے اور اس کو کفر سے توبہ کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

وہ چیزیں جن سے کفر لازم آتا ہے

کفر کو لازم کرنے والی چیزیں پانچ قسم پر ہیں:۔

(قسم اول) وہ کلمات جو صراحۃً انکار پر دلالت کرتے ہیں اور یہ چند اصولوں پر مرتب ہیں ——— (۱) جس کی فرضیت قرآن مجید کی ظاہر عبارت سے یا حدیثِ متواتر سے معلوم ہو جائے اس کا انکار کرنا جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ——— (۲) حلال کو حرام یا حرام کو حلال جاننا جبکہ وہ دلیلِ قطعی سے ثابت ہوا اور وہ حرام لعینہٖ ہو جیسے سود، زنا، جھوٹ بولنا، ناحق قتل کرنا وغیرہ ——— (۳) اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کرنا ——— (۴) اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کا انکار کرنا ——— (۵) اللہ تعالیٰ کے کسی نام کا خواہ ذاتی ہو یا صفاتی انکار کرنا ——— (۶) اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی بُری صفت ثابت کرنا یا اہانت کرنا مثلاً یوں کہنا کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ ظلم کرتا ہے یا بھائی بہن بیوی اور اولاد والا ہے وغیرہ ——— (۷) جھوٹی باتوں پر خدا تعالیٰ کو گواہ کرنا یا قسم کھانا کیونکہ یہ اہانت میں داخل ہے، مثلاً یوں کہنا کہ خدا کی قسم یا خدا گواہ ہے یا خدا جانتا ہے کہ تو مجھے اولاد سے زیادہ پیارا ہے وغیرہ ——— (۸) اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرنا ——— (۹) اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک بنانا، مثلاً دو یا زیادہ خدا ماننا یا عالم الغیب ہونے کا دعویٰ اپنے لئے یا کسی مخلوق کے لئے کرنا وغیرہ ——— (۱۰) فرشتوں کا انکار کرنا ——— (۱۱) کسی کتابِ الٰہی یا اس کے ادنیٰ جزو کا انکار یا توہین کرنا ——— (۱۲) کسی نبی کا انکار یا اہانت کرنا ——— (۱۳) تقدیر کا انکار کرنا مثلاً بندے کو اپنے افعال کا خالق جاننا یا یہ کہنا کہ خالقِ خیر خدا اور خالقِ شر شیطان ہے وغیرہ ——— (۱۴) قیامت و حشر و نشر کا انکار کرنا مثلاً مرنے کے بعد زندہ ہونے یا حساب کتاب یا جنت و دوزخ وغیرہ کا انکار کرنا۔

(قسم دوم) وہ کلمات ہیں جن سے اشارۃً انکار ثابت ہو، مثلاً کسی نجومی یا کاہن کو سچا کہنا یا کسی نبی کی اہانت کرنا وغیرہ ان سب صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

(قسم سوم) وہ کلمات ہیں جن سے شک صراحۃً ثابت ہو مثلاً کسی نے کہا کہ مجھے اللہ کے کریم یا رحیم یا رازق یا عادل ہونے میں شک ہے تو کافر ہو گیا یا کہا کہ مجھے فرشتوں یا اللہ تعالیٰ کے رسولوں یا کتابوں کے وجود میں شک ہے یا قیامت کے ہونے میں شک ہے یا کسی اور قطعی الثبوت

Marfat.com

چیز میں شک کیا تو کافر ہو گیا۔

(قسم چہارم) وہ کلمات ہیں جن سے اشارۃً شک ثابت ہو. مثلاً کسی نے کہا کہ قیامت ضرور آئے گی اُس نے سنکر کہا کہ دیکھا چاہیے، یا کسی نے کہا کہ جنت میں مؤمنوں کو بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی اور کافروں کو دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہوں گے اُس نے سُن کر کہا کیا خبر ہے تو کافر ہو گیا۔

(قسم پنجم) وہ افعال ہیں جن سے انکار یا شک صراحۃً یا اشارۃً سمجھا جائے، مثلاً کسی نے اہانت کی غرض سے قرآن مجید کو نجاست یا آگ میں ڈالا، یا اہانت کی غرض سے کعبہ کی طرف پیشاب کیا یا کسی مسجد کو گرایا یا کسی عالم کو مار ڈالا یا شرع کی کسی بات پر ٹھٹھا کیا یا ثواب جان کر کفر کی رسم کی تو ان سب صورتوں میں وہ شخص کافر ہو گیا۔

(ف ۱) بعض علماء کے نزدیک جہالت عذر نہیں ہے پس بے خبری میں کلمۂ کفر کہنے سے بھی کافر ہو جائے گا۔ بعض کے نزدیک جہل عذر ہے وہ کافر نہیں ہوا البتہ دوبارہ نکاح پڑھوانا اور توبہ کرنی چاہیے ——— (۲) کسی نے جس وقت کفر کی نیت کی اسی وقت کافر ہو گیا خواہ نیت کتنی ہی مدت بعد کے لئے کی ہو ——— (۳) مفتی کے لئے ضروری ہے کہ جب تک کسی سے کفر لازم کرنے والی بات نہ دیکھے بے دھڑک کسی مسلمان کو کافر نہ بنا دیا کرے ہو سکتا ہے کہ اس سے بلا قصد کلمۂ کفر نکل گیا ہو یا اس بات کے معنی سمجھ میں نہ آئے ہوں۔ علما نے لکھا ہے کہ جس مسئلہ میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال اسلام کا ہو تو مفتی اور قاضی کو اس ایک احتمالِ اسلام پر فتویٰ دینا چاہیے، اگر کوئی شخص کلمۂ کفر کہے اور پھر انکار کردے تو یہ بھی ایک قسم کی توبہ ہے اور اس کو کافر کہنا جائز نہیں ہے ——— (۴) ایمان سے زیادہ کوئی نعمت نہیں اس کی ہر وقت حفاظت کرنا واجب ہے اور اس کی ترقی کے لئے ہر وقت گناہوں سے بچنا اور عبادت میں لگے رہنا ضروری ہے یہ نہ سوچے کہ پھر کبھی توبہ کرلیں گے، معلوم نہیں کس وقت موت آجائے اور توبہ کی مہلت ملے یا نہ ملے پس ہر وقت توبہ و استغفار کرتے رہنا لازمی ہے۔

نفاق کا ذکر

ایمان اور کفر کے درمیان تیسری صورت کوئی نہیں ہے اس لئے آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر، زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نفاق کہلاتا ہے یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ کفر کا اشد درجہ ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا نیچے کا طبقہ

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں کچھ لوگ اس برائی کے ساتھ مشہور ہوئے اور قرآن پاک نے ان کے باطنی کفر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کو پہچانا اور فرمایا کہ فلاں فلاں شخص منافق ہے لیکن آپ کے بعد کسی زمانہ میں کسی خاص شخص کو قطعی طور پر منافق نہیں کہا جاسکتا بلکہ ہمارے سامنے جو اسلام کا دعویٰ کرے ہم اس کو مسلمان سمجھیں اور کہیں گے جب تک اس سے کوئی فعل یا قول ایمان کے خلاف واقع نہ ہو اور جو شخص ایسا ہو اس کے نفاق کو عملی نفاق اور ایسے شخص کو عملی منافق کہیں گے یعنی یہ کہ اس کے عمل منافقوں جیسے ہیں، نفاقِ عملی نفاقِ حقیقی کا سبب بن سکتا ہے اس لئے ہر وقت اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہئے۔ وفقنا اللہ بصالح الاعمال ووقنا عن اعمال النفاق والکفر ومعتقداتھما۔ آمین۔

شرک و رسومِ کفار و جہال

شرک کی تعریف و اقسام اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا یا اس کے برابر کسی کو سمجھنا یا کسی کی ایسی تعظیم یا فرمانبرداری کرنا جیسی کہ اللہ تعالیٰ کی کی جاتی ہے شرک کہلاتا ہے۔ بعض شرک سخت حرام ہیں اور بعض شرک کفر میں داخل ہیں۔ شرک کی چند اقسام یہ ہیں:-

(اول) شرک فی الذات، اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک بنانا مثلاً دو یا زیادہ خدا ماننا۔

(دوم) شرک فی الصفات، اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں مشہور یہ ہیں ——— (۱) شرک فی العلم یعنی کسی دوسرے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مانند علم کی صفت ثابت کرنا ——— (۲) شرک فی القدرۃ یعنی اللہ تعالیٰ کی مانند نفع و نقصان دینے یا کسی چیز کی موت و زندگی یا کسی اور کام کی قدرت کسی اور کے لئے ثابت کرنا، کسی پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ کو یہ سمجھنا کہ وہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی یا روزی دے سکتے ہیں وغیرہ یہ سب شرک فی القدرۃ ہے ——— (۳) شرک فی السمع، یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نزدیک و دور، خفی و جہر اور دل کی بات سنتا ہے کسی نبی یا ولی وغیرہ کو بھی ایسا ہی سننے والا سمجھنا ———

(۴) شرک فی البصر یعنی کسی مخلوق نبی یا ولی یا شہید وغیرہ کو یوں سمجھنا کہ چھپی اور کھلی اور دور و نزدیک کی ہر چیز کو خدا کی مانند دیکھتا ہے اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ پر دیکھ لیتا ہے ——— (۵) شرک فی الحکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی مانند ماننا ———

(۶) شرک فی العبادۃ خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو عبادت کا مستحق سمجھنا یا کسی مخلوق کے لئے عبادت کی قسم کا کوئی فعل کرنا مثلاً کسی پیر یا قبر کو سجدہ کرنا یا کسی نبی یا پیر یا ولی کے نام کا روزہ رکھنا یا غیر اللہ کی نذر ماننا یا کسی گھر یا قبر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا وغیرہ۔ ان کے علاوہ اور جسقدر اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں خواہ وہ صفاتِ فعلیہ ہوں جیسے رزق دینا، مارنا، زندہ کرنا عزت دینا وغیرہ یا شئونِ ذاتیہ یا صفاتِ ثبوتیہ یا صفاتِ سلبیہ ہوں ان میں سے کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی برابر سمجھنا شرک ہے۔ ہمارے بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جن میں شرک کی ملاوٹ ہو جاتی ہے ان سے پرہیز لازمی ہے، ان تمام اقسام کے متعلق چند جزئیات یہ ہیں:۔

رسومِ کفار و جہال

(۱) بادشاہ یا حاکم وغیرہ کو سجدہ کرنا خواہ عبادت کی نیت سے ہو یا کسی اور نیت مثلاً تعظیم وغیرہ سے ہو شرک فی العبادۃ ہے ———

(۲) درختوں کا پوجنا جیسا کہ ہندو اور بعض جاہل مسلمان برگد، پیپل و جھنڈ وغیرہ کو پوجتے ہیں اسی طرح قبروں پر یا نئی عمارات بنانے یا نیا کنواں کھدوانے وغیرہ پر ذبح کرنا یا دیووں، پریوں اور مردہ روحوں کی خوشی حاصل کرنے کے لئے ذبح کرنا شرک ہے اور یہ ذبیحہ حرام ہے ———

(۳) بدشگونی لینا شرک ہے جیسا کہ جانوروں کی بولیوں سے یا دیگر چیزوں مثلاً اعضا کے پھڑکنے اور چھینک وغیرہ سے لوگ بدفالی لیتے ہیں، نیک فال جائز ہے اگر فال پر یقین کیا جائے اور اس کو مؤثرِ حقیقی سمجھا جائے تو کفر ہے خواہ وہ فال نیک ہو یا بد، اور اگر ان امور کے مؤثر حقیقی ہونے کا اعتقاد نہ ہو تو کفر نہیں بلکہ فالِ نیک جائز ہے لیکن فالِ بد پھر بھی منع ہے ——— (۴) آفات سے محفوظ رہنے اور بلاؤں سے امن میں رہنے کے لئے دھاگے، منکے، کوڑیاں وغیرہ باندھنا اور ان کو مؤثرِ حقیقی سمجھنا شرک ہے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاثیر کو جانے اور کسی طبیب وغیرہ کے کہنے پر تجربہ کی بنا پر استعمال کرے تو مضائقہ نہیں ——— (۵) چھوٹی بڑی چیچک یا کسی اور بیماری کی تعظیم کرنا اور اس کو ماتا دیوی ماتا رانی وغیرہ نام رکھ کر ان کی خوشنودی کو اس بیماری کے دفعیہ کا ذریعہ

سمجھنا سراسر شرک ہے ——————— (۶) تعزیہ بنانا علم بنانا و چڑھانا ——————— (۷) قبروں پر چڑھاوا چڑھانا نذر و نیاز دینا ——————— (۸) خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا ——————— (۹) تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا ——————— (۱۰) کسی پیر یا ولی کو حاجت روا مشکل کشا کہہ کر پکارنا ——————— (۱۱) کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا، قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ زندگی میں اور بھی بہت سی رسمیں بیاہ شادی اور مرنے وغیرہ کے موقع پر جاہلوں میں رائج ہیں اور بہت سی کفار کی رسمیں اور تہوار مسلمان بھی کرتے ہیں اُن سب سے پرہیز کرنا لازمی ہے، ان کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملاحظہ کریں۔

بدعت کا بیان

کفر اور شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ بدعت ہے۔

بدعت کی تعریف: بدعت اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو اور شرع شریف کی چاروں دلیلوں یعنی کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اجماعِ امت و قیاسِ مجتہدین سے اس کا ثبوت نہ ملے اور اس کو دین کا کام سمجھ کر کیا جائے یا چھوڑا جائے۔ بدعت بُری چیز ہے خواہ اس کا موجد کوئی بھی کیوں نہ ہو، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہر بدعت کو گمراہی اور دوزخ میں پہنچانے والی فرمایا ہے، لوگوں نے ہزارہا بدعتیں پیدا ہونے سے مرنے تک نکالی ہیں جو ہر زمانہ اور ہر ملک میں مختلف ہیں جن کا احاطہ کرنا نہایت مشکل ہے اور یہی بدعت کی بڑی شناخت ہے کیونکہ سنت ہر جگہ اور ہر زمانہ میں یکساں ہے۔ لوگوں میں بکثرت بدعتیں رائج ہیں جن کو اکثر لوگ جائز سمجھتے ہیں یا گناہ بھی سمجھتے ہیں تو ہلکا سمجھ کر پرواہ نہیں کرتے نہ خود رُکتے ہیں اور نہ دوسروں کو روکتے ہیں، چند مشہور بدعتیں یہ ہیں: ——————— (۱) پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، قبروں پر دھوم دھام سے میلہ اور چراغاں کرنا، عورتوں کا وہاں جانا قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا، اپنے خیال میں بزرگوں کو راضی کرنے کے لئے قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا ——————— (۲) تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا، قبروں کی خاک ملنا، قبروں کی طرف نماز پڑھنا، مٹھائی، گلگلے، چوری وغیرہ چڑھانا ——————— (۳) تعزیہ کو سلام کرنا ——————— (۴) تیجا چالیسواں وغیرہ ضروری سمجھ کر کرنا

Marfat.com

(۵) نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں رسمیں کرنا خصوصاً قرض لیکر ناچ گانا وغیرہ کرانا ——— (۶) سلام کی جگہ بندگی آداب وغیرہ کہنا یا سر پہ ہاتھ رکھ کر جھک جانا ——— (۷) راگ، باجا، گانا سننا خصوصاً اس کو عبادت سمجھنا، ڈومنیوں وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا اور اس پر خوش ہو کر ان کو انعام دینا ——— (۸) نسب پر فخر کرنا ——— (۹) دولھا کو خلافِ شرع لباس پہنانا ——— (۱۰) آتشبازی وغیرہ کا سامان کرنا ——— (۱۱) فضول آرائش کرنا ——— (۱۲) گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولھا کو بلانا، اس کے سامنے آنا جانا، تاک جھانک کر اس کو دیکھنا، بالغ سالیوں وغیرہ کا سامنے آنا، اس سے ہنسی دل لگی کرنا، چوتھی کھیلنا ——— (۱۳) شیخی اور ریا کے لئے مہر زیادہ مقرر کرنا ——— (۱۴) غم کے موقع پر چلّا کر رونا، منھ اور سینہ پیٹنا، بیان کر کے رونا، استعمالی گھڑے توڑ دینا، سال بھر تک یا کچھ کم و بیش گھر میں اچار نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا، مخصوص تاریخوں میں غم کی یاد تازہ کرنا ——— (۱۵) میت کے گھر کھانے کے لئے جمع ہونا ——— (۱۶) حصولِ عمر کے لئے لڑکے کے کان یا ناک چھیدنا ——— (۱۷) لڑکوں کو لڑکیوں کا لباس یا زیور وغیرہ پہنانا ——— (۱۸) عقیقہ کے وقت رسوم کرنا مثلاً کٹوری یا چھاج میں اناج یا نقدی وغیرہ ڈالنا، پنجیری وغیرہ تقسیم کرنا، بکری کا سر نائی کو اور ران دائی کو دینا ضروری سمجھنا وغیرہ ——— (۱۹) میلاد شریف کی رسمیں ——— (۲۰) ختم فاتحہ و ایصالِ ثواب کی رسمیں یعنی دن تاریخ و خوراک و طریقہ وغیرہ کا مختلف موقعوں کے لئے مخصوص کرنا مثلاً کونڈے، دلیا، شبرات کا حلوا، محرم کا کھچڑا اور شربت وغیرہ غرضکہ بہت سی بدعات رائج ہیں جن کی شرع شریف میں کوئی سند نہیں ہے، لوگوں نے اپنی طرف سے تراش لی ہیں اور ان کو شرع کی چیز اور عبادت سمجھ کر کرتے ہیں، نہ کرنے والے اور منع کرنے والے کو طعن کرتے اور اس سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں، اللہ پاک ان سب بدعتوں سے بچائے۔ آمین۔

کبیرہ گناہوں کا بیان

کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ اور بہت سے بڑے گناہ ہیں جن کو کبیرہ گناہ کہتے ہیں۔ کبیرہ گناہ شرع میں اس گناہ کو کہتے ہیں جس کو شرع شریف میں حرام کہا گیا ہو اور اس پر کوئی عذاب مقرر کیا ہو یا اور طرح سے اس کی مذمت کی ہو اور یہ وعید و حرمت و مذمت قرآن پاک یا کسی حدیث سے ثابت ہو

کبیرہ گناہ بہت سے ہیں جن کا احاطہ مشکل ہے کچھ کبائر یہ ہیں :- (۱) غیبت یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا — (۲) جھوٹ بولنا — (۳) بہتان یعنی کسی کے ذمہ جھوٹی بات لگانا — (۴) غیر عورت کو شہوت سے دیکھنا — (۵) شہوت سے غیر عورت کی آواز سننا یا کلام کرنا یا اس کی طرف چلنا اور چھونا وغیرہ — (۶) مالداروں کی خوشامد کرنا اور دنیا دار کی طرف دنیا کے لئے رغبت کرنا — (۷) خلاف شرع باتوں کا سننا — (۸) مُردے پر یا کسی مصیبت پر چلّا کر یا بیان کر کے رونا اور سر و سینہ پیٹنا کپڑے پھاڑنا — (۹) گانا — (۱۰) باجا وغیرہ ساز بجانا ناچ کرنا وغیرہ اور اس کا دیکھنا یا سننا — (۱۱) کسی کی پوشیدہ باتیں چھپ کر سننا — (۱۲) نماز نہ پڑھنا — (۱۳) روزہ نہ رکھنا — (۱۴) زکوٰۃ نہ دینا — (۱۵) مال اور طاقت ہوتے کے باوجود حج نہ کرنا — (۱۶) شراب پینا — (۱۷) چوری کرنا — (۱۸) زنا کرنا — (۱۹) جھوٹی گواہی دینا — (۲۰) کسی کو ناحق مارنا یا ستانا — (۲۱) چغلی کھانا — (۲۲) دھوکا دینا — (۲۳) ماں باپ اور استاد کی نافرمانی کرنا — (۲۴) اپنے گھروں اور کمروں میں جاندار کی تصویریں لگانا — (۲۵) امانت میں خیانت کرنا — (۲۶) لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا — (۲۷) جوا کھیلنا — (۲۸) گالی دینا — (۲۹) سود لینا اور دینا — (۳۰) رشوت لینا اور دینا — (۳۱) داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا — (۳۲) گٹوں (ٹخنوں) سے نیچا پاجامہ پہننا — (۳۳) فضول خرچی کرنا — (۳۴) کھیل تماشوں ناٹکوں تھیٹروں اور سینماؤں میں جانا — (۳۵) ٹونے ٹوٹکے کرانا — (۳۶) جانوروں کے ساتھ جماع کرنا یا ہاتھ سے منی نکالنا یا اغلام کرنا وغیرہ — (۳۷) راستہ لوٹنا — (۳۸) یتیم کا مال ناحق کھانا — (۳۹) جھوٹے فیصلے کرنا — (۴۰) بدعہدی کرنا — (۴۱) شرکیہ منتر یا جادو کرنا — (۴۲) مسئلہ کا جواب بے تحقیق دینا — (۴۳) نفع دینے والے علم کو چھپانا — (۴۴) عورت کا اپنے خاوند کی نافرمانی کرنا — (۴۵) عورتوں کا بے پردہ باہر آنا اور بلا ضرورت پردہ کے ساتھ بھی باہر آنا — (۴۶) دکھانے یا سُنانے کے لئے عبادت و نیکی کرنا — (۴۷) مسلمانوں کو کافر کہنا — (۴۸) اپنی عبادت یا تقویٰ کا دعوی کرنا — (۴۹) یہ قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو یا ایمان پر خاتمہ نہ ہو — (۵۰) کسی مسلمان کو بے ایمان یا خدا کی مار یا پھٹکار یا خدا کا دشمن کہنا وغیرہ۔ غرض اور بھی بہت سے

Marfat.com

کبیرہ گناہ ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں درج ہیں۔

مسئلہ (۱) جو شخص ایسا گناہ کرے جس میں کفر و شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر و مشرک ہو جاتا ہے اور اگر بدعت کا کام کرے وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے ایسے شخص کو بدعتی یا مبتدع کہتے ہیں، ان تینوں کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے تو وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے اسے فاسق کہتے ہیں

(۲) گناہ سے بچنے کے لئے توبہ کرنی چاہئے اور وہ اس طرح پر ہے کہ اپنے گناہ سے شرمندہ ہو اور خدا تعالیٰ کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ میرا گناہ معاف کردے اور دل میں عہد کرے کہ اب آئندہ گناہ نہیں کروں گا، صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا یا استغفار کر لینا اصلی توبہ نہیں ہے۔

(۳) جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کے حق سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا یا کسی پر ظلم کیا یا کسی پر تہمت لگائی وغیرہ ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کرے یا اس سے معاف کرائے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے دل سے توبہ کرے تو معافی کی امید ہو سکتی ہے، اور جن گناہوں میں کسی بندے کے حق کا تعلق نہیں ہے صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ کفر و شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے

(۴) جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے سامنے آجائیں اور حلق میں دم آجائے اس وقت کی توبہ قبول نہیں اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہے لیکن انسان کو توبہ میں جلدی کرنی چاہیئے کیونکہ معلوم نہیں کب موت آجائے اور توبہ کی مہلت ملے یا نہ ملے۔

(فائدہ) جاننا چاہیئے کہ اہلِ اسلام کے بہت سے فرقے ہیں حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت تہتّر فرقوں میں متفرق ہو جائے گی وہ سب دوزخ میں ہیں سوائے ایک فرقہ کے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا گروہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ میرے طریقے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے (الحدیث ترمذی وغیرہ) پس وہ جنتی فرقہ اہلِ سنت وجماعت ہے اور یہ اعتقادات جو بیان ہوئے اسی فرقہ کے ہیں باقی بہتّر فرقے جو اعتقادات میں گمراہ ہوئے ان کے اصول یہ نو گروہ ہیں: خوارج[1]، شیعہ[2]، معتزلہ[3]، مرجیہ[4]

Marfat.com

مشبہ۵، جہمیہ۶، ضراریہ۷، نجاریہ۸، کلابیہ۹، بعض نے سات کہا ہے اور پھر باقی ان کی شاخیں ہیں جن کی تفصیل غنیۃ الطالبین و مظاہرِ حق وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ اہلِ سنت وجماعت کے عقائد کے دو امام ہیں۔ اول: ابو منصور ماتریدی جو کہ تین واسطے سے امام ابو حنیفہ رح کے شاگرد ہیں۔ احناف عقائد میں اسی امام کی پیروی کرتے ہیں اور ماتریدی کہلاتے ہیں، دوم ابو الحسن اشعری، یہ بھی تقریباً اسی زمانے کے تھے مسئلہ تکوین وغیرہ چند مسائل میں امام منصور سے ان کا اختلاف ہے باقی تمام مسائلِ کلامیہ میں متفق ہیں۔ مسائلِ اختلافیہ کلامیہ میں شوافع ان کے تابع ہیں اسلئے اشعریہ کہلاتے ہیں

احکامِ شریعت کا بیان

شریعت کے احکام آٹھ قسم کے ہیں: ——— (۱) فرض، اس حکم کو کہتے ہیں جو قطعی اور یقینی دلیل سے ثابت ہو اور اس میں کوئی دوسرا احتمال نہ ہو جیسے فرض نماز، روزہ وغیرہ اس کا منکر کافر ہوتا ہے اور بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق ہوتا ہے ——— (۲) واجب وہ حکم ہے جو دلیلِ ظنی سے ثابت ہو یعنی جس کی دلیل میں دوسرا ضعیف احتمال بھی ہو اس کا منکر کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق ہوتا ہے یہ عمل کے اعتبار سے فرض کی برابر ہے اس لئے اس کو فرضِ عملی بھی کہتے ہیں ——— (۳) سنتِ مؤکدہ، وہ فعل ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عموماً اور اکثر کیا ہو اور کبھی بغیر کسی عذر کے ترک بھی کیا ہو، اس کا ترک گناہ اور ترک کی عادت فسق ہے ——— (۴) مستحب، یہ وہ ہے کہ جس کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا آپ کے صحابہؓ نے کیا ہو یا اس کو اچھا خیال کیا ہو یا تابعین نے اس کو اچھا سمجھا ہو لیکن اس کو ہمیشہ یا اکثر نہ کیا ہو بلکہ کبھی کیا اور کبھی ترک کیا ہو، اس کا کرنا ثواب ہے اور نہ کرنا گناہ نہیں، اس کو سنتِ زائدہ یا عادیہ یا سنتِ غیر مؤکدہ بھی کہتے ہیں اور فقہا کے نزدیک نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔ بعض نے سنتِ غیر مؤکدہ اور مستحب کو الگ الگ بیان کیا اور تھوڑا فرق کیا ہے۔

——— (۵) مباح، وہ حکم ہے جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔

——— (۶) مکروہ تنزیہی، وہ یہ ہے جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو، یہ سنت غیر مؤکدہ کے بالمقابل ہے ——— (۷) مکروہ تحریمی

Marfat.com

جو قریب حرام کے ہے یہ بھی ظنی دلیل سے ثابت ہوتا ہے اشد ضرورت میں یہ بھی جائز ہے، یہ واجب کے بالمقابل ہے اس کا منکر فاسق اور بلا عذر کرنے والا گنہگار ہے ——— (۸) حرام، وہ ہے جس پر ممانعت کا حکم پایا جائے اور جواز کی دلیل نہ ہو یہ بھی فرض کی طرح دلیلِ قطعی سے ثابت ہوتا ہے اس کا منکر کافر اور بلا عذر کرنے والا فاسق ہے۔ حرام کے بالمقابل حلال ہے، سنت مؤکدہ کے بالمقابل اساءت اور مستحب کے مقابل خلافِ اولیٰ ہے ——— فرض کی دو قسمیں ہیں (۱) فرضِ عین، یعنی جس کا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے اور جس پر وہ لازم ہے اسی کے ادا کرنے سے ادا ہوتا ہے دوسرے کے کرنے سے اس کے ذمہ سے نہیں اُترتا جیسے پنجوقتہ نماز، ماہ رمضان کے روزے وغیرہ (۲) فرض کفایہ وہ ہے کہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے باقی دوسروں کے ذمہ سے بھی اُتر جائے گا لیکن اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے نمازِ جنازہ وغیرہ، اسی طرح سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ بھی ہے جس کی مثال رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کا اعتکاف ہے۔

فرائضِ اسلام

اسلام میں مشہور فرضِ عین یہ ہیں:- (۱) کلمۂ شہادت کا دل و زبان سے اقرار — (۲) رات دن میں پانچ وقت کی نمازیں۔ (۳) زکوٰۃ۔ (۴) رمضان المبارک کے روزے۔ (۵) حج۔ (۶) ایمان، نماز، روزہ، حیض و نفاس کے احکام کا بقدرِ ضرورت علم۔ (۷) ماں، باپ، استاد، علماء، بادشاہ اور سیّد کی فرمانبرداری و ادب۔ (۸) ماں باپ بیوی اور چھوٹی عمر کی اولاد کا نفقہ۔ (۹) تمام گناہوں سے توبہ۔ (۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ چار پشت تک یاد رکھنا اور وہ اس طرح ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ (۱۱) مرد و عورت کے لئے سترِ عورت۔ (۱۲) عورت کو بلا اجازتِ خاوند و بلا پردۂ شرعی گھر سے باہر نہ جانا اور خاوند کا بیوی کو غیر شرعی مواقع میں جانے سے روکنا، چند مواقع ایسے ہیں جن میں خاوند کی اجازت کے بغیر جانا جائز ہے۔ (۱۳) چاروں مذاہبِ اہلِ سنت و جماعت حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کو برحق جاننا۔ (۱۴) رمضان کے ہر روزے اور حج و زکوٰۃ کی نیت، نیت کے بغیر کوئی عمل صحیح نہیں ہوتا۔ (۱۵) اخلاصِ عمل و ترکِ ریا۔ (۱۶) موت کے خوف کے وقت کھانا پینا۔ (۱۷) جب کافر غلبہ کریں تو اُن سے جہاد کرنا۔

Marfat.com

(۱۸) کسبِ حلال۔ (۱۹) نماز کے اٹھارہ فرض ہیں، چار وضو میں، تین تیمم میں، تین غسل ہیں۔ (۲۰) بقدر جواز نماز قرآن یاد کرنا۔ (۲۱) نصِ قرآن و حدیث و قیاسِ ائمہ و اجماعِ امت پر عمل کرنا۔ (۲۲) نماز میں یا خارج نماز جب قرآن مجید پڑھا جائے اس کو سننا۔ (۲۳) فرض نمازوں، نمازِ جنازہ، سجدۂ تلاوت اور مسِ مصحف کے لئے وضو کرنا۔ (۲۴) جب غسل فرض ہو غسل کرنا۔ (۲۵) پیشاب یا پاخانہ کا مقام ایک درم سے زیادہ ملوث ہو جائے تو استنجا کرنا۔ (۲۶) زنا کا خوف ہو تو شادی کرنا۔ (۲۷) نکاح کے بعد ایک مرتبہ وطی کرنا۔ (۲۸) عورت کو خاوند کا حکم ماننا۔ (۲۹) خاوند کے مال میں خیانت و نقصان نہ کرنا (۳۰) آگ میں جلنے یا ڈوبنے والے یا درندہ کی زد یا کسی اور مصیبت زدہ مثلاً دیوار کے نیچے دبے ہوئے کو بچانا (۳۱) بادشاہوں کے لئے عدل کرنا اور علماء، عاجزوں، مسکینوں اور غازیوں کو نفقہ دینا۔ (۳۲) اللہ تعالیٰ کا نام سننے پر جل جلالہ کہنا (۳۳) عمر میں ایک دفعہ درود شریف پڑھنا۔ (۳۴) قدرت ہوتے ہوئے اللہ و رسول کی گستاخی سے روکنا ہاتھ سے قدرت ہو تو ہاتھ سے روکے ورنہ زبان سے روکے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل میں برا جانے۔ (۳۵) زخم وغیرہ سے خون وغیرہ روکنے کیلئے پٹی باندھنا یا قطرۂ پیشاب و مذی وغیرہ جاری رہنے سے روکنے کے لئے روئی رکھنا تاکہ نماز صحیح حالت میں پڑھ سکے۔ (۳۶) بقدرِ ضرورت علمِ فقہ کا پڑھنا۔

اسلام میں مشہور **فرضِ کفایہ** یہ ہیں:- (۱) سلام کا جواب دینا۔ (۲) چھینک کا جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا۔ (۳) عیادتِ مریض جبکہ مرض شدید ہو۔ (۴) مسلمان میت کا غسل و کفن و نمازِ جنازہ و دفن وغیرہ۔ (۵) ہر شہر میں ایام جمعہ و عیدین میں قاضی و مفتی و امیر (حاکم) و خطیب کا موجود ہونا۔ (۶) فرضِ عین علم سے زائد علوم شرعیہ فقہ و اصول وغیرہ کا پڑھنا۔ (۷) تمام قرآن شریف کا حفظ کرنا (۸) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا، بادشاہ کے لئے طاقت اور عالم کے لئے زبان سے کرنا اور عوام کے لئے جبکہ فتنہ کا ڈر ہو دل سے منکرات کو برا جاننا فرضِ کفایہ ہے۔ (۹) اولاد کی تعلیم و تربیت و نکاح کرنا۔ (۱۰) کسی پیغام دینے والے کا پیغام پہنچانا۔ (۱۱) طالب علموں کا خرچ و امداد۔ (۱۲) مومن بھوکا مر رہا ہو تو اس کو کھانا دینا اور خود توفیق نہ ہو تو لوگوں میں اعلان کر دینا۔ (۱۳) جب کفار غلبہ کریں تو ان سے لڑنا فرضِ عین ہے اور جب کفار غلبہ نہ کریں تو ان سے جہاد کرنا فرضِ کفایہ ہے۔

Marfat.com

واجباتِ اسلام

اسلام میں مشہور واجبات یہ ہیں:۔ (۱) نمازِ وتر۔ (۲) غنی پر صدقۂ فطر۔ (۳) غنی پر عید الاضحیٰ کی قربانی۔ (۴) اپنے اقارب کا نفقہ جبکہ وہ عاجز ہوں۔ (۵) ماں باپ کی خدمت و زیارت کرنا۔ (۶) عورت پر خاوند کی خدمت کرنا۔ (۷) کسی پیغمبر کا اسم مبارک پڑھتے یا سنتے وقت درود شریف پڑھنا بعض کے نزدیک ہر بار پڑھنا واجب ہے، بعض کے نزدیک تین بار اور بعض کے نزدیک ایک بار پڑھنا واجب ہے اور ہر بار مستحب ہے اور بعض کے نزدیک مطلقاً واجب نہیں بلکہ ہر بار مستحب ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنے یا پڑھے تو آپ پر درود شریف پڑھنا پہلی دفعہ واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ (۸) جب کسی صحابی کا نام سنے یا پڑھے تو رضی اللہ عنہ کہنا بعض کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے یہی معتبر قول ہے۔ (۹) ذوی الارحام محرموں کے ساتھ صلۂ رحمی واجب اور نامحرم ذوی الارحام کے ساتھ سنت ہے۔ (۱۰) ہمسایہ کا حق ادا کرنا اس پر ظلم نہ کرنا اور اس کو نفع پہنچانا۔ (۱۱) غلام پر اپنے آقا کی خدمت کرنا۔ (۱۲) آقا پر اپنے غلام کو اچھی طرح رکھنا۔ (۱۳) طوافِ کعبہ کیلئے وضو کرنا۔ (۱۴) کافر جنبی جب اسلام لائے تو غسل کرنا اور اگر جنبی نہ ہو تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے (۱۵) جب نابالغ عمر کے لحاظ سے بالغ ہو اور اس کے بعد اس کو احتلام ہو یا وہ بلوغ کی ابتدائی عمر سے پہلے احتلام کے ساتھ بالغ ہو تو اس کو غسل کرنا۔

سُننِ اسلام

اسلام میں مشہور سنتیں یہ ہیں:۔ (۱) ختنہ کرانا (۲) مسواک کرنا۔ (۳) لبوں کے بال صاف کرانا۔ (۴) زیرِ ناف کے بال صاف کرانا، (۵) بغلوں کے بال صاف کرانا۔ (۶) ناخن کٹانا۔ (۷) سر منڈانا یا سارے سر پر بال رکھنا اور بیچ میں مانگ نکالنا۔

Marfat.com

مستحبات و سننِ زوائد

اسلام میں مشہور مستحبات و سننِ زوائد یہ ہیں :- (۱) غسلِ جمعہ۔ (۲) غسلِ عیدین۔ (۳) غسلِ عرفہ (۴) غسلِ احرام (۵) سر میں خشک کنگھی پھیرنا۔ (۶) ڈاڑھی میں تر کنگھی پھیرنا۔ (۷) دعوتِ ولیمہ کرنا۔ (۸) سلام کہنا (۹) مصافحہ کرنا۔ (۱۰) ضیافت قبول کرنا (۱۱) چھینک حتی الامکان آہستہ سے لینا اور الحمد للہ اونچی آواز سے کہنا۔ (۱۲) بیمار پُرسی (عیادت) جبکہ مرض شدید نہ ہو، اگر بیماری شدید ہو تو بیمار پُرسی فرض کفایہ ہے۔ (۱۳) بالوں کو تیل و خوشبو لگانا۔ (۱۴) اچھا لباس پہننا۔ (۱۵) کبھی کبھی آئینہ دیکھنا (۱۶) سبز و سفید و سیاہ پوشاک افضل ہے۔ (۱۷) پاجامہ پہننا (۱۸) سیاہ موزہ پہننا (۱۹) صافہ میں شملہ رکھنا۔ (۲۰) نیک اور پسندیدہ کام داہنے ہاتھ سے کرنا مثلاً کھانا پینا لکھنا قرآن مجید و دینی کتب اور دوسری اشیا لینا دینا ناک و منھ میں پانی ڈالنا وغیرہ (۲۱) ناپسندیدہ کام بائیں ہاتھ سے کرنا مثلاً استنجا خواہ پتھر و ڈھیلے سے کرے یا پانی سے، ناک سنکنا وغیرہ۔ (۲۲) کپڑوں و لباس کا بقدر کفایت چھوٹا رکھنا کیونکہ لباس کا حاجت سے زیادہ لمبا رکھنا مکروہ ہے اور اس میں تکبر و ناز پایا جاتا ہے (۲۳) جب چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو ہاتھ میں لاٹھی (عصا) رکھنا (۲۴) سوائے ممنوعہ و مکروہ موقعوں کے ہر حال میں قبلہ کی طرف منھ کرکے بیٹھنا۔ (۲۵) عزیزوں اور دوستوں کے تحفے قبول کرنا اور ان کو اس کا بدلہ دینا (۲۶) مسلمانوں کی ضرورتوں میں خدا کے واسطے کوشش کرنا (۲۷) صدقہ کی نیت سے حاجت سے زیادہ کسب کرنا۔ (۲۸) نیکوں، عابدوں، زاہدوں اور علماء و صلحا کی صحبت حاصل کرنا۔ (۲۹) آنکھوں میں نمازِ عشا کے بعد سرمہ لگانا۔ (۳۰) قیلولہ کرنا (۳۱) علمِ طب سیکھنا (۳۲) فصد کھلوانا۔ (۳۳) سفر کے لئے دن کے وقت روانہ ہونا اور ہفتہ یا جمعرات کی فجر کو سفر کرنا۔ (۳۴) بیمار کو توبہ و استغفار کرنا، رونا، صدقہ دینا اور صحت ہونے پر غسل کرنا (۳۵) کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ کہنا سنت ہے اور ہر لقمہ پر کہنا مستحب ہے (۳۶) کھانے پینے کے بعد الحمد للہ کہنا سنت ہے اور ہر لقمہ کے اخیر پر مستحب ہے۔ (۳۷) کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا (۳۸) دائیں ہاتھ سے کھانا (بلا عذر بائیں ہاتھ سے کھانا بدعت ہے) (۳۹) کھانے میں آخر وقت تک دوستوں کا ساتھ دینا۔ (۴۰) کھانے وقت جوتا اُتار کر بیٹھنا۔

(۴۱) مل کر کھانا۔ (۴۲) سہارا لگا کر یا پاؤں لٹکا کر کھانا مکروہ ہے (۴۳) باوضو کھانا (۴۴) جب سچی بھوک لگے تب کھانا اور جب کچھ بھوک باقی رہ جائے تو ہاتھ روک لینا۔ (۴۵) تین انگلیوں سے کھانا محض ایک انگلی سے نہ کھائے، اگر ضرورت ہو تو چوتھی اور پانچویں بھی ملالے۔ (۴۶) لکڑی اور مٹی کے برتنوں میں کھانا پینا افضل ہے بہ نسبت تانبے، لوہے وغیرہ دھاتوں کے برتنوں کے۔ (۴۷) کپڑے وغیرہ کا ایک دسترخوان بچھا کر کھانا اس پر رکھنا تاکہ کھانے وغیرہ کے ریزے گر کر پاؤں سے بے ادبی نہ ہو۔ (۴۸) دعوت میں سبزیات (پھل وغیرہ) اور سرکہ حاضر کرنا۔ (۴۹) کھانے وقت دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور بایاں بچھا کر بیٹھنا۔ (۵۰) کھانے کے اول و آخر نمکین چیز کھانا یا نمک چکھنا۔ (۵۱) کھانا اپنے آگے سے کھانا۔ (۵۲) کھانے کا برتن خالی ہونے پر انگلی سے چاٹنا ـــــ (۵۳) کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کا اس طرح چاٹنا کہ پہلے درمیانی انگلی کو چاٹے پھر انگوٹھے کے پاس والی پھر انگوٹھا اور چار یا پانچ انگلیاں استعمال کی ہوں تو سب کو چاٹ لے اور ہر انگلی کو تین بار چاٹے۔ (۵۴) کھانے کے ریزوں کو کھالے پھینکے نہیں۔ (۵۵) دھونے کے بعد ہاتھوں کو نہ جھٹکے۔ (۵۶) دعوت میں جو بزرگ ہو وہ پہلے کھانا شروع کرے۔ (۵۷) صالح لوگوں کی دعوت کھانا اور ان کو کھلانا۔ (۵۸) کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کرنا اور کلی کرنا۔ (۵۹) کھانے کے بعد کھلانے والے کے لئے دعا کرنا اور وہ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ اور یہ بھی زیادہ کرے وَبَارِکْ لَہٗ فِیْ مَالِہٖ وَرِزْقِہٖ۔ یا یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ وَلِاٰکِلِہٖ وَبَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ ط

مکروہاتِ تحریمیہ و تنزیہیہ

اسلام میں بہت سے امور مکروہ تحریمی ہیں مثلاً ہر وقت فضول اور لایعنی کلام یا کام کرنا، جنازہ کے نزدیک یا قبرستان میں یا مصیبت زدہ یا نماز پڑھنے والے کے پاس ہنسی مذاق کرنا اور ہنسنا، دنیا کے فائدے و شہرت و ریا کیلئے وعظ کہنا وغیرہ اور بہت سے امور مکروہِ تنزیہی ہیں مثلاً اندھیرے میں کھانا، مسجد میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے داخل کرنا اور نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالنا، رات کو چراغ جلتا چھوڑنا، ان سب کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز اصلاحِ اخلاق کے متعلق کتبِ تصوف کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبدۃ الفقہ حصہ دوم کتاب الطہارۃ

طہارت کا بیان

نماز کی شرطوں میں پہلی شرط بدن کی طہارت یعنی بدن کا پاک ہونا ہے، اس کی دو صورتیں ہیں: اوّل نجاستِ حقیقی سے پاک ہونا اور وہ یہ ہے کہ جسم پر کوئی ظاہری یعنی نظر آنے والی ناپاک چیز ہو تو اس کو پانی سے دھو کر پاک کیا جائے، دوم یہ کہ اگرچہ ظاہر میں جسم پر کوئی ناپاک چیز لگی ہوئی نہ ہو لیکن پھر بھی جسم شرعی حکم سے ناپاک ہو مثلاً کوئی شخص جنابت کی وجہ سے ناپاک ہوا اس نے اپنے جسم کی ظاہری نجاست تو دھو ڈالی لیکن جبتک وہ باقاعدہ غسل نہ کرے اسوقت تک اس کا جسم ناپاک رہے گا اور اس شخص کے لئے نماز ادا کرنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز و درست نہیں ہے، یا کوئی شخص جنبی تو نہیں ہے لیکن بے وضو ہے یعنی پیشاب و پاخانہ کے بعد استنجا تو کرلیا لیکن وضو نہیں کیا تو یہ شخص بھی شرعاً ناپاک ہے اور اسے نماز پڑھنا یا قرآن مجید کا چھونا جائز نہیں ہے ایسی نجاست کو نجاستِ حکمی کہتے ہیں یعنی وہ نجاست جو دیکھنے میں نہ آسکے بلکہ شریعت کے حکم سے ثابت ہوتی ہے، اور یہ نجاستِ حکمی دو قسم کی ہے: اول بے وضو ہونا اس کو حدثِ اصغر کہتے ہیں، دوم غسل فرض ہونا اس کو حدثِ اکبر کہتے ہیں، ان دونوں نجاستوں سے بدن کا پاک ہونا طہارتِ حکمی کہلاتا ہے اور جسم کا ظاہری یعنی نظر آنے والی نجاست سے پاک ہونا طہارتِ حقیقی کہلاتا ہے، طہارتِ حکمی و طہارتِ حقیقی سے بدن کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط ہے اس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

اب دونوں قسم کی نجاستوں سے بدن کو پاک کرنے کی تفصیل بیان ہوتی ہے، پہلے حدثِ اصغر یعنی وضو کا بیان ہوگا پھر حدثِ اکبر یعنی غسل کا، پھر ان کے لوازمات وغیرہ کا اور پھر نجاستِ حقیقیہ کا بیان ہوگا۔

Marfat.com

وضو کا بیان

وضو کے فرائض وضو میں چار فرض ہیں: (۱) منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ (ان کی تفصیل یہ ہے)

(۱) منہ دھونا۔ منہ دھونے کی حد یہ ہے کہ لمبائی میں پیشانی پر سر کے بالوں کے اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھونا فرض ہے۔ گنجان ڈاڑھی (یعنی جس کے اندر سے کھال نظر نہ آئے) کے ظاہری یعنی اوپر کے حصہ کو دھونا فرض ہے اور اگر کھال نظر آتی ہو تو اس کھال تک پانی پہنچانا فرض ہے ——— (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا، انگوٹھی، چھلا، چوڑی، کنگن وغیرہ کے نیچے پانی پہنچانا اور اگر وہ ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچ سکے تو اُن کو ہلا کر پانی پہنچانا فرض ہے، اگر کوئی چیز آٹا وغیرہ ناخنوں وغیرہ پر جما ہوا ہو تو اس کو چھڑانا بھی فرض ہے۔ آجکل ناخنوں پر رنگدار تہ (پالش) جماتے ہیں اس کی موجودگی میں وضو و غسل درست نہیں ہوگا ——— (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا، مسح کم از کم تین انگلیوں سے کرے، ایک یا دو انگلیوں سے جائز نہیں۔ ٹوپی یا عمامہ یا اوڑھنی یا برقعہ وغیرہ پر مسح کیا تو جائز نہیں، سر پر خضاب یا مہندی کی تہ لگی ہوئی ہو تو اس کے اوپر سے مسح جائز نہیں ——— (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ اگر کسی کے ہاتھ یا پیر کی انگلیاں بالکل ملی ہوئی ہوں یعنی ان میں کھلا فاصلہ نہ ہو تو ان میں خلال کرنا فرض ہے۔ اگر اعضائے غسل یا وضو میں کوئی چکنی چیز تیل وغیرہ لگی ہوئی ہو تو اس کے اوپر سے پانی بہہ جانا شرط ہے، اندر تک اثر کرنا شرط نہیں لہٰذا اس کا وضو و غسل جائز ہے ——— فائدہ: وضو، غسل اور تیمم میں کوئی واجب نہیں ہے یعنی وہ واجب جو عمل میں فرض سے کم درجہ رکھتا ہو، بعض کتب میں کچھ واجب الگ لکھے ہیں مثلاً وضو کے واجبات چار لکھے ہیں:- ڈاڑھی، مونچھ اور بھووں اگر اس قدر گنجان ہوں کہ نیچے کی کھال نظر نہ آئے تو ان بالوں کا دھونا، کہنیوں کا دھونا، ٹخنوں کا دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ لیکن دراصل وہ فرض ہی میں شامل ہیں جیسا کہ اوپر فرائضِ وضو کی تفصیل میں اُن کا بیان ہو چکا ہے اس لئے کہ عملاً وہ فرض ہی ہیں اور ان کے ترک سے وضو، غسل اور تیمم صحیح نہیں ہوتا۔

Marfat.com

وضو کی سنتیں وضو میں تیرہ ۱۳ سنتیں ہیں: ـــــــ (۱) وضو کی نیت کرنا۔ نیت دل کے ساتھ ہو، زبان سے بھی کہہ لینا مستحب ہے، اس کا وقت منہ دھوتے کے وقت یا اس سے پہلے ہے۔ نیت نماز کی ہو یا ایسی عبادت کی ہو جو بغیر وضو جائز نہ ہو، یا طہارت حاصل کرنے یا اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی نیت ہو ـــــــ (۲) بسم اللہ الخ پڑھنا، کوئی اور ذکرِ الٰہی مثلاً لا الٰہ الا اللہ یا الحمد للہ وغیرہ پڑھ لے تو سنت ادا ہو جائے گی، اگر شروع میں پڑھنا بھول گیا تو جہاں یاد آئے پڑھ لینا افضل ہے لیکن سنّت ادا نہ ہوگی ـــــــ (۳) وضو شروع کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک تین بار دھونا جبکہ پاک ہوں اور اگر ناپاک ہوں تو دھونا فرض ہے ـــــــ (۴) مسواک کرنا (اس کی تشریح الگ آتی ہے) ـــــــ (۵) تین بار کُلّی کرنا اور ہر دفعہ جدا پانی لینا سنت ہے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو پانی پہنچانے میں مبالغہ کرنا یعنی غرغرہ کرنا افضل ہے۔ ایک ہی دفعہ کے پانی یعنی ایک ہی چلّو سے تین بار کلی کرنا جائز ہے ـــــــ (۶) ناک میں تین بار پانی ڈالنا، ہر بار جدا پانی لے، ایک ہی چُلّو سے تین بار ناک میں پانی ڈالنا جائز نہیں، اگر روزہ دار نہ ہو تو اس میں مبالغہ کرنا یعنی ناک میں نرم حصہ تک پانی پہنچانا اور ترتیب یعنی پہلے کلی کرنا پھر ناک میں پانی ڈالنا افضل ہے۔ ـــــــ (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا جبکہ ڈاڑھی گنجان ہو اور وہ شخص احرام کی حالت میں نہ ہو، خلال کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے چُلّو میں پانی لیکر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالے اور ڈاڑھی میں انگلیاں ڈال کر نیچے کی جانب سے اوپر کو خلال کرے اس طرح کہ ہاتھ کی پُشت گردن کی طرف رہے یعنی انگلیوں کی پشت بالوں کے ساتھ لگے اور ہتھیلی باہر کی جانب رہے۔ بعض کے نزدیک اس کی ترکیب یہ بھی ہے کہ بالوں کے نیچے سے انگلیاں اس طرح داخل کرے کہ ہتھیلی گردن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت باہر کی طرف ہو تاکہ چلّو کا پانی بالوں میں داخل ہو سکے، حدیث شریف کے الفاظ سے یہی صورت متبادر ہوتی ہے ـــــــ (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، ہاتھوں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے اور پانی ٹپکتا ہوا ہو، یہی طریقہ اولیٰ ہے، دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی اس ہاتھ کی پشت پر جس کا خلال کرنا ہے رکھ کر اوپر کے ہاتھ کی انگلیاں نیچے کے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچے اور اسی طرح دوسرے ہاتھ کا خلال کرے۔ پاؤں کا خلال اس طرح کرے کہ بائیں ہاتھ کی

Marfat.com

نیچے کو پانی ڈالے اور ہاتھ پیروں پر انگلیوں کی طرف سے ڈالے، سر کا مسح اگلے حصہ کی طرف سے شروع کرے ـــــــ (۲۰) پاؤں پر پانی دائیں ہاتھ سے ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ملنا ـــــــ (۲۱) اعضا کو جہاں تک دھونا فرض یا واجب ہے اس سے کچھ زائد دھونا ـــــــ (۲۲) جس کپڑے سے استنجا کے مقام کو پونچھا ہو اس سے اعضائے وضو کو نہ پونچھنا ـــــــ (۲۳) مٹی کے برتن سے وضو کرنا ـــــــ (۲۴) وضو کے وقت اگر برتن چھوٹا ہو جیسے لوٹا وغیرہ تو بائیں طرف رکھے اور اگر بڑا ہو جیسے ٹب وغیرہ تو دائیں طرف رکھے اور ہاتھ ڈال کر چلو سے پانی لے ـــــــ (۲۵) ہاتھوں کو نہ جھاڑنا ـــــــ (۲۶) نماز کے لئے وضو کی نیت کرنا اور نیت دل اور زبان دونوں سے کرنا ـــــــ (۲۷) ہر عضو کے دھوتے وقت بسم اللہ، درود شریف، کلمۂ شہادت اور حدیثوں میں آئی ہوئی دیگر دعائیں پڑھنا، نیتِ وضو بھی حاضر رہے ـــــــ (۲۸) وضو کا بچا ہوا پانی قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پینا ـــــــ (۲۹) وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھنا ـــــــ (۳۰) وضو کے بعد درود شریف و کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ؕ ـــــــ (۳۱) اعضائے وضو کو نہ پونچھنا جبکہ اس کی ضرورت نہ ہو اور جب پونچھے تو کچھ نمی باقی رہنے دے ـــــــ (۳۲) وضو کے بعد میانی (یعنی پیشاب گاہ کے لگنے والا کپڑا) پر پانی چھڑک لینا ـــــــ (۳۳) جب وضو کر چکے تو دوسری نماز کے وضو کے لئے پانی بھر کر رکھنا، نیز نماز کا وقت آنے سے پہلے ہی وضو و نماز کا سامان اور تیاری کرنا۔

مکروہاتِ وضو

اصول یہ ہے کہ جو چیزیں مستحب ہیں اُن کے خلاف کرنا مکروہ ہے اسی طرح جو چیزیں مکروہ ہیں ان سے بچنا مستحب ہے۔ کچھ مشہور مکروہات درج ذیل ہیں ـــــــ

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا یا ناپاک جگہ وضو کا پانی ڈالنا ـــــــ (۲) کلّی کے لئے بائیں ہاتھ سے منہ میں پانی لینا ـــــــ (۳) بائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا ـــــــ (۴) بلا عذر دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا یا استنجا کرنا ـــــــ (۵) منہ پر سختی سے یعنی طمانچہ کی طرح پانی مارنا ـــــــ (۶) پانی اسقدر کم خرچ کرنا کہ مستحب طریقہ پر وضو ادا نہ ہو ـــــــ (۷) پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا ـــــــ (۸) تین بار سے زیادہ اعضا کو دھونا

Marfat.com

(۹) تین بار نیا پانی لیکر مسح کرنا ——— (۱۰) وضو کے اعضا کے علاوہ کسی اور عضو کو بلا ضرورت دھونا ——— (۱۱) وضو کرنے میں بلا ضرورت دنیاوی باتیں کرنا ——— (۱۲) وضو کے بعد ہاتھوں کا پانی جھٹکنا ——— (۱۳) مسجد میں اپنے لئے کسی برتن کو خاص کر لینا ——— (۱۴) عورت کے غسل یا وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ——— (۱۵) وضو کے پانی میں تھوکنا یا ناک صاف کرنا خواہ وہ پانی جاری ہو ——— (۱۶) مسجد کے اندر وضو کرنا ——— (۱۷) لوٹے میں یا کپڑوں وغیرہ پر اعضائے وضو سے قطرے ٹپکانا ——— (۱۸) بلا عذر ایک ہاتھ سے منہ دھونا ——— (۱۹) گلے (حلقوم) کا مسح کرنا ——— (۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا ——— (۲۱) استنجے کا پانی خشک کرنے کے کپڑے سے وضو کے اعضا کو پونچھنا ——— (۲۲) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا ——— (۲۳) وضو کے لئے بلا عذر کسی دوسرے سے مدد لینا۔ ——— (۲۴) سنت طریقہ کے خلاف وضو کرنا وغیرہ بہت سے مکروہات ہیں۔

وضو کا مسنون و مستحب طریقہ

جب وضو کرنے کا ارادہ ہو تو وضو کے لئے مٹی کے کسی پاک صاف برتن میں پاک پانی لیکر پاک و صاف اونچی جگہ پر بیٹھے (اگر تانبے پیتل وغیرہ کا برتن ہو تب بھی مضائقہ نہیں مگر تانبے کا برتن قلعی دار ہو) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے تو اچھا ہے اور اگر اس کا موقع نہ ہو تو کچھ حرج نہیں، آستین کہنیوں سے اوپر تک چڑھا لے اور دل میں یہ نیت کرے کہ میں یہ وضو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب و عبادت کے لئے کرتا ہوں محض بدن کا صاف کرنا اور میل کا دھونا مقصود نہیں ہے، نیت زبان سے بھی کہہ لے اور یہی ارادہ و نیت ہر عضو کے دھوتے وقت یا مسح کرتے وقت حاضر رہے۔ وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے اور دائیں چلو میں پانی لیکر دونوں ہاتھوں کو کلائی تک مل کر دھوئے اس طرح تین بار کرے پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لیکر کلی کرے پھر مسواک کرے، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لے، پھر دو کلیاں اور کرلے تاکہ تین پوری ہو جائیں زیادہ نہ کرے، اگر روزہ دار نہ ہو تو اسی پانی سے غرغرہ بھی کرے یعنی کلی میں مبالغہ کرے اور اگر روزہ دار ہو تو مبالغہ نہ کرے۔ پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لیکر ناک میں پانی ڈالے، اگر روزہ دار نہ ہو تو اس میں مبالغہ کرے یعنی نتھنوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے، اور اگر روزہ دار ہو تو نرم گوشت سے اوپر نہ چڑھائے، بائیں ہاتھ کی چھنگلیا نتھنوں

میں پھیرے اور بائیں ہاتھ سے ہی ناک صاف کرے، تین بار ناک میں پانی ڈالے اور ہر بار نیا پانی لے، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے یا ایک چلّو میں پانی لے کر پھر دوسرے کا سہارا لگالے اور دونوں ہاتھوں سے ماتھے کے اوپر سے نیچے کو پانی ڈالے، پانی نرمی سے ڈالے طمانچہ سا نہ مارے اور تمام منھ کو مل کر دھوئے، پیشانی یعنی سر کے بالوں کی ابتداء سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک سب جگہ پانی پہنچ جائے، دونوں ابروؤں اور مونچھوں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے کوئی جگہ بال برابر بھی خشک نہ رہے، اگر احرام باندھے ہوئے نہ ہو تو ڈاڑھی کا خلال کرے پھر دو دفعہ اور پانی لیکر منھ کو اُسی طرح دھوئے اور ڈاڑھی کا خلال کرے تاکہ تین بار پورا ہو جائے اس سے زیادہ نہ دھوئے، پھر گیلے ہاتھ سے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے خصوصاً سردیوں میں اور پھر دائیں ہاتھ کے چلّو میں پانی لے کر ہر ایک ہاتھ پر تین تین دفعہ پانی ڈالے یعنی پہلے دائیں ہاتھ پر اور پھر بائیں ہاتھ پر کہنیوں سمیت پانی ڈالے اور مل کر دھوئے کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہنے پائے، انگوٹھی چھلّا آرسی کنگن چوڑی وغیرہ کو حرکت دے اگرچہ ڈھیلی ہوں۔ منھ دھوتے وقت عورت اپنی نتھ (ناک کے زیور) کو بھی حرکت دے، انگلیوں کا خلال کرے اس طرح کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے اور پانی ٹپکتا ہوا ہو، پھر دائیں ہاتھ کے چلّو میں پانی لیکر دونوں ہاتھوں کو تر کرے اور ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرے پھر کانوں کا مسح کرے، کلمہ کی انگلی سے کان کے اندر کی طرف اور انگوٹھے سے باہر کی طرف اور دونوں چھنگلیاں دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈالے پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے لیکن گلے (حلقوم) کا مسح نہ کرے، مسح صرف ایک مرتبہ کرنا چاہیئے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین تین مرتبہ دھوئے یعنی دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے پہلے دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھوئے اور ہر بار اس کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے نیچے سے اوپر کو کرے، پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور اس کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر اسی طرح دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے اور ہر بار اس کی انگلیوں کو بھی اسی طرح خلال کرے اور اس کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے۔ ہر عضو کے دھونے یا مسح کرتے وقت بسم اللہ اور کلمۂ شہادت اور مسنونہ دعائیں پڑھے اگر وضو سے کچھ پانی بچ جائے تو قبلہ رُخ

Marfat.com

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پی لے اور پھر بسم اللہ اور کلمہ شہادت پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ الخ اور سورۃ القدر (اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ الخ) پڑھے اور درود شریف دس مرتبہ پڑھے اس کے بعد اگر نماز کا مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھے۔

ادعیۂ ماثورۂ وضو

جب وضو شروع کرے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاۤءَ طَھُوْرًا۔ یا یوں کہے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ۔ کلی کرتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَآئِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَآئِحَۃَ النَّارِ۔ منہ دھوتے وقت کہے: اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ دایاں ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ جب بایاں ہاتھ دھوئے تو کہے اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ وَلَا تُحَاسِبْنِیْ حِسَابًا عَسِیْرًا سر کے مسح کے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ۔ کانوں کے مسح کے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ۔ گردن کے مسح کے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔ جب دایاں پاؤں دھوئے تو کہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔ اور جب بایاں پاؤں دھوئے تو کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔ وضو کے درمیان میں پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ہر عضو کے دھوتے اور سر کا مسح کرتے وقت کلمہ شہادت بھی پڑھے یعنی یوں کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف نظر کرے اور کہے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Marfat.com

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ٥

مسواک کا بیان

مسواک کی فضیلت وضو میں ایک سنت مسواک کرنا بھی ہے یہ سنت مؤکدہ ہے اس کا بہت بڑا ثواب ہے، حدیثِ پاک میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ" (موطا امام مالکؒ) یعنی "اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری امت مشقت اور تنگی میں پڑ جائے گی تو میں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا" ایک اور حدیث میں ہے: اَلسِّوَاکُ مُطَھِّرَۃٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ یعنی مسواک کرنا منھ کی صفائی اور پروردگارِ عالم کی خوشنودی کا سبب ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ بے مسواک والی نماز سے ستر درجہ افضل ہے بعض صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ وہ مسواک قلم کی طرح اپنے کان پر لگائے رکھتے تھے۔

مسواک کے فوائد علمائے کرام نے مسواک کے اہتمام میں تقریباً ستر فائدے لکھے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں (۱) منھ کو صاف کرتی ہے ــــــ (۲) فصاحت میں اضافہ کرتی ہے ــــــ (۳) اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے ــــــ (۴) شیطان کو غصہ دلاتی ہے ــــــ (۵) نیکیوں کو زیادہ کرتی ہے ــــــ (۶) مسواک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اور فرشتے محبوب رکھتے ہیں ــــــ (۷) نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے ــــــ (۸) پل صراط پر چلنا آسان ہو جائیگا ــــــ (۹) مسوڑھوں، دانتوں اور معدے کو قوت دیتی ہے اور دانتوں کو سفید کرتی ہے ــــــ (۱۰) بلغم کو قطع کرتی ہے ــــــ (۱۱) کھانے کو ہضم کرتی ہے ــــــ (۱۲) منھ میں خوشبو پیدا کرتی ہے ــــــ (۱۳) صفرا کو دور کرتی ہے ــــــ (۱۴) ریح نکلنے کو آسان کرتی ہے ــــــ (۱۵) بڑھاپا دیر میں آتا ہے ــــــ (۱۶) موت کے سوا ہر مرض کی شفا ہے ــــــ

Marfat.com

(۱۷) سر کے رگوں پٹھوں کو اور دانتوں کے درد کو سکون دیتی ہے ——— (۱۸) نگاہ کو تیز کرتی ہے ——— (۱۹) منھ کی بدبو دور کرتی ہے اور منھ کو صاف کرتی ہے وغیرہ اور ان سب باتوں کے علاوہ ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور ایک سب سے بڑا فائدہ یہ ہے جس کی ہر مسلمان کو آرزو ہوتی ہے کہ مرتے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے۔

مسواک کے مستحبات و طریقہ مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہئے جیسے پیلو کی جڑ یا نیم و کیکر و پھلاہی وغیرہ کی شاخ کی ہو، زہریلے درخت کی نہ ہو، چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو انگوٹھے سے زیادہ موٹی اور بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو، اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ اس کا کرنا دشوار ہو جائے۔ مسواک نہ بہت نرم ہو نہ سخت درمیانہ درجہ کی ہو، سیدھی ہو گرہ دار نہ ہو۔ داہنے ہاتھ میں اس طرح پکڑنا مستحب ہے کہ چھنگلیا نیچے اور انگوٹھا برابر میں اور باقی تین انگلیاں اوپر رہیں۔ مٹھی باندھ کر نہ پکڑیں تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہئے، اول اوپر کے دانتوں پر داہنی طرف سے ملتے ہوئے بائیں طرف لیجائیں اور پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں میں ملیں، اس طرح تین بار کریں اور ہر بار دھولیں، زبان اور تالو بھی صاف کریں، مسواک کو دانتوں کی چوڑائی کے رخ پھرائیں یعنی منھ کی لمبائی میں پھرائیں، دانتوں کے طول میں یعنی اوپر سے نیچے کو نہ ملیں کیونکہ اس سے مسوڑھوں کی جڑوں کے چھلنے اور خون نکلنے کا اندیشہ ہے، مسواک کو دھو کر شروع کریں اور استعمال کے بعد دھو کر دیوار وغیرہ کے ساتھ اس طرح کھڑی رکھیں کہ ریشہ کی جانب اوپر ہو، یوں ہی لٹا کر نہ رکھیں مسواک کا وقت وضو سے پہلے یا کلی کے وقت ہے، اگر لکڑی کی مسواک نہ ملے تو دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے دانتوں کو ملنا مستحب ہے یا موٹے کپڑے سے دانت صاف کرلیں کہ سب میل کچیل جاتا رہے۔

مکروہاتِ مسواک (۱) لیٹ کر مسواک کرنا (اس سے تلی بڑھتی ہے) ——— (۲) مٹھی سے پکڑنا (اس سے بواسیر ہو جاتی ہے) ——— (۳) مسواک کو چوسنا، (اس سے بینائی جاتے کا اندیشہ ہے) ——— (۴) مسواک کو زمین پر ایسے ہی یعنی لٹا کر رکھنا ———

(اس سے جنون کا اندیشہ ہے اس لئے کھڑی رکھے اور ریشہ اوپر کی جانب ہو) ——— (۵) فراغت کے بعد مسواک کا نہ دھونا ——— (٦) انار یا ریحان یا بانس یا میوہ دار یا خوشبودار درخت کی لکڑی سے کرنا ——— (۷) مسواک دانتوں کے طول میں یعنی اوپر سے نیچے کو کرنا۔

مسواک کا حکم : مسواک وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی پس جب مسواک کے ساتھ وضو کیا تو اس وضو سے جتنی نمازیں پڑھے گا ہر نماز کا ثواب مسواک کے وضو والی نماز کا ہوگا ——— مندرجہ ذیل اوقات میں مسواک کرنا مستحب ہے ——— (۱) دیر تک وضو نہ کرنے کی وجہ سے مُنھ کی بُو بدل جائے تو مسواک کرنا ——— (۲) اگر وضو کے وقت مسواک کرنا بھول جائے تو نماز کے وقت مسواک کرنا ——— (۳) وضو کے ساتھ مسواک کرنے کے باوجود ہر نماز کے وقت مسواک کرنا ——— (۴) سوکر اٹھنے کے بعد ——— (۵) دانتوں پر زردی آجانے کے وقت مسواک کرنا وغیرہ۔

اقسامِ وضو

(۱) **فرض** یہ ہر نماز[1] کے لئے ہے خواہ نماز فرض ہو یا واجب یا سنت و نفل ہو، سجدۂ[2] تلاوت کے لئے، قرآن[3] شریف کو بلا غلاف چھونے کے لئے، نمازِ[4] جنازہ کے لئے۔

(۲) **واجب** یہ کعبۂ مکرمہ کے طواف کے لئے ہے۔

(۳) **سنّت** یہ سوتے وقت کے لئے ہے بعض نے کہا کہ اگر وضو نہ کرے تو تیمم کرکے سو جائے۔

(۴) **مستحب** یہ مواقع بکثرت ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں: ہر[1] وقت باوضو رہنے کے لئے، نماز[2] کے باہر قہقہہ کے بعد، غیبت[3] و بُرے کلام کے بعد، وضو[4] کے ہوتے ہوئے وضو کرنا، عالم[5] کی زیارت کے لئے، کھانا[6] کھانے کے لئے، غسل[7] میت کے لئے، میت[8] کو غسل دینے کے بعد، زیارتِ[9] قبور کے لئے، اذان[10] و تکبیر کہنے کے لئے، علمِ[11] دین کی تعلیم کے وقت، دین[12] کی کتابیں چھوتے وقت، اللہ[13] تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت، روضۂ[14] اطہر کی زیارت کے لئے، حیض[15] و نفاس والی عورت کو ہر نماز کے وقت،

Marfat.com

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ دو قسم کی ہیں ——— (۱) جو انسان کے جسم سے نکلیں جیسے پیشاب، پاخانہ، ریح وغیرہ ——— (۲) جو انسان پر طاری ہو جیسے بیہوشی، نیند وغیرہ

جسمِ انسانی سے نکلنے والی چیزوں کی بھی دو قسمیں ہیں ——— (۱) جو پیشاب یا پاخانے کے راستے سے نکلے ——— (۲) جو باقی جسم کے کسی مقام سے نکلے جیسے قے، خون وغیرہ، پیشاب و پاخانے کے راستے سے نکلنے والی چیزیں خواہ ناپاک ہوں جیسے پیشاب، پاخانہ، ریح، ودی، مذی، منی وغیرہ، یا پاک ہوں جیسے کیڑا، پتھری، کنکر وغیرہ، اور خواہ وہ چیز تھوڑی ہو یا بہت ہر حال میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ پاخانے کے راستے سے جو کچھ اندر داخل کرے مثلاً دوائی یا کچھ اور لکڑی انگلی وغیرہ پھر وہ واپس نکل آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ تمام اندر نہ جائے سوراخِ ذکر میں دوائی وغیرہ داخل کرنے سے اس کے واپس نکلنے پر وضو نہیں ٹوٹتا۔

ان دو راستوں کے علاوہ جسم کے باقی حصّے کے کسی مقام سے کچھ نکلنا اس کی یہ صورتیں ہیں ——— (۱) کوئی ناپاک چیز نکلے اور جسم پر بہے مثلاً خون یا کچلو ہو یا پیپ وغیرہ تو وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ تھوڑی سی بہے ——— (۲) اگر آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر ہی بہا اور باہر نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں اور اگر باہر نکل کر بہا تو وضو ٹوٹ جائے گا ——— (۳) قے میں اگر پت یا خون یا کھانا یا پانی منھ بھر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا اگر منھ بھر سے کم ہو تو نہیں ٹوٹے گا۔ منھ بھر وہ ہے جو بغیر مشقت نہ رک سکے اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا خواہ منھ بھر ہی ہو، اگر ایک متلی سے کئی بار تھوڑی تھوڑی قے ہوئی لیکن اس کا مجموعہ اسقدر ہے کہ منھ بھر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر تھوڑی تھوڑی قے ہر دفعہ پہلی متلی دور ہونے کے بعد دوبارہ نئی متلی سے ہوئی تو جمع نہ کریں گے اور وضو نہیں ٹوٹے گا، قے اگر منھ بھر کر نہ ہو تو ناپاک نہیں ہے ——— (۴) منھ یا دانتوں سے خون تھوک کے ساتھ مل کر آئے تو اگر خون غالب ہے یا برابر ہے تو وضو جاتا رہا اور کم ہے تو نہیں ٹوٹا، غلبہ میں سرخ رنگ کا اعتبار ہے پیلا ہونا مفسد نہیں ——— (۵) اگر زخم پر خون ظاہر ہوا اور اسے انگلی یا کپڑے سے

پونچھ لیا پھر ظاہر ہوا پھر پونچھ لیا کئی بار ایسا کیا اگر یہ سب دفعہ کا خون مل کر اتنا ہو جاتا ہو کہ بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں ——— (۶) بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے اس سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے پر لگ جائے تو اگر وہ اتنا ہے کہ بہنے کے لائق نہیں ہے صرف کپڑے پر دھبہ آجاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے ——— (۷) اگر آنکھ یا کان یا چھاتی یا ناف یا کسی حصۂ جسم سے درد کے ساتھ پانی باہر نکلا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، اگر بغیر درد کے نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اگر آنکھ نہ دکھتی ہو نہ اس میں کھٹک ہوتی ہو اور محض نزلہ کی وجہ سے یا یونہی پانی بہے یا آنسو نکل آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا ——— (۸) اگر جما ہوا خون مسور کے دانے کی برابر ناک صاف کرتے وقت نکلے تو وضو باقی رہا ——— (۹) چھوٹی چچڑی، مچھر، پسو اور مکھی وغیرہ کے خون چوسنے سے وضو نہیں جاتا کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا ——— (۱۰) بڑی چچڑی اور جونک اگر لہو کو چوس کر پُر ہو جائے یعنی اتنا خون پی لے کہ اگر اس خون کو جسم پر چھوڑا جائے تو بہہ نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا اگرچہ اس کے چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے کیونکہ جونک اور بڑی چچڑی اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ بدن سے نکل کر اس کے پیٹ میں نہ جاتا تو یقیناً بہہ جاتا اور اگر اتنا خون نہیں پیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

وضو توڑنے والی دوسری قسم یعنی جو انسان پر طاری ہوتی ہے اس کی یہ صورتیں ہیں ———

(۱) نیند، لیٹ کر سونا خواہ چت ہو یا پٹ یا کروٹ پر ہو یا تکیہ وغیرہ کے سہارے سے ہو یا کسی اور ایسی شکل پر ہو جس سے سُرین زمین سے جدا ہو جائیں یا صرف ایک سُرین پر سہارا دیکر سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، خواہ نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔ سہارے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سہارا ہٹا لیا جائے تو وہ گر پڑے اور سُرین زمین سے جُدا ہو جائے اور اگر بغیر سہارا لئے کھڑے کھڑے یا بغیر سہارا لگائے بیٹھ کر سو جائے یا نماز کی کسی ہیئت پر جو مردوں کے لئے مسنون ہے مثلاً سجدہ یا قعدہ میں مسنونہ ہیئت پر سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اگر دونوں سُرین پر بیٹھا ہے، گھٹنے کھڑے ہیں، ہاتھ پنڈلیوں پر لپٹے ہوئے ہیں اور سر گھٹنوں میں ہے تو اس حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ——— (ف) انبیاء علیہم السلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا خواہ کسی ہیئت پر سوئیں یہ ان کی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی

(۲) بیہوشی خواہ بیماری یا کسی اور وجہ سے ہو مثلاً غشی، جنون، مرگی اور نشہ وغیرہ سے بیہوش

Marfat.com

ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ تھوڑی دیر ہی ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے پاؤں میں لغزش آجائے ——— (۳) نماز کے اندر قہقہہ مارنا یعنی اس طرح کھلا کر ہنسنا کہ اس کے برابر والے سن لیں قہقہہ والے کی وضو اور نماز دونوں کو توڑتا ہے خواہ عمداً ہو یا سہواً، اگر نماز کے باہر قہقہہ سے ہنسے تو وضو نہیں ٹوٹتا ——— نماز میں قہقہہ سے وضو ٹوٹنے کے لئے تین شرطیں ہیں ——— اوّل جاگتے میں ہو پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن اس کی نماز ٹوٹ جائے گی اسی پر فتویٰ ہے ——— دوم وہ شخص بالغ مرد ہو یا عورت ہو پس نابالغ کے قہقہے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن اس کی نماز ٹوٹ جائے گی اسی پر فتویٰ ہے ——— سوم وہ نماز رکوع و سجدہ والی ہو، پس نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت جو نماز سے باہر کیا جائے تو ان میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا صرف نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت باطل ہو جائیں گے ——— (۴) نماز میں تبسم اور ضحک یعنی خفیف ہنسی سے وضو نہیں ٹوٹتا ضحک یعنی ایسی ہنسی جس کی آواز خود سن سکے اور پاس والے لوگ نہ سن سکیں اس سے نماز ٹوٹ جائے گی وضو نہیں ٹوٹے گا اور تبسم یعنی بغیر آواز کے مسکرانا اس سے نہ وضو ٹوٹے گا نہ نماز جائے گی ——— (۵) مباشرتِ فاحشہ یعنی عورت و مرد کی شرمگاہوں کا اس طرح ملنا کہ ننگے ہوں اور شہوت سے استادگی ہو جائے اور دونوں کی شرمگاہیں مل جائیں خواہ کچھ نکلے یا نہ نکلے وضو ٹوٹ جائے گا اور ہاتھ لگانے سے اگر مرد یا عورت کو آگے کی راہ سے پانی آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں ——— (۶) شک، اگر وضو کرتے وقت کسی عضو کے نہ دھونے کا شک پہلی دفعہ ہوا تو اس کو دھونا فرض ہے اور اگر بار بار ایسا ہوتا ہے تو اس شک کا اعتبار نہ کرے ——— (۷) اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصداً یا بلاقصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن قصداً ایسا کرنا گناہ ہے۔

وضو کے متفرق مسائل

(۱) اگر وضو کی نیت نہ کی مثلاً کوئی شخص دریا میں گر گیا یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اعضاءِ وضو پر پانی بہہ گیا تو وضو ہو جائے گا یعنی اس سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کی نیت نہ کرنے کی وجہ سے وضو کا ثواب نہیں ملے گا ——— (۲) جب وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو یہ نیت کرے کہ وضو پر وضو کرنے کی فضیلت و ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں ——— (۳) دھونے کی حد یعنی جسے دھونا کہہ سکیں

یہ ہے کہ پانی عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں، یہ دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے۔ پس اگر ہاتھ بھگو کر منھ پر پھیر لیا یا اسقدر تھوڑا پانی منھ وغیرہ پر ڈالا کہ وہ منھ وغیرہ پر ہی رہ گیا ٹپکا نہیں تو اس کا وضو صحیح نہیں ہوگا ——— (۴) جن اعضا کا دھونا وضو میں فرض ہے اُن کا ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور اس سے زیادہ یعنی مزید دو دفعہ دھونا سنت ہے تاکہ یہ مل کر تین دفعہ ہو جائے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز و مکروہ ہے ——— (۵) جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان میں سے ایک بال بھر بھی خشک رہ جائے تو وضو درست نہ ہوگا ——— (۶) اگر کسی شخص کے ہاتھ یا پیر میں چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا بھی فرض ہے، اور اسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور وہ اس مقام کے اندر ہو جس کا دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا بھی فرض ہو جاتا ہے ——— (۷) اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑ گئیں اور سوکھا ہاتھ پھیر لیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح ادا ہو گیا ——— (۸) وضو میں آنکھوں، ناک اور منھ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں ہے ——— (۹) اگر وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخن کتروائے تو سر کا دوبارہ مسح کرنا یا ناخنوں کو دھونا ضروری نہیں ہے ——— (۱۰) اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی کے نیچے سے کٹا ہوا ہو تو اس باقی ہاتھ اور کہنی کا دھونا فرض ہے اور اگر صرف کہنی باقی ہو تو اس کا دھونا بھی فرض ہے۔

غسل کا بیان

فرائضِ غسل

غسل میں تین فرض ہیں ——— (۱) کُلّی کرنا ——— (۲) ناک میں پانی ڈالنا ——— (۳) سارے بدن کا ایک بار دھونا ——— کلی و ناک میں پانی ڈالنے کی حد وضو میں بیان ہو چکی، اگر دانتوں میں یا ان کے خلا میں کھانا وغیرہ کچھ باقی رہا یا اس کے ناک میں تر رینٹھ ہے اور اس کی جگہ یقیناً پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا۔ اگر عورت کے سر کے بال گُندھے ہوئے ہوں اور بغیر کھولے پانی نہیں پہنچ سکتا تو کھول کر پانی پہنچانا فرض ہے، پہنے ہوئے زیورات کو حرکت دینا واجب ہے جبکہ تنگ ہوں، ناف کے سوراخ میں پانی پہنچانا واجب ہے۔

(فائدہ) وضو کی طرح غسل میں بھی کوئی فعل واجب نہیں ہے یعنی وہ واجب جو

فرض سے کم درجہ کا ہو اور یہ واجب کی اضعف وادنی قسم ہے، اس کے ادا نہ ہونے سے وضو و غسل کا جواز فوت نہیں ہوتا۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ غسل میں صرف ایک فرض ہے اور وہ سارے بدن کا ایک بار دھونا ہے اور باقی امور جن کو ہم نے فرائضِ غسل میں بیان کیا ہے یعنی کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا وغیرہ کو انھوں نے واجبات میں شمار کیا ہے تو یہ وہ واجبات ہیں جو عمل میں فرض کے ہم معنی ہیں یعنی فرضِ عملی ہیں کیونکہ ان میں سے کسی فعل کے ادا نہ ہونے سے غسل صحیح و جائز نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ عامۂ کتب میں ان کو فرائضِ غسل میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ وضو اور غسل میں کوئی واجب نہیں ہے۔

غسل کی سُنّتیں

(۱) غسل کرنے یا ناپاکی دور کرنے یا پاکی حاصل ہونے یا نماز جائز ہو جانے کی نیت دل سے کرنا اور زبان سے کہہ لینا بھی بہتر ہے ——— (۲) کپڑے اُتارنے سے پہلے بسم اللہ الخ پڑھنا ——— (۳) دونوں ہاتھ کلائی تک تین بار دھونا ——— (۴) استنجا کرنا یعنی پیشاب و پاخانہ کے مقام کو دھونا ——— (۵) اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو اس کو دھونا ——— (۶) نماز کی طرح وضو کرنا، اس میں مسواک کرنا اور ہاتھوں پیروں اور داڑھی کا خلال کرنا، اگر غسل سے پہلے وضو نہیں کیا تو غسل کے اندر وضو بھی ادا ہو گیا پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے ——— (۷) سارا جسم تین بار دھونا ——— (۸) ترتیب، یعنی جس ترتیب سے اوپر بیان ہوا اُسی ترتیب سے ادا کرنا پس پہلے ہاتھ دھونا پھر استنجا کرنا پھر بدن کی نجاست دور کرنا پھر وضو کرنا پھر سارا بدن دھونا۔

غسل کے مستحبات و آداب

(۱) زبان سے بھی نیت کہہ لینا مستحسن و بہتر ہے ——— (۲) پانی کے استعمال میں بے جا کمی یا زیادتی نہ کرنا ——— (۳) ننگا ہونے کی حالت میں قبلہ کی طرف منھ نہ کرنا ——— (۴) بلا ضرورت کسی سے بات نہ کرنا ——— (۵) ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے یا تہبند وغیرہ باندھ کر نہانا ——— (۶) تمام بدن کو ملنا، بعض نے اس کو سنن میں شمار کیا ہے اور وضو میں اعضا کے ملنے کا سنت ہونا اس کی تائید کرتا ہے ——— (۷) تواتر یعنی پے درپے اس طرح دھونا کہ معتدل موسم میں ایک حصہ خشک ہونے سے پہلے دوسرا حصہ دھو ڈالے ——— (۸) تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا یعنی ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے اور مزید دو مرتبہ بہانا سنت ہے، یہ مل کر تین مرتبہ ہوا۔ بدن پر پانی ڈالنے کا

Marfat.com

طریقہ یہ ہے کہ پہلے سر کو دھولے پھر گیلے ہاتھ سے تمام بدن کو ملے تاکہ اب جو پانی ڈالا جائے وہ اچھی طرح تمام بدن پر پہنچ جائے اور کوئی جگہ خشک نہ رہے، پھر تمام بدن پر پانی اس ترتیب سے ڈالے کہ پہلے دائیں کندھے پر تین بار پھر بائیں کندھے پر تین بار اور پھر سر اور تمام بدن پر تین بار ڈالے، یہ مشہور طریقہ ہے اور بعض نے کہا کہ سر سے شروع کرے یعنی پہلے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر تین تین مرتبہ پانی ڈالے یہی اصح ہے اور یہی ظاہر الروایت اور احادیث کے موافق ہے اور بعض نے کہا کہ پہلے دائیں کندھے پر پھر سر پر پھر بائیں کندھے پر ڈالے یعنی سر پر پانی ڈالنا دوسرے نمبر پر ہو ——— (۹) غسل کے بعد کسی پاک صاف کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے ——— (۱۰) نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لے ——— (۱۱) جو چیزیں وضو میں سنت و مستحب ہیں وہ غسل میں بھی سنت و مستحب ہیں سوائے قبلہ رُو ہونے کے جبکہ ننگا نہاتا ہو اور اگر کپڑا باندھ کر نہائے تو قبلہ رو ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں اور سوائے دعائیں پڑھنے اور غسل کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پینے کے کہ یہ امور مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہیں اور سوائے ترتیب کے کہ غسل کی اپنی ترتیب ہے جو وضو سے مختلف ہے۔

غسل کے مکروہات

غسل کے مکروہات وضو کے مکروہات کی طرح ہیں، ان کے علاوہ کچھ مکروہات یہ ہیں ——— (۱) ننگا نہانے والے کو قبلہ رو ہونا ——— (۲) بلا عذر غیر محرم کے سامنے نہانا ——— (۳) دعاؤں کا پڑھنا ——— (۴) ستر کھلے ہوئے بلا ضرورت کلام کرنا ——— (۵) پانی زیادہ بہانا ——— (۶) اور سنت کے خلاف غسل کرنا وغیرہ

غسل فرض ہونے کے اسباب

جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے تین ہیں ——— (۱) جنابت (۲) حیض ——— (۳) نفاس ——— حیض و نفاس کی تفصیل آگے الگ بیان میں درج ہے، اور جنابت کی تفصیل یہ ہے:-

جنابت کے دو سبب ہیں پہلا سبب منی کا شہوت سے کود کر بغیر دخول کے نکلنا خواہ چھونے سے ہو یا دیکھنے سے یا کسی خیال و تصور سے یا احتلام سے یا جلق سے (یعنی ہاتھ سے حرکت دے کر) نکلے سوتے میں ہو یا جاگتے میں، حالتِ ہوش میں ہو یا بیہوشی میں مَرد سے نکلے یا عورت سے، ان سب صورتوں میں اس پر غسل فرض ہو جائے گا، اگر کوئی مرد یا عورت سو کر اُٹھے اور جسم یا کپڑے پر تری دیکھے تو اگر اس کو احتلام یاد ہو تو غسل فرض ہو گا اور اگر احتلام یاد نہ ہو لیکن منی کا یقین ہو تو بھی غسل فرض ہے

اور مذی کا یقین ہو تو فرض نہیں، اگر مرد یا عورت سو کر اٹھے اور احتلام اور لذت یاد ہے لیکن تری نہ پائے تو غسل فرض نہ ہوگا۔ رات کو خاوند و بیوی کسی بچھونے پر سوئے تھے اور اس بچھونے پر منی پائی جائے اور دونوں میں کسی کو احتلام یاد نہ ہو اور دونوں اپنی اپنی منی ہونے سے انکار کریں اور مرد یا عورت کی منی کی تمیز کی علامت بھی نہیں پائی جاتی، تو دونوں پر غسل واجب ہوگا، اگر مرد کی منی کی علامت ہے تو صرف مرد پر غسل واجب ہوگا اور اگر عورت کی منی کی علامت ہے تو عورت پر واجب ہوگا اور اگر احتلام یاد ہے تو اسی پر غسل واجب ہے جس کو یاد ہے دوسرے پر واجب نہیں، اور اگر منی خشک ہے اور اس بستر پر پہلے کوئی دوسرا سویا تھا اور ان میں سے کسی کو احتلام یاد نہیں تو دونوں پر غسل واجب نہیں، مرد کی منی کی علامات یہ ہیں سختی[1] (گاڑھا ہونا) سفیدی[2]، لمبائی[3]۔ عورت کی منی کی علامات یہ ہیں نرمی[1] (پتلا ہونا) زردی[2]، گولائی[3]۔

جنابت کا دوسرا سبب، دخول ہے یعنی زندہ عورت کے پیشاب کے مقام یا زندہ مرد یا عورت کے پاخانہ کے مقام میں سرِ ذکر (حشفہ) کے داخل ہو جانے سے خواہ انزال ہو یا نہ ہو، فاعل اور مفعول دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے جبکہ دونوں مکلّف ہوں یا اُن میں سے جو مکلّف ہو اس پر غسل فرض ہوگا اگر کسی کا حشفہ کٹا ہوا ہو تو بقدرِ حشفہ آلت داخل ہو جانے سے غسل فرض ہو جائے گا

اقسامِ غسل غسل کی چار قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب۔

فرض غسل چھ ہیں ——— (۱) شہوت کے ساتھ منی نکلنے پر خواہ سوتے میں ہو یا جاگتے میں، خواہ بیہوشی میں ہو یا ہوش میں اور خواہ جماع سے ہو یا بغیر جماع کے کسی خیال و تصور وغیرہ سے ہو ——— (۲) زندہ عورت کے پیشاب کے مقام میں یا زندہ مرد و عورت کے پاخانہ کے مقام میں کسی باشہوت مرد کے حشفہ کے داخل ہونے پر خواہ انزال ہو یا نہ ہو (یہ دونوں قسم کا غسل غسلِ جنابت کہلاتا ہے ——— (۳) حیض سے پاک ہونے پر ——— (۴) نفاس سے پاک ہونے پر ——— (۵) میت کا غسل اور یہ زندوں پر واجب علی الکفایہ ہے ——— (۶) سارے بدن پر نجاست لگنے یا بدن کے بعض حصہ پر نجاست لگنے سے جبکہ نجاست کا مکان معلوم نہ ہو۔

واجب غسل تین ہیں ——— (۱) جب کوئی جنبی کافر مسلمان ہو، یعنی کافر مرد ہو

یا عورت جبکہ جنابت کا غسل اس پر باقی ہو اور وہ مسلمان ہو جائے یا عورت پر حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد کا غسل باقی ہو اور وہ مسلمان ہو جائے ـــــــ (۲) نابالغہ لڑکی پندرہ سال کی عمر سے پہلے حیض کے ساتھ بالغ ہوئی ہو تو حیض سے پاک ہونے پر احتیاطاً اس پر غسل واجب ہوگا اور اس کے بعد جو حیض آتے رہیں گے ان سے پاک ہونے پر غسل فرض ہوگا اور اگر پندرہ سال کی عمر کے بعد حیض شروع ہوا تو اس پر غسل فرض ہے ـــــــ (۳) ایسے ہی لڑکا پندرہ سال کی عمر سے پہلے احتلام کے ساتھ بالغ ہوا اور اُسے پہلا احتلام ہو تو اس پر احتیاطاً غسل واجب ہے اور اس کے بعد جو احتلام ہوگا اس سے غسل فرض ہو جائے گا اور اگر عمر کے لحاظ سے بالغ ہوا یعنی پندرہ برس کی عمر کے بعد احتلام ہوا تو اس پر غسل فرض ہے ـــــــ (فائدہ) واجب غسل سے مراد فرضِ عملی ہے اس لئے بعض نے ان سب کو فرض غسل میں شمار کیا ہے، اسی طرح میت کا غسل اور سارے بدن پر نجاست لگنے یا بعض حصہ پر لگنے اور جگہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں غسل کرنا بھی فرضِ عملی ہے اس لئے بعض نے ان دونوں کو بھی واجب میں شمار کیا ہے۔

سنتِ غسل چار ہیں ـــــــ (۱) جمعہ کے دن ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر جمعہ فرض ہے ـــــــ (۲) دونوں عیدوں کے دن طلوعِ فجر کے بعد ان لوگوں کو غسل کرنا جن پر عیدین کی نماز واجب ہے ـــــــ (۳) حج یا عمرہ کے احرام کے لئے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا ـــــــ (۴) حاجی کو عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں زوال کے بعد وقوف کے لئے غسل کرنا۔

مستحب غسل بہت ہیں اُن میں سے چند یہ ہیں ـــــــ (۱) بدن پر نجاست لگ جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ لگی ہے ـــــــ (۲) لڑکا یا لڑکی جب عمر کے لحاظ سے پندرہ برس کی عمر کو پہنچ کر بالغ ہوا اور اس وقت تک کوئی بلوغ کی علامت اس میں نہ پائی جائے ـــــــ (۳) مکہ معظمہ میں داخل ہوتے اور طوافِ زیارت کے لئے ـــــــ (۴) عرفہ کی رات یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں و نویں تاریخ کی درمیانی شب میں ـــــــ (۵) مزدلفہ میں ٹھہرنے کیلئے دسویں تاریخ کی صبح کو بعد طلوعِ فجر ـــــــ (۶) کنکریاں پھینکنے کے لئے منیٰ میں داخل ہوتے وقت اور بقیہ دو دن اور جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے ـــــــ (۷) مدینہ منورہ

ہیں داخل ہونے کے لئے ——— (۸) شب برات یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو ———
(۹) شبِ قدر کی راتوں میں جو شخص شبِ قدر کو دیکھے یعنی اس کو کشف و الہام یا علامات سے معلوم ہو جائے ——— (۱۰) سورج گرہن کی نماز کے لئے ——— (۱۱) چاند گرہن کی نماز کیلئے ——— (۱۲) نماز استسقاء کے لئے ——— (۱۳) جب مجنون و مست و بیہوش اچھا ہو جائے ——— (۱۴) پچھنے لگنے کے بعد ——— (۱۵) رفعِ خوف و دفع مصیبت کی نماز وں کے لئے ——— (۱۶) دن کی تاریکی و سخت آندھی کے وقت ——— (۱۷) آدمیوں کے مجمع میں جانے کے لئے ——— (۱۸) نیا کپڑا پہنتے وقت ——— (۱۹) میت کو غسل دینے کے وقت اور غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کے لئے ——— (۲۰) اس شخص کے لئے غسل مستحب ہے جس کے قتل کا قصد کیا جائے خواہ جبراً قتل کیا جائے یا قصاص میں یا ظلم سے ——— (۲۱) کسی گناہ سے توبہ کے لئے ——— (۲۲) جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے اور وہ جنب کی حالت میں نہ ہو تو اس کو غسل کرنا ——— (۲۳) سفر سے واپس وطن پہنچنے پر ——— (۲۴) مجالسِ خیر میں حاضر ہونے کے لئے ——— (۲۵) استحاضہ والی عورت کو جبکہ اس کا استحاضہ دور ہو جائے۔

متفرقات

(۱) جنبی کو نماز کے وقت تک غسل میں تاخیر جائز ہے اس سے وہ گنہگار نہیں ہوگا ——— (۲) جنبی بغیر غسل کے سوئے یا پھر وطی کرے تو جائز ہے البتہ وضو کر لینا بہتر ہے ——— (۳) جنبی کو وضو کرنے یا ہاتھ منھ دھوتے اور کُلّی کرنے کے بعد کھانا پینا مکروہ نہیں بغیر اس کے ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں لیکن مکروہ ہے ——— (۴) غسل کیلئے کم سے کم ایک صاع یعنی تقریباً چار سیر پانی ہونا چاہئے اور وضو کے لئے ایک مُدّ یعنی ایک سیر لیکن یہ مقدار لازمی نہیں کیونکہ انسانوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں ——— (۵) مرد اور عورت ایک برتن سے غسل کریں تو مضائقہ نہیں ——— (۶) اگر فرض غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگا لے یا بارش میں کھڑا ہو جائے یا بڑے حوض میں گر پڑے اور اس کے تمام بدن پر پانی بہہ جائے اور وہ کُلّی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو اس کا غسل ادا ہو جائے گا چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو ——— (۷) اگر بدن میں بال بھر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر

Marfat.com

تو حوض پاک ہوجائے گا، دوسری طرف سے پانی نکلتے ہی اس کی پاکی کا حکم ہوگا اگرچہ تھوڑا سا پانی نکلا ہو، حمام کا بھی یہی حکم ہے۔

راکد (بند) پانی

(۱) بند پانی جب قلیل ہو تو اس میں نجاست گرنے یا بہتے ہوئے خون والا جانور مر جانے سے وہ تمام پانی ناپاک ہوجاتا ہے اگرچہ رنگ یا مزہ یا بو نہ بدلے پس اس سے وضو یا غسل درست نہیں ہے —— (۲) بند پانی جب کثیر ہو تو وہ جاری کے حکم میں ہے پس اس میں ایک طرف نجاست پڑنے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کی کوئی صفت رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے، پس اگر وہ نجاست نظر نہ آنے والی ہے جیسے پیشاب خون وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے اور اگر نجاست نظر آنے والی ہے جیسے مُردار تو جدھر نجاست پڑی ہو اس طرف وضو نہ کرے اس کے سوا جس طرف چاہے کرے —— (۳) قلیل اور کثیر میں یہ فرق ہے کہ اگر ایک طرف کا پانی ہل کر دوسری طرف نہ جائے تو کثیر ہے ورنہ قلیل، فقہائے کرام نے عام لوگوں کی آسانی کے لئے کثیر پانی کی حد مقرر کر دی ہے کہ وہ دس گز در دس گز شرعی (۱۰×۱۰) ہو، شرعی گز ایک ہاتھ مع ایک وسطی انگلی کے ہوتا ہے یعنی چوبیس انگل کا اور آج کل کے رواجی انگریزی گز سے تقریباً نو گرہ کا ہوتا ہے پس اس رواجی گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا ہو تو پانی کثیر ہے ورنہ قلیل اور اس کی گہرائی کم از کم اتنی ہو کہ اگر چلّو سے پانی لیا جائے تو پانی اٹھنے سے زمین نظر نہ آئے، اگر وہ جگہ لمبائی میں زیادہ اور چوڑائی میں کم ہو تو اس کا رقبہ ۱۰×۱۰ گز شرعی کی برابر ہو مثلاً ۲۰×۵ گز شرعی یا ۱۵×۴ یا ۱۰۰×۱ گز شرعی ہو اور اگر گول ہو تو اس کا گھیرا اڑتالیس گز ہو اور اگر مثلث یعنی تکونا ہو تو ہر ضلع ۱/۲ ۵ گز ہونا معتبر ہے —— (۴) جس حوض میں بالکل کائی جمی ہوئی ہو اگر وہ کائی ہلانے سے ہل جائے اور پانی نظر آجائے تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں —— (۵) ناپاک حوض اگر بالکل خشک ہوگیا تو وہ پاک ہوگیا اب اگر اس میں دوبارہ پانی آجائے تو وہ پاک ہے اور اب اس کی نجاست نہ لوٹے گی —— (۶) اگر بڑے حوض کی کوئی صفت متغیر ہوجائے مثلاً پانی میں بدبو ہوجائے تو اگر اس میں نجاست کا واقع ہونا معلوم نہ ہو تو وہ پاک ہے اور اس سے وضو و غسل جائز ہے۔

کنوئیں کے احکام

کنواں ٹھہرے ہوئے پانی اور چھوٹے حوض کے حکم میں ہے، جن چیزوں کے چھوٹے حوض میں واقع ہونے سے اس حوض کا پانی ناپاک ہوجاتا ہے انہی چیزوں کے کنوئیں میں واقع ہونے سے کنوئیں کا پانی بھی ناپاک ہوجاتا ہے لیکن اگر کنوئیں کا محیط (گولائی) شرعی اڑتالیس گز ہو تو بڑے حوض کے حکم میں ہے مگر ایسا کنواں شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ چھوٹے کنوئیں کا پانی پاک ہوسکتا ہے بخلاف دوسرے قلیل پانی (چھوٹے حوض وغیرہ) کے کہ وہ پاک نہیں ہوتا جب تک جاری یا کثیر نہ ہوجائے۔ کنوئیں میں گرنے والی چیزیں تین قسم پر ہیں ——— (۱) جن سے کنوئیں کا تمام پانی ناپاک ہوجاتا ہے ——— (۲) جن سے سارا پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ تھوڑا پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہوجاتا ہے ——— (۳) جن سے کنواں بالکل ناپاک نہیں ہوتا۔

جن چیزوں کے گرنے سے کنوئیں کا تمام پانی ناپاک ہوجاتا ہے

(۱) اگر کنوئیں میں نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ گرجائے تو تمام پانی ناپاک ہوجائے گا خواہ وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت، اور خواہ کسی چیز کے ساتھ لگ کر گری ہو یا صرف نجاست گری ہو ہر حال میں کنوئیں کا تمام پانی ناپاک ہوجائے گا۔ (۲) جس جانور میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اور وہ خشکی کا رہنے والا ہو اگر وہ کنوئیں میں گرجائے تو اس کے تین درجے ہیں اوّل بکری اور اس کی مثل دوم بلی اور اس کی مثل سوم چوہا اور اس کی مثل، پس جو جانور بکری کے برابر یا اس سے بڑے ہوں وہ بکری کے حکم میں ہیں ایسے کسی جانور کے کنوئیں میں گر کر مرنے سے کنوئیں کا تمام پانی ناپاک ہوجاتا ہے اگرچہ وہ پھولا یا پھٹا نہ ہو، اور اگر باہر مر کر پانی میں گرے تب بھی یہی حکم ہے، جو جانور بلی کے برابر یا اس سے بڑے ہوں مگر بکری سے چھوٹے ہوں وہ بلی کے حکم میں ہیں اور جو جانور چوہے کے برابر یا اس سے بڑے ہوں مگر بلی سے چھوٹے ہوں وہ چوہے کے حکم میں ہیں، ان دونوں قسم کے جانوروں میں سے کوئی جانور کنوئیں میں گر کر مرجائے یا باہر سے گر کر مرے تو جب تک پھول یا پھٹ نہ جائے اس وقت تک کنوئیں کا تمام پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ کچھ حصہ ناپاک ہوتا ہے جس کی تفصیل آگے آتی ہے اور جب پھول جائے یا پھٹ جائے تو تمام پانی ناپاک ہوجاتا ہے، اسی طرح اس کے بال یا پاؤں یا دُم یا کوئی اور حصہ جسم جدا ہو کر کنوئیں میں گر پڑے یا

کنوئیں میں گرتے وقت کٹ جائے تو اس کے گرتے ہی تمام پانی ناپاک ہو جائے گا۔ پھولنے کی پہچان یہ ہے کہ پانی میں رہ کر اس کا جسم اصلی حجم سے بڑھ جائے اور پھٹنے کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بال گر گئے ہوں یا جسم پھٹ گیا ہو۔ باہر سے پھول کر یا پھٹ کر گرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر کنوئیں سے مرا ہوا چوہا یا کوئی اور جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کب گرا ہے تو فتویٰ اس پر ہے کہ جب دیکھا جائے اسی وقت سے کنواں ناپاک سمجھا جائے اس سے پہلے کی نماز و وضو سب درست ہے لیکن احتیاط اس میں ہے کہ اگر وہ جانور ابھی پھولا یا پھٹا نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس کنوئیں سے وضو کیا ہے وہ ایک دن رات کی نمازیں دہرائیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں ان کو پھر سے دھونا چاہئے اور اگر وہ پھول گیا یا پھٹ گیا ہے تو تین دن رات کی نمازیں دہرانا چاہئے، البتہ جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہرائیں ——————

(۳) دو بلیاں ایک بکری کے حکم میں، تین چوہے ایک بلی کے حکم میں اور چھ چوہے ایک بکری کے حکم میں ہیں ——————

(۴) بڑا سانپ یا گرگٹ یا مینڈک، بڑی چچڑی اور بڑی چھپکلی اگر خون والے ہوں تو چوہے و بلی کے حکم میں ہیں ——————

(۵) خنزیر کے گرنے سے تمام پانی ناپاک ہو جائے گا خواہ مر جائے یا زندہ نکل آئے اور خواہ اس کا منہ پانی تک پہنچے یا نہ پہنچے، اس کے علاوہ کوئی اور جانور گرے اور زندہ نکل آئے، اگر اس کے جسم پر نجاست کا ہونا معلوم ہے تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں، اور اگر نجاست تو جسم پر نہیں لیکن اس کا منہ پانی تک پہنچا تو اس کے جھوٹے کا اعتبار ہو گا اگر اس کا جھوٹا پاک ہے تو پانی پاک ہی اور اگر اس کا جھوٹا ناپاک ہے تو پانی بھی تمام ناپاک ہو جائے گا اور اگر اس کا جھوٹا مشکوک ہے تو پانی بھی مشکوک ہے اور جھوٹے مشکوک کا بھی تمام پانی نکالا جائے گا اور مکروہ ہے تو پانی بھی مکروہ ہے پس اس کے بیس ڈول نکالنا مستحب ہے اور اگر زندہ نکل آیا اور اس کا منہ پانی تک نہیں پہنچا تو جب تک ان کے پیشاب یا پاخانہ کر دینے کا یقین نہ ہو جائے کنواں ناپاک نہیں ہو گا (لیکن اکثر اس کا قوی امکان ہے اس لئے جن جانوروں کے پیشاب و پاخانہ سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے ان کے پیشاب و پاخانہ کر دینے کے گمان کی وجہ سے احتیاطاً سارا پانی نکالنا ہی مناسب ہے۔ مؤلف) ——————

(۶) مسلمان کی میت اگر غسل سے قبل کنوئیں میں گر پڑے تو کنوئیں کا تمام پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر غسل کے بعد گرے تو کنواں ناپاک نہیں ہو گا۔ کافر کی میت خواہ غسل سے قبل گرے یا غسل کے بعد، ہر حال میں تمام پانی ناپاک ہو جائے گا، اگر زندہ آدمی بوڑھا یا جوان یا بچہ مرد یا عورت کنوئیں میں

Marfat.com

گر کر مر جائے تب بھی تمام پانی ناپاک ہو جائے گا ——— (۷) ہر جاندار کا بچہ اپنے بڑے کا حکم رکھتا ہے ——— (۸) اونٹ یا بکری کی مینگنیاں اگر کنوئیں میں کثیر مقدار میں گریں تو تمام پانی ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں کثیر وہ ہیں جن کو عرف میں کثیر کہیں یا دیکھنے والا کثیر سمجھے اور صحیح یہ ہے کہ اگر ان سے کوئی ڈول خالی نہ جائے تو کثیر ہیں ورنہ قلیل، تر یا خشک سالم یا ٹوٹی ہوئی گوبر یا لید یا مینگنی سب کا ایک ہی حکم ہے ——— (۹) مرغی، بطخ اور مرغابی کی بیٹ سے تمام پانی نجس ہو جاتا ہے۔

وہ صورتیں جن سے تھوڑا پانی نکالا جاتا ہے سارا کنواں ناپاک نہیں ہوتا

(۱) اگر چوہا یا اس کی مثل چڑیا وغیرہ جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے یا مرا ہوا گرے لیکن پھولے یا پھٹے نہیں تو بیس سے تیس ڈول نکالے جائیں یعنی بیس ڈول وجوب کے طور پر اور تیس ڈول استحباب کے طور پر نکالے جائیں، دو چوہوں کا بھی یہی حکم ہے بڑی چھپکلی اور بڑی چھپکلی وغیرہ جن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے چوہے کے حکم میں ہے ——— (۲) بلی یا اس کے مثل کوئی جانور مثلاً کبوتر یا بطخ وغیرہ گر کر مر جائے یا مرا ہوا گر جائے مگر پھولا یا پھٹا نہ ہو تو چالیس سے پچاس یا ساٹھ تک ڈول نکالے جائیں یعنی چالیس ڈول وجوباً اور پچاس یا ساٹھ ڈول استحباباً نکالے جائیں یہی حکم ایک بلی اور ایک چوہے کے گرنے پر ہے۔

جن صورتوں میں کنواں بالکل ناپاک نہیں ہوتا

(۱) پاک چیز کے کنوئیں میں گر جانے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا ——— (۲) مسلمان کی لاش نہلانے کے بعد کنوئیں میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوگا بشرطیکہ جسم پر نجاست نہ ہو اور لاش پھولی یا پھٹی نہ ہو ——— (۳) شہید نہلانے سے پہلے بھی گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ جسم پر اس کے خون کے علاوہ کوئی اور نجاست نہ ہو اور اس کا خون بہنے کی مقدار تک پانی میں نہ ملے ——— (۴) زندہ آدمی کنوئیں میں گر جائے اور پھر زندہ نکل آئے یا ڈول وغیرہ نکالنے کے لئے کنوئیں میں غوطہ لگائے تو اگر اس کے کپڑے اور جسم پر نجاست ہونے کا یقین یا گمان غالب نہ ہو اور پانی سے استنجا کئے ہوئے ہو تو خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان مرد ہو یا عورت جنبی ہو یا غیر جنبی کنواں پاک ہے اگر شک ہو کہ کپڑا پاک ہے یا ناپاک تب بھی کنواں پاک ہے لیکن دل کی تسلی کے لئے بیس یا تیس ڈول نکال دینا مستحب ہے، اور اگر اس کے بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو

تو کنوئیں کا تمام پانی ناپاک ہو جائے گا، کافروں کا جسم اور کپڑا عموماً ناپاک ہی رہتا ہے اور نجاستِ حکمی سے کافر بالعموم پاک نہیں ہوتا تو اگر وہ کنوئیں میں اترنے سے پہلے نہالے اور پاک کپڑا باندھ کر کنوئیں میں اترے تو کنواں پاک ہے اگر وہ نہ نہائے اور اپنے انہی مستعمل کپڑوں سمیت کنوئیں میں اُترے یا گر جائے تو تمام پانی ناپاک ہونے کا حکم دیا جائے (اور یہی حکم غیر محتاط بے نمازی مسلمان کے لئے بھی ہونا چاہئے مؤلف)

——— (۵) خنزیر کے سوا سب جانوروں کی خشک ہڈی بال یا ناخن گر جانے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا لیکن اگر اس میں گوشت یا چکنائی لگی ہوئی ہو تو کل پانی ناپاک ہو جائے گا آدمی کا گوشت یا کھال ناخن کی مقدار سے کم گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا، ناخن کی برابر یا اس سے زیادہ گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا ——— (۶) خنزیر کے علاوہ کسی اور جانور کے پانی میں گر کر زندہ نکل آنے سے کنواں پاک ہے بشرطیکہ اس کا جسم پاک ہو اور منھ پانی تک نہ پہنچے لیکن عموماً جانوروں کا جسم ناپاک رہتا ہے اور منھ کا لعاب پانی میں لگنے کا قوی امکان ہے نیز خوف و دہشت کی وجہ سے پیشاب یا پاخانہ کر دینے کا بھی قوی امکان ہے اس لئے سارے پانی کے ناپاک ہونے کا حکم دینا چاہئے۔ اگر منھ پانی تک پہنچے تو اُن کے جھوٹے کا اعتبار ہوگا ———

(۷) طاہر و مطہر مکروہ پانی یا مستعمل پانی کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا ———

(۸) مرغی، بطخ و مرغابی کے علاوہ کسی پرندے کا پیشاب یا بیٹ کنوئیں میں گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا ——— (۹) اونٹ یا بکری وغیرہ کی مینگنی تر ہو یا خشک سالم ہو یا ٹوٹی ہوئی، گوبر ہو یا لید تھوڑی مقدار میں کنوئیں میں گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا اور تھوڑی مقدار یہ ہے کہ ہر دفعہ ڈول نکالنے میں گوبر مینگنی وغیرہ ساتھ نہ آئے یہی صحیح ہے ———

(۱۰) اگر زندہ چوہا وغیرہ کنوئیں میں سے نکلے تو بیس ڈول نکالنا افضل ہے اگر بلی اور آزاد مرغی وغیرہ زندہ نکلے تو تیس تا چالیس ڈول نکالنا مستحب ہے۔ بکری وغیرہ گرے تو بیس ڈول نکالے یہ سب اطمینانِ قلب کے لئے ہے وجوب کے لئے نہیں پس اگر کچھ نہ نکالے تب بھی وضو جائز ہے مستحب ڈول بیس سے کم نہ نکالے یہی افضل ہے ——— (۱۱) جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہ ہو جیسے مکھی مچھر وغیرہ ان کے پانی میں گر کر مر جانے یا مرا ہوا گر جانے یا پھول یا پھٹ جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے وضو اور غسل درست ہے لیکن اس کا پینا یا کھانے میں استعمال کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔

Marfat.com

کنوئیں کے پاک کرنے کا طریقہ

(۱) کنوئیں کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس چیز کو نکالنا چاہیئے جس کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے پھر شریعت کے حکم کے مطابق اس کا پانی نکالنا چاہیئے جب تک وہ چیز نہ نکالی جائے کنواں پاک نہ ہوگا خواہ کتنا ہی پانی کیوں نہ نکالا جائے لیکن اگر وہ نجاست ایسی ہے جو باوجود کوشش کے نکل نہیں سکتی تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اس چیز کی ناپاکی اپنی اصلی ہو خارجی نجاست سے ناپاک نہ ہوئی ہو جیسے مردہ جانور یا اس کا گوشت یا وہ جانور جو کنوئیں میں گر کر مر گیا اس صورت میں کنوئیں کو اتنی مدت تک چھوڑ دینا چاہیئے جس میں یہ یقین ہو جائے کہ وہ ناپاک چیز گل سڑ کر مٹی ہو گئی ہوگی بعض نے اس کی مقدار چھ مہینے لکھی ہے پھر اس کے بعد اس کا بقدر واجب پانی نکال دیا جائے تو کنواں پاک ہو جائیگا دوسری صورت یہ ہے کہ وہ ناپاک چیز خود اپنی اصل سے ناپاک نہ ہو بلکہ خارجی نجاست لگنے سے ناپاک ہو گئی ہو جیسے ناپاک کپڑا لکڑی جوتی گیند وغیرہ، اس صورت میں اس چیز کا نکالنا معاف ہے بقدر واجب پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائیگا اور کنوئیں کے پاک ہوتے ہی وہ چیز بھی پاک ہو جائے گی ـــــ

(۲) جن صورتوں میں کنوئیں کا تمام پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور اس کا پانی ٹوٹ سکتا ہے تو اس کنوئیں کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل پانی نکال دیا جائے پس جب پانی اس قدر نکل جائے کہ پانی ٹوٹ جائے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے تو کنوئیں کے اندر کے کنکر دیوار وغیرہ نیز ڈول رسی چرخی اور کھینچنے والے کے ہاتھ پیر سب پاک ہو جائیں گے اب ان کو الگ دھونے کی ضرورت نہیں ـــــ (۳) اگر کنواں چشمہ دار ہو یعنی ایسا ہو کہ جس کا تمام پانی نہ نکل سکے بلکہ ساتھ ساتھ نیا پانی آتا رہے تو اس کے پاک کرنے کے فقہا نے مختلف طریقے لکھے ہیں ان میں سب سے بہتر اور موزوں طریقہ یہ ہے کہ کنوئیں میں رسی ڈال کر ناپ لیا جائے کہ کتنے ہاتھ پانی ہے پھر کچھ ڈول نکال کر رسی سے ناپ لیا جائے کہ کتنے ہاتھ پانی کم ہو گیا اور حساب کر لیا جائے کہ باقی پانی کے لئے کتنے ڈول اور نکالے جائیں مثلاً رسی ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دس ہاتھ پانی ہے، سو ڈول نکالنے کے بعد پھر رسی ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ہاتھ پانی کم ہو گیا لہٰذا اب نو سو ۹۰۰ ڈول اور نکال دیئے جائیں تو کنوئیں کا کل پانی نکل جائے گا اور کنواں وغیرہ پاک ہو جائیگا ـــــ

(۴) جن صورتوں میں پانی کی ایک خاص مقدار نکالنی پڑتی ہے اس قدر پانی خواہ ایک دم سے نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ میں وقفہ دیکر نکالیں ہر طرح پاک ہو جائے گا ـــــ

Marfat.com

(۵) جس صورت میں کنوئیں کا سارا پانی نکالنا واجب ہو اور پانی ٹوٹ سکتا ہو پانی لگاتار نکالا جائے اس میں وقفہ نہ دیا جائے یہانتک کہ پانی ٹوٹ جائے اور آدھا ڈول بھرنے سے رہ جائے تب کنواں پاک ہوگا اور اگر وقفہ دے کر مثلاً کچھ دیر صبح کو اور کچھ دیر دوپہر کو اور کچھ دیر شام کو نکالا تو خواہ کتنا ہی پانی نکالا جائے کنواں پاک نہیں ہوگا، اس کے علاوہ باقی سب صورتوں میں یعنی جن صورتوں میں تعداد مقرر ہے یا چشمہ وار ہونے کی وجہ سے پیمائش وغیرہ کے ذریعہ مقرر کرلی گئی ہے لگاتار نکالنا ضروری نہیں بلکہ متفرق وقتوں میں وہ مقدار پوری کر سکتے ہیں جیسا کہ ۴ میں بیان ہوا ————

(۶) اگر کنوئیں میں پانی اس مقدار سے کم ہو جس قدر ڈول نکالنے واجب ہیں تو جسقدر موجود ہے اسی قدر نکالنا کافی ہے ———— (۷) جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے نکالنا چاہیئے اور اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو تو جن صورتوں میں ڈول نکالنے کی تعداد مقرر ہے، درمیانی ڈول کا اعتبار ہے، درمیانی ڈول وہ ہے جس میں انگریزی اسی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی آتا ہو، پس اس کا حساب کر کے جسقدر ڈول نہیں نکالے جائیں مثلاً اگر بڑے ڈول میں چار ڈول کے برابر پانی سماتا ہو تو اس کو چار ڈول سمجھنا چاہیئے۔ ڈول بھرا ہوا نکلنا ضروری نہیں اگر کچھ پانی چھلک گیا یا ٹپک گیا مگر آدھے سے زیادہ ہے تو پورا ڈول ہی شمار کیا جائے گا ———— (۸) ناپاک کنواں اگر بالکل خشک ہو جائے اور تہ میں تری نہ رہے تب بھی پاک ہو جائے گا اس کے بعد اگر کنوئیں میں دوبارہ پانی نکل آئے تو اب پہلی ناپاکی کی وجہ سے کنواں دوبارہ ناپاک نہیں ہوگا اور اگر اس کی تہ پوری طرح خشک نہیں ہوئی تو اب دوبارہ پانی آنے سے پھر ناپاک ہو جائے گا۔

مقید پانی

(۱) مطلق پانی یعنی جس پانی سے وضو و غسل جائز ہے اس کا بیان گذر چکا ہے اب مقید اور دیگر پانیوں کی تفصیل بیان کی جاتی ہے جن سے وضو اور غسل جائز نہیں ———— (۱) جو پانی درخت یا پھل یا سبزی وغیرہ کو نچوڑ کر نکالا جائے یا خود ٹپک کر نکلے جیسے خربوزہ، کھیرا، ککڑی، تربوز اور گلاب وغیرہ کا پانی ———— (۲) ہر قسم کا شربت مثلاً شربتِ صندل، سونف کا ستی وغیرہ ———— (۳) ہر قسم کی دوائی وغیرہ کا کھینچا ہوا عرق، ———— (۴) سرکہ ———— (۵) نمک جو پگھل کر پانی بن جائے ———— (۵) صابن

Marfat.com

یا اشنان (سجی) کا پانی جبکہ اس کا پتلا پن جاتا رہے اور گاڑھا ہو جائے ــــــ (۶) زعفران اور کُسم کا پانی جبکہ سرخی غالب ہو اور گاڑھا ہو جائے ــــــ (۷) مازو یا پھٹکری پانی میں اسقدر ملی ہوئی ہو کہ اس سے لکھنے سے نقش ظاہر ہوں ــــــ (۸) مٹی وغیرہ ملا ہوا پانی جبکہ اسقدر ہو کہ گاڑھا ہو کر کیچڑ بن جائے ــــــ (۹) جس پانی میں گیہوں یا چنے یا باقلا وغیرہ اُبالے جائیں اور اس میں اُن کی بُو آجائے ــــــ (۱۰) شوربہ ــــــ (۱۱) سرکہ یا دودھ یا زعفران وغیرہ جس کا رنگ یا ذائقہ پانی کے مخالف ہے پانی میں ملایا جائے اور اب اس کا نام پانی نہ رہے، اگر وہ چیز رنگ دار ہو جیسے دودھ وغیرہ تو غلبہ کا اعتبار رنگ سے کیا جائے گا اور اگر رنگ میں مخالف نہیں اور ذائقہ میں مخالف ہے جیسے سرکہ وغیرہ تو ذائقہ کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر رنگ و ذائقہ دونوں میں مخالف نہیں جیسے گلاب وغیرہ تو مقدار کی زیادتی کا اعتبار ہوگا اور اگر مقدار میں دونوں برابر ہوں گے تو احتیاطاً پانی مغلوب سمجھا جائے گا اور وضو جائز نہیں ہوگا۔

(۲) مستعمل پانی

(۱) مستعمل پانی خود پاک ہے اگر کسی پاک چیز کو لگ جائے تو اس کو ناپاک نہیں کرتا اسی پر فتویٰ ہے ــــــ (۲) مستعمل پانی پاک کرنے والا نہیں اور اس سے وضو یا غسل وغیرہ جائز نہیں ــــــ (۳) جس پانی سے وضو یا غسل کیا جائے یا وہ پانی کسی عبادت کی نیت سے استعمال کیا جائے تو صحیح یہ ہے کہ جس وقت وہ عضو سے جدا ہوگا مستعمل ہو جائے گا ــــــ (۴) اگر اعضائے وضو کے سوا کسی اور عضو مثلاً ران یا پیٹ یا پہلو یا پنڈلی کو دھوئے تو واضح یہ ہے کہ پانی مستعمل نہ ہوگا اور اگر اعضائے وضو کو دھوئے گا تو مستعمل ہو جائے گا ــــــ (۵) اگر کسی شخص نے مٹی یا آٹا یا میل چھڑانے کے لئے وضو کیا یا پاک شخص نے ٹھنڈا ہونے کے لئے غسل کیا تو پانی مستعمل نہ ہوگا ــــــ (۶) اگر وضو والا آدمی کھانا کھانے کے واسطے یا کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے تو وہ دھوون کا پانی مستعمل ہو جائے گا کیونکہ قربت کی نیت سے استعمال ہوا ہے ــــــ (۷) اگر جنبی نے غسل کیا اور اس کے غسل کا کچھ مستعمل پانی اس کے برتن میں ٹپک گیا تو برتن کا پانی خراب نہیں ہوگا جب تک مستعمل پانی غالب نہ آجائے یعنی غیر مستعمل پانی کے برابر یا اس سے زیادہ نہ ہو جائے، اسی طرح اگر وضو کا کچھ مستعمل پانی وضو کے برتن میں ٹپکا تو جب تک مستعمل پانی غالب نہ آجائے پاک ہے اور جب مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل کے برابر یا

زیادہ ہو جائے تو اس سے وضو و غسل ناجائز ہے —— (۸) اگر رومال سے اپنے اعضائے وضو یا غسل پونچھے اور رومال خوب بھیگ گیا یا اس کے اعضا سے قطرے ٹپک کر کسی کپڑے پر بہت زیادہ لگ گئے تو بالاتفاق اس کے ساتھ نماز جائز ہے —— (۹) مستعمل پانی اگرچہ ظاہر مذہب میں پاک ہے لیکن اس کو پینا اور اس سے آٹا گوندھنا کراہتِ تنزیہی اور طبعی نفرت کی وجہ سے مکروہ ہے اور جن کے نزدیک مستعمل پانی نجس ہے ان کے نزدیک پینا و آٹا گوندھنا وغیرہ مکروہِ تحریمی ہے ——

(۱۰) مستعمل پانی نجاست حکمی کو پاک کرنے والا نہیں لیکن نجاستِ حقیقی کو پاک کرنے والا ہی راجح ہے —— (۱۱) مستعمل پانی میں اگر اچھا پانی اس سے زیادہ ملا لیا جائے یا اُسے جاری کر لیا جائے تو نجاستِ حکمی کے پاک کرنے میں (یعنی وضو و غسل) میں کام آسکتا ہے۔

(۳) آدمی اور جانوروں کے جھوٹے پانی کا بیان

(۱) آدمی کا جھوٹا پاک ہے خواہ وہ جنبی ہو یا حیض و نفاس والی عورت ہو اور خواہ وہ کافر ہو لیکن اگر کسی کا منھ ناپاک ہے تو اس کا جھوٹا نجس ہو جائے گا مثلاً شراب پینے والا اگر اسی وقت پانی پئے تو اس کا جھوٹا نجس ہوگا لیکن اگر کچھ دیر بعد پئے کہ اس عرصہ میں کئی بار تھوک نگل چکا ہو اور جہاں شراب لگی ہو وہ جگہ تھوک سے صاف ہو چکی ہو تو صحیح یہ ہے کہ اب اس کا منھ پاک ہو جائے گا۔ شرابی کے جھوٹے سے ہر حال میں بچنا ہی چاہیے ——

(۲) عورت کا جھوٹا اجنبی مرد کے لئے اور اجنبی مرد کا جھوٹا عورت کے لئے مکروہ ہے یہ ناپاکی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ لذت پانے کی وجہ سے ہے اس لئے اگر معلوم نہ ہو یا لذت حاصل کرنے کے لئے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں —— (۳) حلال چرندوں و پرندوں کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے بکری بیل کبوتر فاختہ وغیرہ لیکن ان میں سے جو جانور نجاست بھی کھاتا ہو مثلاً آزاد مرغی اور اونٹ و بیل وغیرہ تو ان کا جھوٹا مکروہ ہے ان کے دودھ و گوشت کا بھی یہی حکم ہے، اگر مرغی وغیرہ نے نجاست کھائی اور اسی وقت پانی پیا تو پانی نجس ہو جائے گا —— (۴) گھوڑے کا جھوٹا بالاجماع پاک ہے

(۵) جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہے خواہ پانی میں رہتے ہوں یا خشکی میں ان کا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے —— (۶) کیڑے جو گھروں میں رہتے ہوں جیسے سانپ، نیولا،

Marfat.com

چھپکلی وغیرہ دیگر جانور اور چوہا اور بلّی ان کا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے، بلّی کا جھوٹا کھانا یا پینا مالدار کے لئے مکروہ ہے کیونکہ وہ اس کی بجائے دوسرا کھانا لے سکتا ہے لیکن فقیر کے لئے جو اس کی بجائے دوسرا کھانا نہیں لے سکتا ضرورت کی وجہ سے مکروہ نہیں ہے۔ اگر بلّی نے کوئی جانور چوہا وغیرہ کھا کر فوراً پانی پیا تو اس کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر کچھ دیر ٹھہر کر پیا کہ اس عرصہ میں وہ اپنا منہ کئی دفعہ چاٹ کر صاف کر چکی ہے تو اس کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے ——

(۷) شکاری پرندوں مثلاً شکرا، باز، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے، اسی طرح ان پرندوں کا جھوٹا بھی مکروہ ہے جن کا گوشت کھایا نہیں جاتا، کوے کا جھوٹا بھی مکروہ ہے، اچھے پانی کے ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی نہ ملے تو مکروہ نہیں ——

(۸) خنزیر، کتّا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندے چوپایوں کا جھوٹا نجس ہے، کتّے کے چاٹے ہوئے برتن کو تین بار دھونا واجب ہے سات بار دھونا اور پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے بھی ملنا مستحب ہے —— (۹) خچر اور گدھے کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی وہ خود پاک ہے لیکن پاک کرنے والا ہونے میں شک ہے، مشکوک پانی کے سوا اور پاک پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے ان دونوں کو جمع کرنا واجب ہے صرف ایک کو کافی سمجھنا جائز نہیں دونوں میں چاہے جس کو پہلے کرے لیکن وضو کو مقدم کرنا افضل ہے ایسے پانی سے وضو کرنے میں احتیاطاً نیت بھی کر لے —— (۱۰) ہر جاندار کے پسینے اور لعاب میں اس کے جھوٹے کا اعتبار کیا جاتا ہے

(۴) جن صورتوں میں پانی نجس نہیں ہوتا

(۱) چمگادڑ کے پیشاب اور بیٹ سے پانی اور کپڑا نجس نہیں ہوتا —— (۲) جس جانور میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، چیونٹی و بچھو وغیرہ پانی میں مر جائے تو پانی نجس نہیں ہوگا۔ (۳) جو جانور پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں ان کے پانی میں مرنے سے بھی پانی ناپاک نہیں ہوتا جیسے مچھلی، مینڈک اور کیکڑا، اس میں فرق نہیں کہ وہ پانی میں مرے یا باہر مرے پھر پانی میں ڈال دیں، اگر پھول یا پھٹ جائے تب بھی یہی حکم ہے مگر وہ پانی پینا مکروہ ہے —— (۴) جو جانور پیدائشی پانی کے نہ ہوں مگر پانی میں رہتے ہوں جیسے بطخ، مرغابی وغیرہ ان کے پانی میں مرنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے —— (۵) خنزیر کے سوا ہر مردار کے بال، ہڈی، پٹھا، کھر (سم)، چرا ہوا چمڑا، سینگ

ریشم، اُون، پَر، دانت، چونچ، ناخن پاک ہیں جبکہ اُن پر چکنائی نہ لگی ہو ورنہ چکنائی کی وجہ سے ناپاک ہوں گے، آدمی کے بال اور ہڈی کا بھی یہی حکم ہے جبکہ بال منڈے ہوئے یا کٹے ہوئے ہوں اور اگر اُکھڑے ہوئے ہوں تو نجس ہوں گے ——— (۶) اصح یہ ہے کہ مشک نافہ ہر حالت میں پاک ہے اور ذبح کئے ہوئے جانور کا مشک نافہ بالاتفاق پاک و حلال ہے ——— (۷) خنزیر کے تمام اجزا نجس ہیں ——— (۸) جس پرندہ کا گوشت حرام ہے اس کی بیٹ کنوئیں میں گرے تو دفع حرج کے سبب پاک ہے۔

(۵) متفرقات

(۱) وہ کوزے جو گھر میں زمین پر اس لئے رکھ دیتے ہیں کہ ان سے مٹکوں میں سے پانی نکالیں تو ان سے پانی پینا اور وضو کرنا جائز ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ ان پر نجاست لگی ہے ——— (۲) ایسے حوض سے وضو اور غسل جائز ہے جس کے متعلق یہ گمان ہو کہ اس میں نجاست پڑی ہوگی مگر یقین نہ ہو اور اس پر یہ واجب نہیں کہ اس کا حال پوچھے اور جب تک اس میں نجاست ہونے کا یقین نہ ہوجائے اس سے وضو کرنا ترک نہ کرے ——— (۳) اگر جنگل میں تھوڑا پانی ملا تو جب تک اس کی نجاست کا یقین نہ ہو اس میں سے پانی لیکر وضو کرنا جائز ہے صرف اس وہم پر وضو نہ چھوڑے کہ شاید یہ نجس ہو اُس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں ہے، اور اگر اس کا ہاتھ نجس ہو اور اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے اس میں سے پانی نکال سکے تو پاک رومال وغیرہ پانی میں ڈالکر تر کرے اور رومال سے پانی ہاتھ پر گرا کر ہاتھ کو پاک کرلے ——— (۴) اگر بچے اور بڑے آدمی جاہل و کافر وغیرہ ڈول اور رسی پر ہاتھ لگاتے ہوں تو جب تک نجاست کا یقین نہ ہو ڈول اور رسّی پاک ہے، اگر کوئی کافر یا کوئی بچہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈالدے تو پانی نجس نہیں ہوتا لیکن اگر معلوم ہوجائے کہ اس کے ہاتھ میں نجاست لگی ہوئی تھی تو ناپاک ہوجائیگا لیکن چھوٹے بچوں کے ہاتھ کا اعتبار نہیں اسلئے جب تک کوئی اور پانی نہ ملے اس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے اگر کرلے گا تو جائز ہے ——— (۵) جب پانی نجاست کے پڑنے سے نجس ہوجائے اگر اس کے تینوں اوصاف یعنی رنگ و بُو و مزہ بدل جائیں تو اس کو کسی طرح کام میں لائے نہ جانوروں کو پلانا اور مٹی میں ڈال کر گارا بنانا بھی جائز نہیں اور وہ پیشاب کی طرح نجس ہوگا اور اگر تینوں اوصاف نہیں بدلے تو اس میں سے جانوروں کو پلانا اور مٹی بھگو کر گارا بنانا اور مکان میں

Marfat.com

چھڑکاؤ کرنا جائز ہے مگر وہ گارا مٹی مسجد کی دیواروں وغیرہ پر نہ لگائی جائے ———— (۶) جاری یا بند پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے ———— (۷) اگر پانی دھوپ سے گرم ہو جائے تو اس سے وضو کرنا جائز ہے لیکن بہتر نہیں بلکہ مکروہ ہے اور اس سے برص (سفید داغ) ہو جانے کا ڈر ہے ———— (۸) کسی کنوئیں وغیرہ میں درخت کے پتے گر پڑے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل گیا تو بھی اس سے وضو درست ہے جب تک کہ پانی اسی طرح پتلا رہے (جس کنوئیں کے پانی میں نہ نکلنے کی وجہ سے بدبو ہو جائے اس سے بھی وضو درست ہے، مؤلف) ———— (۹) اگر جاری پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو مستعمل پانی اس میں گرتا ہے وہی ہاتھ میں نہ آ جائے، دہ دردہ حوض میں جہاں مستعمل پانی گرا ہے اگر وہیں سے پھر پانی اٹھالے تو بھی جائز ہے۔

تیمم کا بیان

تعریف پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاستِ حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔ تیمم غسل اور وضو کا قائم مقام ہوتا ہے۔

تیمم واجب ہونے کی شرطیں وضو کی طرح تیمم واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں ———— (۱) عاقل ہونا ——— (۲) بالغ ہونا ——— (۳) اسلام ——— (۴) مٹی وغیرہ پر قادر ہونا ——— (۵) حدث کا پایا جانا ——— (۶ و ۷) حیض و نفاس کا موجود نہ ہونا ——— (۸) صاحبِ عذر کے لئے وقت کا تنگ ہونا۔

تیمم کا حکم جن حالتوں میں وضو فرض ہے عذر کے وقت اُن حالتوں میں تیمم بھی فرض ہے جیسے نماز کے لئے اور جن حالتوں میں وضو واجب ہے ان میں تیمم بھی واجب ہے اور جن حالتوں میں وضو مستحب ہے ان میں تیمم بھی مستحب ہے جیسے پاک آدمی کو دخولِ مسجد کے لئے۔

تیمم صحیح ہونے کی شرطیں تیمم صحیح ہونے کی شرطیں نو ہیں ———— (۱) نیت، اس کے بغیر تیمم درست نہیں ہوتا اور اس کا وقت مٹی وغیرہ پر ہاتھ مارنے کے وقت ہے، بعض کے نزدیک چہرے کا مسح کرتے وقت ہے، نیت حدث یا جنابت کو دور کرنے یا نماز جائز ہونے کی یا کسی ایسی عبادتِ مقصودہ کی کرے جو طہارت کے بغیر جائز نہ ہو، حدث اور جنابت

میں فرق کرنا یا غسل اور وضو کے لئے دو تیمم کرنا فرض نہیں بلکہ دونوں میں سے محض ایک کی نیت سے تیمم کرے تو دونوں ہو جائیں گے۔ جن عبادتوں کے لئے دونوں حدثوں سے یا حدثِ اصغر سے طہارت شرط نہیں جیسے سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا قرآن پاک کی تلاوت و اذان وغیرہ ان کے لئے وضو اور غسل کا تیمم بغیر عذر کے ہو سکتا ہے اور ان تیمموں سے وہی عبادتیں جائز ہیں دوسری جائز نہیں، پس اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کہنے یا سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں۔ پانی موجود ہونے کی صورت میں قرآن مجید چھونے کے لئے تیمم کرنا درست نہیں ہے کسی کو سکھانے کے لئے تیمم کر کے دکھایا لیکن دل میں اپنا تیمم کرنے کی نیت نہیں کی تو تیمم نہیں ہوگا، نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت کے لئے تیمم کیا تو اس سے فرض و نفل نماز جائز ہے، نماز کے لئے تیمم کیا تو قرآن مجید چھونا وغیرہ امور جائز ہیں۔ بیمار یا معذور کو کوئی دوسرا شخص تیمم کرائے تو جائز ہے اور نیت مریض پر فرض ہے تیمم کرانے والے پر فرض نہیں۔

(۲) عذر۔ اس کی چند صورتیں ہیں —— (۱) پانی نہ ملنا یعنی پانی کا ایک میل شرعی یا زیادہ دُور ہونا، پس جو شخص پانی سے ایک میل دُور ہو خواہ شہر میں ہو یا باہر اور خواہ مسافر ہو یا مقیم اور سفر کثیر ہو یا قلیل مثلاً یونہی تھوڑی دُور جانے کیلئے نکلا ہو تو اس کو تیمم کرنا جائز و درست ہے۔ پس اگر کوئی شخص آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تب بھی تیمم کر لینا درست ہے۔ پانی کا تلاش کرنا ضروری ہے جبکہ اس کو جان و مال کا خوف اور ساتھیوں کو انتظار کی مشقت نہ ہو۔ اس کو پانی تلاش کئے بغیر تیمم کرنا درست نہیں اور جب کسی کے بتانے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے اور اس کو یا اس کے ساتھیوں کو تکلیف یا حرج نہ ہوگا تو پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے لیکن اگر کوئی بتانے والا نہ ہو اور کسی اور طریقے سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا یہ پتہ چلے کہ پانی ایک میل شرعی یا اس سے زیادہ دُور ہے تو پھر پانی لانا واجب نہیں بلکہ تیمم کر لینا جائز ہے، اس میں فاصلہ کا اعتبار ہے وقت چلے جانے کے خوف کا اعتبار نہیں پس اگر آدھے میل پر پانی ہو اور وقت تنگ ہو تو وضو کر کے نماز پڑھے چاہے وقت قضا ہو جائے، شرعی میل انگریزی میل سے ایک فرلانگ اور دس گز بڑا ہوتا ہے (۲) پانی لینے میں درندے یا دشمن کا خوف ہونا، خواہ خوف اپنی جان کا ہو یا مال کا اور خواہ وہ مال اپنا ہو یا امانت کے طور پر ہو، سانپ یا آگ یا چور یا کسی اور

بلا یا موذی جانور وغیرہ کا خوف ہونا بھی عذر ہے، اسٹیشن پر پانی ہے لیکن ریل گاڑی چھوٹ جانے کا خوف ہے تو یہ بھی عذر ہے اور تیمم جائز ہے ——— (۳) پانی تھوڑا ہو اور پیاس کا خوف ہو خواہ اپنے لئے ہو یا اپنے ساتھی یا اہلِ قافلہ میں سے کسی آشنا یا اجنبی کے لئے ہو، یا اپنی سواری کے جانور کے لئے یا چوپایوں کی حفاظت کرنے والے یا شکار کرنے والے کتوں کے لئے پیاس کا خوف ہو خواہ اسی وقت ہو یا آئندہ ہو یہ سب امور عذر ہیں، اسی طرح آٹا گوندھنے کی ضرورت ہو تو تیمم جائز ہے، شوربا پکانے کی ضرورت ہو تو عذر نہیں اس پانی سے وضو کرے تیمم جائز نہیں ———

(۴) بیمار ہو جانے یا بیماری بڑھ جانے کا خوف ہو، جبکہ اپنے تجربہ یا علامات سے گمان غالب ہو جائے یا کسی تجربہ کار مسلمان حکیم کے کہنے سے معلوم ہو، اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل کرے لیکن اگر آدمی کسی ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو پھر تیمم کر لینا درست ہے، اگر کہیں اتنی سردی اور برف پڑتی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار پڑ جانے کا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی چیز بھی پاس نہیں کہ نہا کر اس سے گرم ہو جائے تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کر لینا درست ہے ——— (۵) ایسی نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو جس کا قائم مقام و بدل نہ ہو جیسے عیدین کی نماز، چاند گرہن، سورج گرہن، نمازِ جنازہ وغیرہ ———

(۶) پانی نکالنے کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے پانی قادر نہ ہو یعنی کنواں موجود ہے مگر ڈول اور رسّی نہیں ہے، اگر کپڑا لٹکا کر کچھ پانی نکالنا ممکن ہو تو اس کو نچوڑ کر وضو کرنا لازمی ہے اگرچہ پورا وضو چند مرتبہ میں ادا ہو ایسی صورت میں تیمم جائز نہیں، اگر پانی موجود ہے مگر وہ شخص اٹھ کر اسے نہیں لے سکتا اور دوسرا آدمی موجود نہیں تو وہ معذور ہے اور اس کو تیمم درست و جائز ہے۔

(۳) **مسح** مٹی یا مٹی کی جنس پر کرنا۔ پاک مٹی یا جو چیز زمین کی جنس سے ہے اس پر تیمم کرے اگرچہ اس پر گرد و غبار نہ ہو، جو چیزیں جل کر راکھ ہو جائیں جیسے لکڑی گھاس وغیرہ اور جو چیزیں پگھل کر نرم ہو جائیں جیسے سونا چاندی، لوہا کانسی تانبا وغیرہ یہ چیزیں زمین کی جنس سے نہیں ہیں پس ہر قسم کی مٹی، سرخ سیاہ سفید وغیرہ ریت، گچ، چونا، پتھر، سرمہ، ہڑتال، گیرو، ملتانی، گندھک، فیروزہ، عقیق، زمرد، زبرجد، یاقوت وغیرہ، پتھر کی قسمیں، کچی یا پختہ اینٹ اور مٹی کے کچے یا پکے برتن خواہ نئے ہوں یا ان میں پانی بھر چکے ہوں ان سب پر تیمم جائز ہے خواہ ان پر

گرد و غبار ہو یا نہ ہو لیکن مٹی کے برتن پر روغن پھرا ہوا ہو تو تیمم درست نہیں ہے اور لکڑی لوہا کان سے نکلنے کے بعد صاف کیا ہوا سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، سیسہ، رانگ، جست، گیہوں، جو، ہر قسم کا غلہ، کپڑا، راکھ، عنبر، کافور، مشک، مونگا وغیرہ ان تمام چیزوں پر تیمم جائز نہیں، لیکن اگر ان چیزوں پر مٹی کا گرد و غبار ہو تو جائز ہے پس جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اور اس پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ کر کھینچنے سے ہاتھوں پر مٹی کا نشان پڑ جائے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے پس اس پر دونوں ہاتھ مارے اور جب غبار اس کے ہاتھ پر لگ جائے اور اس کا اثر ظاہر ہو تو تیمم کرے یا اپنا کپڑا جھاڑے اور ہاتھوں کو غبار کی طرف ہوا میں اٹھائے جب غبار اس کے ہاتھوں پر پڑے تو اس سے تیمم کرے۔ ڈھیلا مٹی وغیرہ پر ایک ہی جگہ سے ایک ہی آدمی بار بار تیمم کرے یا بہت سے آدمی تیمم کریں تو جائز ہے اور وہ جگہ مستعمل نہیں ہو جاتی۔ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

(۴) **استیعاب** (پورا پورا مسح کرنا) یعنی اس طرح مسح کرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تیمم نہ ہوا۔ بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اگر اس کا مسح نہ کیا تو تیمم صحیح نہ ہوا، روغن چربی موم تنگ انگوٹھی کنگن چوڑیاں وغیرہ نکال دینا ضروری ہے تاکہ مسح پوری طرح ہو جائے۔ انگوٹھی کنگن چوڑی وغیرہ کو حرکت دینا کافی نہیں بلکہ اپنی جگہ سے ہٹا کر اس کے نیچے بھی مسح کرے، دونوں نتھنوں کے بیچ میں جو پردہ ہے اس پر بھی مسح کرے ورنہ نماز نہ ہوگی، اگر انگلیوں کے بیچ میں غبار داخل نہ ہوا تو ان کا خلال کرنا واجب ہے، کسی کی لبیں اتنی زیادہ بڑھی ہوئی ہوں کہ ہونٹ چھپ جائیں تو انھیں اٹھا کر ہونٹوں کے ظاہری حصہ کا مسح کرے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

(۵) پورے ہاتھ سے یا اکثر ہاتھ سے مسح کرے، اکثر کا مطلب یہ ہے کہ تین انگلیوں سے مسح کرے ایک یا دو انگلیوں سے مسح جائز نہیں۔

(۶) جو چیز تیمم کے منافی ہے اس کا نہ پایا جانا جیسے حیض و نفاس وغیرہ۔

(۷) اعضائے مسح پر جو چیز مسح کو روکنے والی ہے اس کو دور کرنا جیسے موم، چربی یا انگوٹھی وغیرہ کو حرکت دیکر یا اتار کر اس کے نیچے مسح کرنا۔

(۸) پانی کا طلب کرنا جبکہ گمان ہو کہ پانی قریب ہے مثلاً سبزہ نظر آتے یا پرندے گھومتے ہوں یا

Marfat.com

کسی اور علامت سے یا کسی متقی آدمی کے بتانے سے پانی کا قریب ہونا معلوم ہو تو تقریباً چار سو گز شرعی کی مقدار چاروں طرف تلاش کرے، خود تلاش کرنا لازم نہیں اگر کسی دوسرے شخص سے تلاش کرا لیا تب بھی کافی ہے اور اس کے لئے ادھر ادھر جانا واجب نہیں بلکہ اسی جگہ سے ہر طرف نظر دوڑانی واجب ہے جبکہ درخت وغیرہ دیکھنے سے مانع نہ ہوں ورنہ اونچی جگہ چڑھ کر دیکھے اور اگر وہاں سے دیکھنا بوجہ رکاوٹوں کے کافی نہ ہو تو چلنا لازمی ہے اگر وہاں قریب پانی ہونے کا گمان غالب نہ ہو اور نہ کوئی خبر دے تو وہاں تلاش کرنا واجب نہیں پس اگر شک ہو تو طلب کرنا مستحب ہے اور اگر شک بھی نہ ہو تو تلاش نہ کرنے پر مستحب کا تارک نہ ہوگا، اگر اس کے ساتھی کے پاس پانی ہے اور اس کو گمان ہے کہ اگر مانگے گا تو وہ دیدے گا تو مانگنا واجب ہے اور تیمم جائز نہ ہوگا اور اگر یہ سمجھتا ہو کہ وہ نہ دیگا تو مانگنا واجب نہیں اور تیمم جائز ہے۔ اگر پانی قیمت کے بغیر نہ ملے اور اس کے پاس رقم نہیں یا کرایہ وغیرہ راستہ کے خرچ سے فالتو رقم نہ ہو تو خریدنا واجب نہیں تیمم کر کے نماز پڑھے اگر فالتو رقم ہو اور وہ رواجی قیمت مانگتا ہو تو پانی خرید کر وضو کرے تیمم نہ کرے، اگر بہت زیادہ مثلاً رواج سے دوگنی قیمت مانگتا ہو اس سے کم نہ کرے تو تیمم کرے۔

(۹) اسلام

تیمم کے ارکان تیمم کے دو رکن ہیں ——— (۱) دو ضربیں یعنی دو دفعہ خشک و پاک مٹی یا مٹی کی جنس کی چیز پر دونوں ہاتھ مارنا یا جو اِن کے قائم مقام ہو ———

(۲) مسح کرنا یعنی ایک ضرب سے منھ (چہرے) کا مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے، ایک ہی ضرب سے منھ اور ہاتھوں پر مسح کرنا جائز نہیں، اگر ایک ہاتھ سے منھ کا مسح کیا اور دوسرے ہاتھ سے ایک ہاتھ کا مسح کیا تو منھ اور ہاتھ کا مسح جائز ہوگا اور اس کو چاہیئے کہ دوسرے ہاتھ کے لئے دوسری ضرب لگائے مگر یہ خلافِ سنت ہے۔ تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

تیمم کی سنتیں تیمم کی سات سنتیں ہیں ——— (۱) ہاتھوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کو لانا ——— (۲) پھر پیچھے کو لیجانا ——— (۳) پھر اُن کو جھاڑنا ——— (۴) انگلیوں کو کھلا رکھنا تاکہ ان کے درمیان میں غبار آجائے ——— (۵) شروع میں بسم اللہ پڑھنا ——— (۶) ترتیب کا لحاظ رکھنا ——— (۷) پے در پے تیمم کرنا، سنت سے مراد یہاں مستحب ہے، کچھ اور مستحب بھی ہیں مثلاً ہتھیلیوں کی اندرونی سطح سے

تیمم کرنا، ۲ پہلے دائیں عضو کا مسح کرنا پھر بائیں کا، ۳ مٹی سے تیمم کرنا نہ کہ اس کے ہم جنس سے، ۴ منھ کے مسح کے بعد ڈاڑھی کا خلال کرنا ۵ مسنون طریقہ سے مسح کرنا، ۶ دونوں ہاتھوں کا مٹی پر مارنا تاکہ مٹی انگلیوں کے اندر پہنچ جائے اب کل تیرہ سنتیں ہوگئیں۔

تیمم کرنے کا پورا مسنون طریقہ

تیمم کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی کے بڑے ڈھیلے پر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے اندرونی جانب سے کشادہ کر کے مار کر ملتا ہوا آگے کو لائے اور پھر پیچھے کو لیجائے پھران کو اٹھا کر اس طرح جھاڑے کہ دونوں ہتھیلیوں کو نیچے کی طرف جھکا کر دونوں انگوٹھوں کو آپس میں ٹکرادے تاکہ زائد مٹی جھڑ جائے اور جھاڑنے کے لئے دونوں ہتھیلیوں کو آپس میں نہ ملے کہ اس طرح ضرب بیکار ہو جائے گی، اگر زیادہ مٹی لگ جائے تو منھ سے پھونک دے پھر پورے دونوں ہاتھوں سے اپنے پورے منھ پر اوپر سے نیچے کو اس طرح مسح کرے کہ کوئی جگہ ایسی باقی نہ رہے جہاں ہاتھ نہ پہنچے ایک بال برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا پھر ڈاڑھی کا خلال بھی کرے پھر دوسری مرتبہ پہلے کی طرح دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور جھاڑے اور کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کے سوا بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے سوا باقی چاروں انگلیوں کے سرے پر پشت کی جانب رکھ کر کہنیوں تک کھینچ لائے اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی کچھ ہتھیلی بھی لگ جائے اور کہنیوں کا مسح بھی ہو جائے پھر باقی دونوں انگلیوں (یعنی انگشتِ شہادت اور انگوٹھا) اور ہاتھ کی باقی ہتھیلی کو دوسری جانب رکھ کر کہنی کی طرف سے کلائی تک کھینچتا ہوا لائے اور انگوٹھے کے اوپر کی جانب بھی اس کے ساتھ ہی مسح کرے ایک عضو کا مسح پورا ہونے سے پہلے اگر ہاتھ اٹھا لیا تو ضرب باطل ہو جائے گی۔ اسی طرح دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کا مسح کرے پھر انگلیوں کا خلال کرے، وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا یہی ایک طریقہ ہے، اگر انگوٹھی وغیرہ ہو تو اس کو اتار کر یا ہلا کر اس کی جگہ بھی مسح کرے۔

Marfat.com

تیمم کو توڑنے والی چیزیں

یہ دو قسم کی ہیں ——— (۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے وضو کا تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں وہ غسل کے تیمم کو توڑتی ہیں پس غسل کا تیمم صرف حدث اکبر سے ٹوٹتا ہے، وضو کو توڑنے والی چیز سے غسل کا تیمم نہیں ٹوٹتا مثلاً کسی نے وضو اور غسل دونوں کا اکٹھا تیمم کیا پھر اس سے وضو توڑنے والا فعل سرزد ہوا تو اس کا وضو کا تیمم ٹوٹ جائے گا اور غسل کا تیمم بدستور رہے گا اب اگر پانی نہ ملے تو صرف تیمم وضو کی نیت سے تیمم کرے، اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہوا اور اس نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا پھر اثنائے سفر میں ریل گاڑی میں سے اس کو پانی کا دریا یا تالاب وغیرہ نظر آیا تو اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا کیونکہ ریل گاڑی وہاں ٹھہر نہیں سکتی اور وہ چلتی ریل گاڑی سے اُتر نہیں سکتا اس لئے وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں ہوا

——— (۲) جس عذر کی وجہ سے تیمم جائز ہوا تھا جب وہ عذر دور ہو جاتا ہے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے مثلاً اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو وہ پانی پر قدرت حاصل ہو جانے کی صورت میں ٹوٹ جائے گا۔ وضو کے موافق پانی ملنے سے وضو کا تیمم ٹوٹے گا اور غسل کے موافق پانی ملنے سے غسل کا تیمم ٹوٹے گا پس اگر اتنا پانی مل جائے جس سے غسل کے فرائض ادا ہو سکیں تو غسل کا تیمم ٹوٹ جائے گا خواہ غسل کی سنتیں ادا نہ ہو سکیں، اسی طرح اگر وضو کے لئے اتنا پانی مل سکے جس سے وضو کے فرائض ادا ہو سکیں تو وضو کا تیمم ٹوٹ جائے گا خواہ وضو کی سنتیں ادا نہ ہو سکیں ۔ اور اگر مرض وغیرہ کسی اور عذر کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا، تیمم جائز ہونے کے اسباب یعنی پانی دور ہونا، خوفِ مرض، خوفِ دشمن، خوفِ پیاس اور پانی نکالنے کے سامان کا نہ ہونا علیحدہ علیحدہ ہونے کی وجہ سے ایک عذر دوسرے میں شامل نہیں ہو سکتا جب کسی شخص نے ایک عذر کی وجہ سے تیمم کیا پھر کوئی دوسرا عذر پہلی اجازت کی حالت میں لاحق ہو گیا پھر پہلا عذر جاتا رہا تو اس کی پہلی اجازت بالکل ختم ہو گئی اور اس کا تیمم بھی ختم ہو گیا اب دوسری اجازت کا تیمم دوبارہ کرے، مثلاً مسافر نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا اسی حالت میں اس کو ایسا مرض ہو گیا جس سے تیمم جائز ہوتا ہے پھر وہ شخص مقیم ہو گیا تو پہلا سبب یعنی سفر ختم ہو جانے سے وہ تیمم ختم ہو گیا، اب اس سے نماز جائز نہ ہو گی بلکہ اب مرض کی وجہ سے دوبارہ تیمم کرے یا مسافر کو تیمم کے بعد پانی مل گیا لیکن ایسا مرض لاحق ہو گیا جس سے تیمم جائز ہوتا ہے تب بھی پہلا تیمم ختم ہو گیا اب دوبارہ تیمم کرے۔

Marfat.com

تیمم کے متفرق مسائل

(۱) اگر وقت کے داخل ہونے سے پہلے تیمم کرلے تو جائز ہے ——— (۲) ایک تیمم سے جب تک وہ نہ ٹوٹے جسقدر چاہے فرض و نفل نمازیں پڑھے جائز ہے اسی طرح نماز کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے فرض نماز، نفل نماز، قرآن مجید کی تلاوت، جنازے کی نماز، سجدۂ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں ——— (۳) جب تک پانی نہ ملے یا کوئی اور عذر باقی رہے تیمم کرنا جائز ہے اگر اسی حال میں کئی سال گذر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں، عذر کی حالت میں تیمم کرنے سے وضو اور غسل کے برابر پاکی حاصل ہوجاتی ہے یہ نہ سمجھے کہ اچھی طرح پاک نہیں ہوا چاہے جبتک عذر رہے یہی حکم ہے البتہ عذر دور ہونے کے بعد ناپاکی عود کرآتی ہے ——— (۴) اگر پانی ملنے کی امید ہو تو آخر وقت تک تاخیر کرنا مستحب ہے اور اگر امید نہ ہو تو تاخیر نہ کرے اور وقتِ مستحب میں تیمم کرکے نماز پڑھ لے ——— (۵) اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کرلیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو اس کی نماز ہوگئی اب لوٹانے کی ضرورت نہیں خواہ وہ پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت گذرنے کے بعد ——— (۶) اگر کہیں سے پانی مل گیا لیکن وہ اتنا تھوڑا ہے کہ ایک ایک دفعہ منھ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھو سکتا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے ان اعضا کو ایک دفعہ دھولے اور سر کا مسح کرلے کلی وغیرہ وضو کی سنتیں چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کرلے ——— (۷) ایک ہی تیمم غسل اور وضو دونوں کے لئے کافی ہوتا ہے اگر جنبی کے پاس اتنا پانی ہو کہ اس کے کچھ اعضائے غسل یا پورے وضو کو کفایت کرتا ہے تو غسل کا تیمم کرے اور یہ تیمم غسل اور وضو دونوں کیلئے کافی ہے اس کو وضو اور بعض اعضائے غسل کے دھونے کی ضرورت نہیں پھر اگر غسل کے تیمم کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو اب وضو کے لئے تیمم نہ کرے بلکہ اس کو وضو ہی کرنا چاہئے کیونکہ اب وہ بقدرِ کفایت پانی پر قادر ہے یہی حکم اسوقت بھی ہے جبکہ پانی تو کافی ہے مگر غسل کرنا نقصان کرتا ہے اور وضو کرنا نقصان نہیں کرتا ——— (۸) جنبی کو جنازہ اور عیدین کی نماز کے لئے تیمم جائز ہے ——— (۹) اگر جنازہ حاضر ہوا اور ولی کے سوا دوسرے شخص کو وضو کرنے تک نمازِ جنازہ فوت ہوجانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے اور اگر وضو کرکے ایک تکبیر بھی مل سکے تو تیمم جائز نہیں، اور اس صورت میں ولی کے واسطے تیمم جائز نہیں (کیونکہ اس کی انتظار ضروری ہے اور اس کی اجازت سے نماز ہوگی) ——— (۱۰) عورت کو پانی کے ہوتے ہوئے سفر میں پانی لینے نہ جانا اور تیمم کرلینا درست نہیں ایسا پردہ جس میں

Marfat.com

شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جائے ناجائز و حرام ہے پس اس کو برقعہ اوڑھ کر یا سارے بدن پر چادر لپیٹ کر پانی کے لئے جانا واجب ہے البتہ لوگوں کے سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور ہاتھ منھ نہ کھولے، اگر پانی کی جگہ جانے میں اس کو اپنی جان و مال اور عزت و آبرو و عصمت کا خوف ہو تو نہ جائے اس کو تیمم کرنا جائز ہے۔

(۱۱) جنبی کو مسجد میں بلا ضرورت جانے کے لئے تیمم جائز نہیں لیکن اگر مجبوراً جانا پڑے تو جائز ہے مگر ضرورت پوری ہونے پر جلدی نکل آئے، اسی طرح اگر مسجد میں سویا ہوا تھا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا فوراً تیمم کر کے باہر نکل آئے دیر کرنا حرام ہے۔

(۱۲) ریل میں سیٹوں اور گدّوں پر جو گرد و غبار جم جاتا ہے اس پر تیمم جائز ہے یہ وہم نہیں کرنا چاہئے کہ شاید یہ غبار پاک ہے یا ناپاک۔

(۱۳) ریل گاڑی میں جہاں مسافر جوتے پہن کر چلتے ہیں وہ مٹی ناپاک ہے اس سے تیمم درست نہیں۔

(۱۴) اگر کسی آدمی کے آدھے سے زیادہ بدن پر زخم ہوں یا چیچک نکلی ہوئی ہو تو تیمم کرنا درست ہے۔

(۱۵) اگر سفر میں کسی دوسرے آدمی کے پاس پانی ہے اور اس کا گمان غالب یہ ہو کہ اگر میں اس سے پانی مانگوں گا تو مل جائے گا تو بغیر مانگے تیمم کر لینا درست نہیں اور اگر گمان غالب یہ ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہیں دیگا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لینا درست ہے لیکن اگر نماز پڑھنے کے بعد اس سے پانی مانگا اور اس نے دیدیا تو نماز کو دہرانا پڑے گا، اسی طرح اگر نماز کی حالت میں کسی شخص کے پاس پانی دیکھا اور اس کا گمان غالب یہ ہے کہ وہ مانگنے سے دیدے گا تو نماز قطع کر دے اور پانی مانگے اگر وہ دیدے تو وضو کرے اور اگر نہ دے تو اس کا وہی تیمم باقی ہے اور اگر نہیں مانگا اور نماز پوری کر لی پھر اس نے از خود یا مانگنے پر پانی دیدیا تو اعادہ لازم ہے اور اگر نہ دے تو اعادہ لازم نہیں اور اگر گمان غالب نہ ہو صرف شک ہو تو نماز نہ توڑے اور پوری کرنے کے بعد پانی مانگے پھر اگر از خود یا مانگنے سے دیدے تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے اور اگر نہ دے تو وہی نماز کافی ہے۔

(۱۶) اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے بندوں کی طرف سے ہو تو جب عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اس تیمم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنی چاہئیں مثلاً کوئی شخص جیلخانہ میں ہو اور وہاں کے ملازم اس کو پانی نہ دیں یا مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ اگر تو وضو کریگا تو تجھ کو مار ڈالوں گا ایسی صورت میں تیمم کر کے نمازیں ادا کرے اور عذر دور ہونے پر سب نمازوں کو دوبارہ پڑھنا چاہئے۔

(۱۷) اگر پانی پر بھی قادر نہ ہو اور مٹی سے تیمم پر بھی قادر نہ ہو تو بلا طہارت نماز پڑھ لے پھر عذر دور ہونے پر اسکو طہارت کے ساتھ لوٹانا لازمی ہے۔

Marfat.com

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

موزوں پر مسح کرنا رخصت (جائز) ہے اور پاؤں کا دھونا عزیمت (افضل) ہے اگر اس کو جائز جان کر عزیمت اختیار کرے تو اولیٰ ہے۔

جو چیزیں موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے ضروری ہیں

(۱) موزہ ایسا ہو کہ اس کو پہن کر سفر کر سکے اور مسلسل تین میل چل سکے اور پاؤں ٹخنے سمیت ڈھک جائے۔ اگر موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں، پس موزہ میں یہ چار وصف ہونے چاہئیں: ۱ ایسے تنگ ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے پیروں پر ٹھہرے رہیں۔ ۲ اُن کو پہن کر تین میل یا اس سے زیادہ پیدل چل سکیں۔ ۳ ان کے نیچے کی جلد نظر نہ آئے۔ ۴ پانی کو جذب نہ کرتے ہوں یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو ان کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے ــــ پس تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے: اول چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔ دوسرے اُونی یا سوتی موزے جن میں چمڑے کا نلا مردانہ ہندی جوتے کی شکل پر لگا ہوا ہو۔ تیسرے وہ اُونی یا سوتی موزے جو اسقدر گاڑھے اور موٹے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین میل راستہ پیدل چلنے سے نہ پھٹیں اور پنڈلی پر بغیر باندھے تھمے رہیں اور نیچے کی جلد نظر نہ آئے اور اس میں سے پانی نہ چھنے، موزوں کے نیچے کپڑے وغیرہ کی جراب پہنے ہوئے ہو تب بھی موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، کپڑے وغیرہ کی جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں لیکن اگر مردانہ جوتے کی شکل پر چمڑا چڑھا یا گیا ہو یا وہ بہت سخت اور موٹی ہوں جیسا کہ اوپر بیان ہوا تب ان پر مسح جائز ہے۔

(۲) مسح میں دو فرض ہیں ــ اول موزوں کے اوپر کی جانب سے مسح کرے ــ دوم ہر پاؤں پر ہاتھ کی تین انگلیوں کی برابر مسح کرے ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر فرض ہے اس سے کم میں مسح درست نہ ہوگا اور یہ دونوں فرض عملی ہیں، موزے کے نیچے کی جانب یا ایڑی پر یا ساق پر یا اس کے اطراف میں یا ٹخنے پر مسح جائز نہیں۔ اگر ایک پاؤں پر دو انگشت کی مقدار مسح کرے اور دوسرے پر چار یا پانچ انگشت کی مقدار مسح کرے تو جائز نہیں۔

(۳) مسح تین انگشت سے کرے، اگر ایک ہی انگلی سے تین دفعہ تین الگ الگ جگہ مسح کرے

Marfat.com

اور ہر دفعہ نیا پانی لے تو جائز ہے اور نیا پانی نہ لے تو جائز نہیں، اگر انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی سے مسح کرے اور دونوں کھلی ہوئی ہوں تو جائز ہے، اگر تین انگلیاں رکھدے اور کھینچے نہیں تو جائز ہے مگر سنت کے خلاف ہے اگر انگلیوں کو کھڑا رکھے اور صرف انگلیوں کے سروں سے مسح کرے تو اگر پانی ٹپکتا ہوا ہو اور اس سے موزہ تین انگلیوں کی مقدار تر ہو جائے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں، اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلا یا گیلی گھاس پر چلا جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا۔

(۴) موزوں پر مسح کرنا اس وقت جائز ہے جبکہ موزے پورا وضو کر کے پہنے ہوں، اس کے بعد وضو ٹوٹا ہو، یا دونوں پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں اور پھر حدث ہونے یعنی وضو توڑنے والا امر واقع ہونے سے پہلے وضو پورا کر لیا ہو تو اب وضو ٹوٹنے پر اس کو موزوں پر مسح کرنا جائز ہے پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں، صرف وضو میں موزوں پر مسح کرنا جائز ہے غسل میں نہیں، پس اگر کسی پر نہانا واجب ہو گیا تو موزے اتار کر نہائے اور جس شخص نے حدث کا تیمم کیا ہو اس کو موزہ پر مسح جائز نہیں خواہ وہ تیمم غسل کا ہو یا وضو کا یا دونوں کا۔

(۵) مسح اس کی مدت کے اندر جائز ہے مدت گذرنے کے بعد جائز نہیں، مسح کی مدت مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات، جس وقت موزے پہنے اس وقت سے مدت شروع نہیں ہوگی بلکہ موزے پہننے کے بعد جب حدث ہو اُس وقت سے یہ مدت شروع ہوگی، موزہ پہننے یا وضو کرنے کے وقت سے نہیں پس اگر کسی نے جمعہ کو فجر کے وقت وضو کر کے موزے پہنے پھر عصر کے وقت اس کو حدث ہوا اور اس نے وضو میں موزہ پر مسح کیا اگر وہ مقیم ہے تو دوسرے دن یعنی ہفتہ کی عصر کے وقت اسی ساعت تک اس کے لئے مسح کی مدت باقی رہے گی جس ساعت میں اول روز حدث ہوا تھا اور اگر مسافر ہے تو چوتھے روز یعنی پیر کے دن کی اسی ساعت تک مسح کی مدت باقی رہے گی پس مقیم کبھی چھ نمازوں میں مسح کرتا ہے اور کبھی مسح کے ساتھ صرف چار نماز پر قادر ہوتا ہے مقیم نے مدتِ مسح یعنی ایک دن رات پورا ہونے سے پہلے سفر کیا تو سفر کی مدت تک مسح کرتا رہے یعنی تین رات تک موزے پہنے رہے اور مسح کرتا رہے اور اگر ایک دن پورا ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر پیر دھولے اور پھر موزے پہنے اب نئے سرے سے مسح کی مدت شروع ہوگی اور اگر مسافر موزوں پر مسح کرنا شروع کرے اور ایک دن رات سے قبل گھر آجائے یا اقامت کی نیت کرلے تو اقامت کے

Marfat.com

مسح کرنا جائز ہے، جس شخص کو پٹی کھولنے میں اس وجہ سے ضرر ہو کہ وہ ایسی جگہ ہے کہ پھر ان کو خود نہیں باندھ سکتا اور نہ اس کے پاس کوئی اور باندھنے والا ہے تو وہ شخص بھی اس پر مسح کرے —— (۳) اگر ٹھنڈے پانی سے دھونا نقصان کرتا ہو اور گرم پانی سے دھونا نقصان نہ کرتا ہو تو گرم پانی سے دھونا لازمی ہے اور اس کو مسح جائز نہیں —— (۴) اگر جبیرہ و عصابہ پر مسح کرنے سے ضرر ہو تو بالاجماع ترک جائز ہے اور اگر ضرر نہ ہو تو ترک ناجائز ہے کیونکہ ان پر مسح فرض ہے اسی پر فتویٰ ہے ——

(۵) جبیرہ و عصابہ کی ساری پٹی پر مسح کریں خواہ اس ساری کے نیچے زخم نہ ہو یعنی جسقدر زخم کے مقابل ہے اور جسقدر صحیح بدن کے مقابل ہے سب پر مسح کرے، اگر اکثر جبیرہ پر یعنی آدھے سے زیادہ پر مسح کر لیا تو کافی ہے اسی پر فتویٰ ہے، پٹی کی دونوں بندشوں کے درمیان ہاتھ یا کہنی یا بدن کی کوئی اور جگہ جو کھلی رہ جاتی ہے اس پر بھی مسح کرنا کافی ہے یہی اصح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے —— (۶) مسح اسی طرح کرے جس طرح موزوں پر کیا جاتا ہے یعنی انگلیوں کو بھگو کر پٹی پر پھیرے مسح ایک ہی دفعہ کافی ہے —— (۷) جبیرہ و عصابہ پر مسح کرنا اس کے نیچے کے بدن کے دھونے کے حکم میں ہے مسح موزہ کی طرح خلیفہ اور بدل نہیں ہے۔

جبیرہ و عصابہ کے مسح اور موزہ کے مسح میں فرق

جبیرہ و عصابہ کا مسح موزہ کے مسح سے بیس[20] احکام میں مخالف ہے —— (۱) یہ بدل و خلیفہ نہیں اور مسح موزہ دھونے کا بدل و خلیفہ ہے —— (۲) اس کے لئے مدت مقرر نہیں ——

(۳) اگر پہلے جبیرہ و عصابہ کو بدل ڈالے تو دوسرے پر مسح کو لوٹانا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے —— (۴) اگر اوپر نیچے دو جبیرہ بندھے ہوں اور ایک کو کھول ڈالے تو دوسرے پر مسح لوٹانا واجب نہیں مستحب ہے —— (۵) جبیرہ والے پاؤں کو مسح کرے اور دوسرے پاؤں کو دھولے بخلاف موزہ کے کہ اگر صرف ایک پاؤں میں موزہ ہو تو دونوں کو دھونا فرض ہے ایک پر مسح جائز نہیں —— (۶) جبیرہ کا طہارت پر باندھنا شرط نہیں —— (۷) اگر جبیرہ پر مسح ضرر کرے تو ترک جائز ہے —— (۸) جبیرہ کا مسح عذر میں جائز ہے بلا عذر جائز نہیں —— (۹) حدث و جنابت یعنی غسل میں بھی جبیرہ پر مسح جائز ہے ——

(۱۰) اگر جبیرہ زخم اچھا ہو جانے پر گر جائے تو مسح باطل ہو جائے گا ورنہ نہیں

Marfat.com

(۱۱) جبیرہ کے مسح میں نیت بالاتفاق شرط نہیں موزہ کی نیت کے بارے میں اختلاف ہے ——— (۱۲) زخم اچھا ہونے پر جبیرہ گر پڑے تو صرف اسی جگہ کا دھونا لازم ہے ——— (۱۳) اگر جبیرہ میں مسح کرنے کے بعد کسی طرح پانی داخل ہو جائے تو مسح باطل نہ ہوگا موزہ کا مسح باطل ہو جائے گا۔ ——— (۱۴) ٹوٹے ہوئے عضو پر جبیرہ باندھ کر مسح کرنا جائز ہے اگرچہ وہ عضو تین انگل سے کم باقی رہا ہو، مسح موزہ میں تین انگل کی مقدار کا باقی رہنا شرط ہے ——— (۱۵) بعض روایات میں جبیرہ و عصابہ کے مسح کا ترک جائز ہے ——— (۱۶) جبیرہ و عصابہ کا پاؤں میں ہونا شرط نہیں ——— (۱۷) جبیرہ و عصابہ میں اکثر حصہ کا مسح شرط ہے موزہ میں تین انگل کی مقدار شرط ہے ——— (۱۸) جب عضو ماؤف کو مسح نہ کر سکے تب جبیرہ کا مسح صحیح ہے ——— (۱۹) مسح جبیرہ و عصابہ فرض عملی ہے اور موزہ کا مسح رخصت و جائز ہے ——— (۲۰) مسح جبیرہ کی مدت معین نہیں کیونکہ وہ دھونے کی مثل ہے اور جب تک وہ زخم وغیرہ اچھا نہ ہو مسح کرے گا اور تندرستوں کی امامت کرے گا بخلاف صاحب عذر کے اور مسح موزہ کی مدت معین ہے۔

حیض و نفاس و استحاضہ کا بیان

عورت کو جو خون فرج (آگے کے مقام) سے نکلتا ہے تین قسم کا ہے ——— (۱) حیض۔ ——— (۲) نفاس ——— (۳) استحاضہ۔

حیض کا بیان

(۱) حیض وہ خون ہے جو رحم سے بغیر ولادت یا بیماری کے ہر مہینے فرج (آگے) کی راہ سے نکلتا ہے اگر خون پاخانہ کے مقام کی طرف سے نکلے تو حیض نہیں اور اس کے بند ہو جانے پر غسل فرض نہیں بلکہ مستحب ہے، زمانہ حیض کے علاوہ اور دنوں میں کسی دوائی کے استعمال سے خون آجائے وہ بھی حیض نہیں ہے ——— (۲) حیض کا خون ان چند باتوں پر موقوف ہے وقت اور وہ نو برس کی عمر سے ایاس (ناامیدی) کی عمر تک ہے۔ نو برس سے پہلے جو خون نکلے وہ حیض نہیں ہے ایاس کا وقت پچپن برس کی عمر ہونے پر ہوتا ہے یہی اصح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اس کے بعد جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بشرطیکہ وہ قوی نہ ہو یعنی زیادہ سرخ یا سیاہ نہ ہو پس اگر ایسا ہے تو حیض ہے اور اگر زرد و سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے بشرطیکہ اس عمر سے پہلے ان رنگوں

میں سے کسی رنگ کا خون نہ آتا ہو ورنہ اگر عادت کے مطابق ہوگا تو اب بھی حیض شمار ہوگا۔ خون کا فرجِ خارج تک نکلنا اگرچہ گدّی کے گر جانے سے ہو پس جب تک کچھ گدّی یا روئی خون اور فرجِ خارج کے درمیان حائل ہے تو حیض نہ ہوگا۔ حیض کے خون میں سیلان (بہنا) شرط نہیں، مطلب یہ ہے کہ جبتک خون فرج کے سوراخ سے باہر کی کھال تک نہ آئے اس وقت تک حیض شروع ہونے کا حکم نہیں لگے گا اور سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آئے تب سے حیض شروع ہوگا خواہ اس کھال سے باہر نکلے یا نہ نکلے کیونکہ بہنا شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی یا گدّی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آئے تب تک حیض شروع ہونے کا حکم نہ لگے گا اور جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجائے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا اور جس وقت سے خون کا دھبہ باہر کی کھال میں یا روئی وغیرہ کے باہر والے حصہ پر دیکھا ہے اسی وقت سے حیض شروع ہونے کا حکم ہوگا ــــــ حیض کا خون ان چھ رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کا ہو، سیاہ، سرخ، زرد، تیرہ (سرخی مائل سیاہ یعنی گدلا) سبز خاکستری (مٹیالا) اور جب تک بالکل سفید نہ ہو جائے وہ حیض ہے، تری کی حالت کا اعتبار ہے پس جب تک کپڑا تر ہے اگر اس وقت تک خالص سفیدی ہو اور جب خشک ہو جائے تب زرد ہو جائے تو اس کا حکم سفیدی کا ہے اور تر حالت میں سرخ یا زرد ہے اور خشک ہونے کے بعد سفید ہو گیا تو سرخ یا زرد سمجھا جائے گا اور وہ حیض کے حکم میں ہوگا ــــــ مدتِ حیض، حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں، تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اکثر مدتِ حیض دس دن اور دس راتیں ہیں پس دس دن سے زیادہ جو خون آیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہوگا ــــــ رحم حمل سے خالی ہو یعنی وہ عورت حاملہ نہ ہو ــــــ طہر کی کامل مدت اس سے پہلے ہو چکی ہو، دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے، پس دو حیض کے درمیان میں جو طہر یعنی پاکی کے دن آئیں اگر وہ پندرہ روز سے کم ہے تو ان دونوں حیض کو جدا نہیں کریگا پس اگر وہ وقفہ دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ طہر اور خون سب حیض ہوں گے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو اگر اس کو پہلی ہی بار حیض آیا ہو تو دس دن حیض کے سمجھے جائیں گے اور اگر اس کی عادت مقرر ہو تو مقررہ عادت کے مطابق حیض سمجھا جائے گا اور طہر کی

Marfat.com

کم سے کم مدت یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ وقفہ ہو تو طہر سمجھا جائے گا ورنہ باقی دن استحاضہ ہوگا۔

نفاس کا بیان

(۱) نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سے آگے کی راہ سے نکلے، جب نصف سے زیادہ بچہ باہر نکل آئے تو اب جو خون نکلے گا وہ نفاس ہوگا اس سے پہلے نفاس نہیں ہوگا، اگر توام (جوڑا) بچے پیدا ہوں تو نفاس پہلے بچے کے پیدا ہونے کے وقت سے ہوگا اور اس کی پیدائش کے بعد سے چالیس دن تک نفاس ہوگا اس کے بعد استحاضہ ہے مگر غسل کا حکم دیا جائیگا یعنی نہا کر نماز پڑھے گی، شرط یہ ہے کہ دونوں توام بچوں کی ولادت میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہو اگر دونوں کے درمیان چھ مہینے یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو دو حمل اور دو نفاس ہونگے۔

(۲) نفاس کی کم سے کم مدت کچھ مقرر نہیں نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد خون آجائے خواہ ایک ہی ساعت ہو وہ نفاس ہے اور اگر بچہ نصف سے کم نکلا ہو اور اس وقت خون آیا تو نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہیں اگر خون چالیس دن سے زیادہ آتا رہا تو تو اس عورت کے لئے جس کو پہلی مرتبہ نفاس آیا چالیس دن نفاس ہوگا اور باقی استحاضہ اور جس عورت کی نفاس کی عادت مقرر ہے اس کے لئے مقررہ عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور باقی استحاضہ، نفاس کی عادت کے ایک بار خلاف ہونے سے عادت بدل جاتی ہے اسی پر فتویٰ ہے۔

استحاضہ کا بیان

جو خون حیض اور نفاس کی صفت سے باہر ہو وہ استحاضہ ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں بدبو نہیں ہوتی اور حیض و نفاس کے خون میں بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کی مندرجہ ذیل بارہ صورتیں ہیں (۱) ایامِ حیض میں جو خون تین دن سے کم ہو۔ ——— (۲) ایامِ حیض میں جو خون دس دن سے زیادہ ہو ——— (۳) جو خونِ نفاس چالیس دن سے زیادہ ہو ——— (۴ و ۵) جو حیض و نفاس عادتِ مقررہ سے زیادہ ہو اور اپنی اکثر مدت یعنی دس دن و چالیس دن سے زیادہ ہو جائے ——— (۶) حاملہ کا خون دورانِ حمل میں چاہے جتنے دن آئے ——— (۷) نو برس سے کم عمر کی لڑکی کو جو خون آئے ——— (۸) پچپن برس سے زیادہ عمر ہو جانے پر جو خون آئے بشرطیکہ وہ قوی نہ ہو یعنی زیادہ سرخ و سیاہ نہ ہو ——— (۹) پندرہ روز سے کم وقفہ ہونا ——— (۱۰) پاخانہ کے مقام سے جو خون آئے ——— (۱۱) ولادت کے وقت آدھا بچہ یا اس سے کم باہر آنے پر جو خون نکلے لیکن نصف سے زیادہ بچہ

نکلنے کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس ہوگا ــــــــ (۱۲) بالغ ہونے پر پہلی دفعہ حیض آیا اور وہ بند نہیں ہوا تو ہر مہینے میں پہلے دس روز حیض کے شمار ہوں گے اور بیس روز استحاضہ شمار ہوں گے اسی طرح جس کو پہلی دفعہ نفاس آیا اور خون بند نہیں ہوا تو پہلے چالیس روز نفاس شمار ہوگا اور باقی استحاضہ۔

متفرق مسائل

(۱) اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اور نہانے کی گنجائش نہیں تب بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضا پڑھنی چاہیے۔ اور رمضان شریف میں اگر رات کو پاک ہوئی اور اتنی ذرا سی رات باقی ہے جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہیں کہہ سکتی تب بھی اس صبح کا روزہ واجب ہے ــــــــ

(۲) اور اگر حیض کا خون دس دن سے کم میں بند ہو جائے تو اگر نماز کا اتنا آخری وقت پالے کہ جس میں غسل کر کے کپڑے پہن کر تکبیر تحریمہ کہہ سکے تو اس پر اس وقت کی نماز واجب ہو جاتی ہے پس اس نماز کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم وقت ہو تو وہ نماز اس پر واجب نہیں ہوتی یعنی وہ نماز معاف ہے اور روزہ کیلئے حکم یہ ہے کہ اگر رات کو پاک ہوئی اور پھرتی سے نہا سکنے کا وقت تو ہو لیکن ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہیں کہہ سکتی تب بھی اس دن کا روزہ واجب ہے پس اسے چاہیئے کہ روزہ کی نیت کر لے اور صبح کو نہا لے اور اگر پھرتی سے غسل کرنے کا وقت بھی نہ ہو تو اس دن کا روزہ فرض نہیں ہوگا لیکن اس کے لئے دن میں کھانا پینا درست نہیں روزہ دار کی طرح رہے اور اس روزہ کی قضا دے ــــــــ (۳) اسی طرح اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کھانا درست نہیں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہیں ہوگا بلکہ اس کی قضا رکھنی پڑے گی

(۴) کسی لڑکی نے پہلی دفعہ خون دیکھا اگر اس کو دس دن یا اس سے کم خون آئے تو سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے اور اس سے جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے ــــــــ (۵) کسی عورت کو مثلاً تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے اور نہ نماز پڑھے اگر دس دن رات پورے ہونے پر یا اس سے پہلے مثلاً نویں دن خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں کچھ قضا نہیں پڑھنی پڑے گی اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی اس لئے

Marfat.com

یہ سب دن حیض کے ہوں گے اور اگر گیارہویں دن یعنی دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن یعنی مقررہ عادت کے مطابق تھے اور باقی سب استحاضہ ہے پس گیارہویں دن نہائے اور عادت کے تین دن چھوڑ کر باقی دنوں کی جتنی نمازیں ہوئیں ان سب کو قضا پڑھے ——— (۶) حیض یا نفاس میں ایک مرتبہ کے بدلنے سے عادت بدل جاتی ہے اسی پر فتویٰ ہے مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے اور دس دن استحاضہ کے ہیں اب عادت یعنی چار دن کا اعتبار نہیں کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہو گئی ہے نفاس کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے ——— (۷) جس عورت کی عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہے ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن سے زیادہ خون آجائے تو اس سے پہلے مہینے میں جتنے دن حیض آیا تھا اتنے دن حیض کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے ——— (۸) جس عورت کی عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہیں اور کبھی سات دن، اب جو خون آیا تو کبھی بند نہیں ہوتا اس کے لئے نماز روزہ کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیئے جائیں گے اور وہ ساتویں دن نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے کرنے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے۔

حدثِ اصغر و اکبر کے احکام

حدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے اور حدثِ اکبر یعنی غسل واجب ہونے یا حیض یا نفاس کی حالت طاری ہونے اور استحاضہ کے احکام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

(اوّل) وہ احکام جو صرف حدثِ اصغر کے ساتھ مخصوص ہیں

(۱) قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا جائز و درست ہے خواہ چھوئے بغیر دیکھ کر یا زبانی (حفظ سے) پڑھے پڑھائے ——— (۲) نابالغ بچوں کو قرآن مجید دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں ہے۔

(دوم) وہ احکام جو حدثِ اصغر و اکبر میں مشترک ہیں یعنی وہ احکام جو بے وضو ہونے،

Marfat.com

غسل واجب ہونے اور حیض و نفاس کی حالت میں مشترک ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) ہر قسم کی نماز پڑھنا حرام و ممنوع ہے خواہ فرض و واجب ہو یا سنت و نفل اور خواہ رکوع و سجود والی نماز ہو یا بغیر رکوع سجدہ کی یعنی نماز جنازہ، پس جو شخص بے وضو ہو یا اس پر غسل کرنا فرض ہو اس کو وضو یا غسل کرنے کے بعد نماز ادا کرنی چاہئے اور حیض و نفاس والی عورت سے نماز ساقط ہو جاتی ہے یعنی بالکل معاف ہو جاتی ہے اور پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی، اگر فرض یا واجب نماز پڑھنے کی حالت میں حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہو گئی اب اس نماز کو پڑھنا ترک کردے اور پاک ہونے کے بعد اس کی قضا بھی نہ پڑھے اور اگر سنت یا نفل پڑھنے کی حالت میں حیض آگیا تو اب اس کو بھی ادا نہ کرے لیکن پاک ہونے کے بعد اس کی قضا پڑھنی ہوگی اور اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی تب بھی وہ نماز معاف ہو گئی۔ حیض والی عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ ایام حیض میں ہر نماز کے وقت وضو کرے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی پاک جگہ میں بیٹھے اور اندازاً نماز ادا کرنے کی مدت تک ذکر اللہ اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و درود شریف و استغفار و دعا وغیرہ میں مشغول رہے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹنے پائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے اور سستی پیدا نہ ہو۔

(۲) قرآن مجید کا چھونا جائز نہیں یعنی حرام ہے خواہ اس جگہ کو چھوئے جس میں آیت لکھی ہوئی ہے یا اس جگہ کو جو سادہ ہے لیکن اگر قرآن مجید ایسے غلاف میں ہو جو اس سے جدا ہو یا رومال میں لپٹا ہوا ہو یا ایسی جلد ہو جو اس کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو یا اس پر کپڑے کی چولی اس طرح چڑھی ہوئی ہو کہ جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اتارے سے اتر سکے تو چھونا اور اٹھانا جائز ہے اور جو جلد قرآن شریف کے ساتھ سلی ہوئی ہو یا چولی جلد کے ساتھ سلی ہوئی ہو تو اس کا چھونا جائز نہیں، پہنے ہوئے کپڑے مثلاً کرتے کی آستین یا دامن یا دوپٹے کے آنچل وغیرہ سے چھونا بھی جائز نہیں اور اگر کپڑا بدن پر پہنا ہوا نہ ہو بلکہ الگ ہو جیسے رومال وغیرہ تو اس سے چھونا یا پکڑ کر اٹھانا و کھولنا جائز ہے اگر پورا قرآن مجید نہ ہو بلکہ کسی کاغذ یا کپڑے یا جھلی یا روپیہ پیسہ یا طشتری یا تعویذ یا کسی اور چیز پر قرآن شریف کی کوئی آیت یا آیتیں لکھی ہوئی ہوں تو اس کو اس لکھی ہوئی جگہ سے چھونا و اٹھانا جائز و درست نہیں ہے لیکن جو حصہ سادہ ہے اس کو چھونا اور پکڑنا جائز ہے جبکہ آیت کو ہاتھ نہ لگے اگر ایسا روپیہ پیسہ وغیرہ تھیلی میں ہو

یا کسی برتن وغیرہ میں رکھا ہو یا تعویذ پر الگ سادہ کاغذ لپٹا ہوا ہو تو اس تھیلی، برتن اور تعویذ کا چھونا اور اٹھانا جائز ہے، قرآن مجید کی طرف دیکھنا مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ مس کرنا نہیں ہے صرف نظر کا قرآن مجید کے سامنے ہونا پایا جاتا ہے۔

(۳) قرآن مجید کے علاوہ اور آسمانی کتابوں مثلاً توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے صرف اس مقام کا چھونا مکروہ و ممنوع ہے جہاں لکھا ہوا ہے سادہ مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہی حکم قرآن مجید کی اُن آیتوں کا ہے جن کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے، بعض کے نزدیک توریت و انجیل وغیرہ دیگر کتب سماویہ کا بھی وہی حکم ہے جو قرآن مجید کے مس کرنے کا بیان ہوا کیونکہ ان سب کی تعظیم واجب ہے لیکن یہ حکم ان کتبِ سماویہ کے لئے مخصوص ہونا چاہیے جن میں کوئی تحریف اور تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے۔ کتبِ تفسیر مع اصل قرآن و فقہ و حدیث کے چھونے کے متعلق تین قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ ان میں آیتِ قرآنی کی جگہ کا مس کرنا جائز نہیں ہے اس کے علاوہ دوسری جگہ کا مس کرنا جائز ہے اور یہ قواعدِ شرعیہ کے زیادہ موافق ہے، دوسرا قول یہ ہے کہ ان کے مس کرنے میں مطلقاً کوئی کراہت نہیں ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ کتبِ تفسیر کا مس کرنا مکروہِ تحریمی ہے اور کتبِ فقہ و کتبِ حدیث وغیرہ کا مس کرنا مکروہ نہیں ہے یہ تیسرا قول اظہر و احوط ہے کیونکہ کتبِ تفسیر میں قرآن مجید دوسری کتابوں سے زیادہ ہوتا ہے اور ان میں قرآن مجید کا ذکر مستقلاً ہوتا ہے نہ کہ تبعاً اس لئے یہ مشابہ بالمصحف ہیں۔

(۴) اگر قرآن مجید کا محض ترجمہ اردو یا فارسی وغیرہ میں لکھا ہوا ہو اصل عربی قرآن ساتھ میں لکھا ہوا نہ ہو تو اس کا چھونا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام محمد و امام ابویوسف رحمہما اللہ کا بھی صحیح قول یہی ہے۔

(۵) قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہیں بشرطیکہ لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے اگرچہ خالی مقام کو چھوئے یہ امام ابویوسفؒ کے نزدیک ہے اور یہ قیاس کے زیادہ نزدیک ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک خالی مقام کو چھونا بھی جائز نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ قرآن مجید کو مس کرنے والے کے حکم میں ہے اور یہی احوط ہے طحطاویؒ نے ان میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ امام ابویوسفؒ کے قول میں کراہتِ تحریمی کی نفی ہے اور امام محمدؒ کے قول میں کراہتِ تنزیہی کا اثبات ہے ایک آیت سے کم کا لکھنا مکروہ نہیں جبکہ کسی کتاب وغیرہ میں لکھے اور قرآن شریف میں ایک آیت سے کم لکھنا بھی جائز نہیں۔

Marfat.com

(سوم) وہ احکام جو حدثِ اکبر کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۱) مسجد میں داخل ہونا حرام و ممنوع ہے خواہ گذرنے کے لئے ہو لیکن اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے مثلاً مسجد کے اندر پانی ہو اور باہر کہیں پانی نہ ملے یا درندے یا چور یا سردی کا خوف ہو یا کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور اس کے نکلنے کا اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہ ہو اور وہ اس کو تبدیل نہ کر سکتا ہو اور نہ وہاں کے سوا کسی دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اس کو مسجد میں جانا جائز ہے لیکن اس کو دخولِ مسجد کے لئے تیمم کرنا واجب ہے بخلاف اس شخص کے جس کو مسجد میں احتلام ہو جائے اور وہ اسی وقت مسجد سے باہر نکل جائے تو اس کو تیمم کر کے نکلنا مستحب ہے واجب نہیں لیکن اگر کسی خوف وغیرہ کی وجہ سے اس کو مسجد میں ٹھہرنا پڑے تو اب اس کو تیمم کرنا واجب ہے۔

(۲) خانہ کعبہ و مسجد الحرام کے اندر داخل ہونا اور خانہ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے اگرچہ طواف مسجد کے باہر سے کریں

(۳) عیدگاہ و جنازہ گاہ و مدرسہ و خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے۔

(۴) قرآن مجید پڑھنا حرام ہے، تلاوت کی نیت سے ذرا سا بھی نہ پڑھیں لیکن جن آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی ثنا یا دعا کا مضمون ہو اگر ان کو قرات کے ارادہ سے نہ پڑھے بلکہ ثنا یا کام شروع کرنے یا دعا یا شکر کے ارادہ سے پڑھے تو جائز ہے مثلاً شکر کے ارادہ سے الحمد للہ کہے یا کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھے تو مضائقہ نہیں اگر کوئی شخص پوری سورۂ الحمد دعا کی نیت سے پڑھے یا ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ الخ یا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا الخ یا کوئی اور ایسی ہی دعا والی آیت دعا کی نیت سی پڑھے تو جائز ہے اس میں کچھ گناہ نہیں، دعاءِ قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے نیز کلمہ شریف درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا یا کوئی اور وظیفہ مثلاً لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا منع نہیں ہے بلکہ ان دعاؤں وغیرہ کا پڑھنا چھونا اور اٹھانا جائز و درست ہے۔

(۵) اگر معلمہ عورت (اُستانی) کو حیض یا نفاس آجائے تو اس کو چاہیئے کہ بچوں کو رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک کلمہ سکھائے اور اُن کے درمیان میں توقف کرے اور سانس توڑ دے اور رُک رُک کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے رواں پڑھائے اس کو بھی مرکب الفاظ کا ایک دم پڑھنا جائز نہیں ہے اور ہجے کرانا اس کے لئے مکروہ نہیں بلکہ درست ہے۔ بعض فقہا نے یہ حکم حیض والی عورت کے لئے مخصوص کیا ہے اور جنبی کے لئے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ عورت ہر مہینے میں چند روز اس کیلئے مضطر ہے

جس کی وجہ سے بخیالِ حرجِ تعلیم اس کو اجازت دی گئی ہے بخلاف جنبی کے لیکن مختار یہ ہے کہ جنبی کا بھی یہی حکم ہے۔

(پنجم) وہ احکام جو صرف حیض و نفاس والی عورت کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۱) اس حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے لیکن روزہ بالکل معاف نہیں ہوتا بلکہ پاک ہونے کے بعد ان روزوں کی قضا لازمی ہے یعنی فرض روزہ کی قضا فرض اور واجب روزہ کی قضا واجب ہے اگر فرض روزہ کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے خواہ وہ روزہ فرض و واجب ہو یا سنت و نفل کیونکہ شروع کرنے کے بعد سنت و نفل روزہ بھی واجب ہو جاتا ہے۔

(۲) حیض و نفاس والی عورت سے جماع حرام ہے اور اس کو جائز و حلال جاننا کفر ہے اور جو چیزیں جماع کے ہم معنی ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے پس ایسی عورت کے ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو دیکھنا اس سے اپنے جسم کو ملانا جبکہ کوئی کپڑا درمیان میں حائل نہ ہو حرام ہے ناف اور زانو کے درمیانی حصہ کے علاوہ باقی بدن یعنی ناف اور ناف کے اوپر کا حصہ اور زانو سے نیچے کے حصہ بدن کو اپنے جسم کے ساتھ ملانا (یعنی اس حصہ سے مباشرت و استمتاع) جائز ہے اگرچہ کپڑا درمیان میں حائل نہ ہو اور ناف و زانو کے درمیانی حصہ بدن سے اپنا بدن ملانا یعنی مباشرت و استمتاع اس وقت جائز ہے جبکہ کپڑا درمیان میں حائل ہو، پس ناف اور زانو کے درمیان کپڑا ہونے کی صورت میں حیض و نفاس والی عورت کے ساتھ لیٹنا وغیرہ جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے جائز نہ جانتے ہوئے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا اور اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے جبکہ غلبۂ شہوت نہ ہو (۳) حیض و نفاس والی عورت سے کھانا پکوانا اور ان کی مستعملہ چیزوں کا استعمال جائز ہے ان کو کھانے پینے کے لئے ہاتھ دھو لینا اور کلی کرنا مستحب و اولی ہے، اس کا ترک مکروہِ تنزیہی ہے اور پورا وضو کر لینا زیادہ بہتر ہے۔

(۴) حیض و نفاس کا خون بند ہونے کے بعد غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۵) اگر کسی عورت کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی وہ نہانے نہ پائی تھی کہ حیض شروع ہو گیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں ہے بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہائے اور ایک ہی غسل ہر دو سبب کی طرف سے ہو جائے گا۔

(پنجم) وہ احکام جو حیض کے لئے خاص ہیں نفاس کے لئے ثابت نہیں وہ سات ہیں۔

(۱) عدت کا پورا ہونا (تفصیل کتبِ فقہ میں طلاق کے بیان میں دیکھیں)

Marfat.com

(۲) استبراء کا تمام ہونا ——— (۳) بلوغ کا حکم ——— (۴) طلاقِ سنت وبدعت میں فرق کرنا ——— (۵) لگاتار روزوں (یعنی کفارہ کے روزوں) کے اتصال کا منقطع نہ ہونا۔ ——— (۶) حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے اور نفاس کی کم مدت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے ———

(۷) حیض کی اکثر مدت دس دن ہے اور نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہے۔

(ششم) استحاضہ کا حکم: استحاضہ کا خون اس نکسیر کے مثل ہے جو ہمیشہ جاری رہے اور وہ روزہ و نماز اگرچہ نفلی ہو اور جماع کا مانع نہیں ہے پس استحاضہ والی عورت نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور اس سے صحبت (جماع) کرنا بھی جائز و درست ہے اور اس کو قراءتِ قرآن مجید و مس قرآن مجید و دخولِ مسجد اور طوافِ کعبہ کرنا منع نہیں جبکہ مسجد کو ملوث نہ کرے اور وہ معذور کے حکم میں ہے اس لئے ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرے اور اس کے لئے غسل لازمی نہیں ہے۔ مزید تفصیل معذور کے احکام میں ملاحظہ فرمائیں۔

معذور کے احکام

تعریف: معذور وہ شخص ہے جس کو ایسا عذر لاحق ہو جس کا روکنا اس کے قابو سے باہر ہو اور اس کا وہ عذر ایک نماز کے پورے وقت تک برابر قائم رہے اتنا وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز فرض و واجب طہارت کے ساتھ پڑھ سکے مثلاً نکسیر یا استحاضہ کا خون جاری ہو یا ریح یا پیشاب یا دست (اسہال) یا پیپ خارج ہوتی رہے یا بدن کے کسی مقام مثلاً آنکھ کان ناف یا پستان وغیرہ سے درد کے ساتھ پانی نکلتا رہے اور اگر اتنا وقت مل جائے جس میں طہارت کے ساتھ فرض وواجب نماز پڑھ سکے تو اس کو معذور نہ کہیں گے۔

شرائط: اول مرتبہ ثبوتِ عذر کے لئے یہ شرط ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت تک عذر قائم رہے یعنی اس کو اتنا وقت نہ ملے کہ جس میں ایسا وضو کر سکے کہ فقط وضو کے فرائض ادا ہوں، فرض وواجب نماز جو بہت لمبی نہ ہو ادا کر سکتا ہو، عذر کے منقطع ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت تک عذر منقطع رہے، مثلاً ظہر کا کچھ وقت گذر گیا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک انتظار کرے اگر بند ہو جائے تو خیر ورنہ اسی حالت میں وضو کرکے نماز پڑھ لے پھر اگر

Marfat.com

عصر کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں کہلائے گا اور جو نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں یعنی ظہر و عصر دونوں وقت کی نمازیں درست نہیں ہوئیں ان کو پھر سے پڑھے مگر اس کے لئے نفل و سنت کی قضا واجب نہیں، عصر کے وقت غیر مکروہ وقت تک انتظار کرے اگر بند نہ ہو تو وضو کرے اور نماز پڑھ لے پھر اگر مکروہ وقت میں خون بند ہو جائے تو وہ معذور نہیں ہوگا اور اس کو وہ نماز لوٹانی پڑے گی اور اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح خون بہتا رہا کہ اس کو طہارت کے ساتھ نماز پڑھنے کی مہلت نہ ملی تو اب عصر کا وقت گذرنے پر معذور ہونے کا حکم لگائیں گے اور اس کی پڑھی ہوئی نماز درست ہو جائے گی۔

عذر کے باقی رہنے کی شرط یہ ہے کہ کوئی نماز کا وقت اس پر ایسا نہ گذرے کہ اس میں عذر موجود نہ ہو، اگرچہ ایک ہی دفعہ کے لئے ہو پس جب ایک دفعہ معذور ہو گیا تو اس کے بعد کے وقتوں میں اس عذر یعنی خون کے بہنے وغیرہ کا ہر وقت پایا جانا شرط نہیں بلکہ اگر ہر نماز کے پورے وقت میں ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور باقی تمام وقت بند رہے تب بھی معذور رہے گا لیکن اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گذر جائے جس میں خون بالکل نہ آئے تو اب معذور نہیں رہے گا۔

احکامِ معذور

(۱) ہر نماز کے لئے نیا وضو کیا کرے جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اس کا وضو باقی رہے گا بشرطیکہ وضو کو توڑنے والی اور کوئی چیز واقع نہ ہو اور اس وضو سے اس وقت میں جو فرض و واجب یا سنت و نفل اور قضا نمازیں چاہے پڑھے جب یہ وقت چلا گیا اور دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب نئے سرے سے وضو کرنا چاہئے، اور اگر وضو پر قادر نہ ہو تو تیمم کرے ——— (۲) معذور کے وضو کو اس وقت کا گذر جانا یا کسی دوسرے حدث (وضو توڑنے والی چیز) یا عذر کا لاحق ہونا توڑ دیتا ہے مثلاً نکسیر جاری رہنے کی وجہ سے وضو کیا پھر پاخانہ یا پیشاب کیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، معذور کی طہارت دو شرطوں سے وقت کے اندر باقی رہتی ہے اول یہ کہ اس نے اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا ہو دوسرے یہ کہ اس پر کوئی اور حدث یا عذر طاری نہ ہوا ہو ——— (۳) اگر کسی شخص نے فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتا دوسرا وضو کرنا چاہئے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب عصر کا وقت آئے گا تب نیا وضو کرنا پڑے گا لیکن اگر کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو اس کی وجہ سے نیا وضو کرنا پڑے گا ——— (۴) کسی کے ایسا زخم تھا جو ہر وقت

بہتا رہتا تھا اس نے وضو کیا پھر کسی اور جگہ دوسرا زخم ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ جائیگا اور نیا وضو کرنا پڑے گا ——— (۵) اگر معذور اس بات پر قادر ہے کہ باندھنے سے یا روئی وغیرہ رکھنے یا روئی وغیرہ کی راکھ بھرنے سے خون وغیرہ عذر کو روک سکتا ہے یا کم کر سکتا ہے یا بیٹھنے میں خون جاری نہیں ہوتا اور کھڑے ہوتے میں جاری ہوتا ہے تو اس کا بند کرنا واجب ہے اور اب وہ صاحبِ عذر نہیں رہتا۔ استحاضہ والی عورت کا بھی یہی حکم ہے یہی صحیح ہے، یہ حکم حیض والی عورت کے لئے نہیں ہے یعنی حیض و نفاس جاری ہو جانے اور فرجِ خارج میں آجانے کے بعد اب اس کو روکنے سے بھی وہ عورت حائضہ ہی رہے گی ——— (۶) جس کی نکسیر جاری ہو یا زخم سے خون بہے تو آخر وقت تک انتظار کرے پس اگر خون بند نہ ہو تو وقت نکلنے سے پہلے وضو کر کے نماز پڑھ لے ——— (۷) استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی نماز وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور اسی طرح مغرب کی نماز غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی نماز وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی نماز بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ادب حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے اور عجب نہیں کہ اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو فائدہ پہنچے ———
(۸) معذور کی اقتدا معذور کے لئے جائز ہونے میں دونوں کا اتحادِ عذر شرط ہے پس جس شخص کی ریح جاری رہتی ہو اس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جائز ہے جس کو ریح جاری رہتی ہو، اور وہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھے جس کو سلس البول (پیشاب جاری رہتا ہو) اس کی مزید تفصیل امامت کے بیان میں ہے ——— (۹) اگر معذور کا خون یا پیشاب وغیرہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے پھر لگ جائے تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے اگر ایسا نہیں ہے تو دھونا واجب ہے پس اگر ایک روپیہ بھر سے زیادہ نجس ہو گا تو نماز نہ ہو گی۔

نجاستوں کا بیان

نجاستوں کے پاک کرنے کا طریقہ | جو چیزیں اپنی ذات سے ناپاک (نجس) نہیں لیکن کسی نجاست کے لگنے کی وجہ سے ناپاک ہو گئیں ان کے پاک کرنے کے دس طریقے ہیں ——— (۱) دھونا۔ پانی اور ہر بہنے والی رقیق و پاک چیز سے کہ جس سے نجاست دور ہو سکے وہ

نجاست پاک کی جاسکتی ہے جیسے سرکہ، گلاب، زعفران کا پانی، عرقِ باقلا، درختوں پھلوں اور تربوز کا پانی وغیرہ مائعات جن سے کپڑا بھگو کر نچوڑا جاسکے، لیکن جس میں چکنائی ہو اور جس سے بھگو کر کپڑا نچوڑا نہ جاسکے اس سے نجاست دور کرنا جائز نہیں جیسے تیل گھی، شوربا، شہد، شیرہ وغیرہ۔ اگر نجاست خشک ہونے کے بعد نظر آنے والی ہو تو نجاست کا وجود دور کیا جائے اور اس میں دھونے کی تعداد کا اعتبار نہیں اگر ایک ہی مرتبہ کے دھونے میں نجاست اور اس کا اثر یعنی رنگ و بُو چھوٹ جائے تو وہی کافی ہے لیکن پھر بھی تین بار دھولینا مستحب ہے اور اگر تین مرتبہ میں بھی اثر نہ چھوٹے تو اس وقت تک دھوئے جب تک وہ اثر بالکل نہ چھوٹ جائے، اثر زائل کرنے کے لئے صابن وغیرہ کی ضرورت نہیں اگر صاف پانی آنے لگے اور نجاست کا جسم دور ہوجائے مگر رنگ باقی رہ جائے اور وہ دور نہیں ہوتا تو اس کا مضائقہ نہیں اور اگر وہ رنگ دار نجاست بذاتِ خود نجس نہیں تو تین بار دھونے سے پاک ہوجائے گی خواہ رنگ دار پانی نکلتا رہے مثلاً کپڑا رنگنے کے لئے رنگ گھولا اس میں کسی بچے نے پیشاب کردیا یا کوئی اور نجاست پڑ گئی اس سے کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں پاک ہوجائے گا اگرچہ پھر بھی رنگ نکلتا رہے۔ اگر نجاست خشک ہونے پر نظر آنے والی نہ ہو تو اس کو تین بار دھوئے، اور جو چیز نچوڑی جاسکتی ہو اس کو ہر مرتبہ نچوڑنا شرط ہے اور تیسری مرتبہ خوب اچھی طرح پوری طاقت سے نچوڑے ہر شخص کی اپنی طاقت کا اعتبار ہے جو چیز نچوڑی نہیں جاسکتی جیسے چٹائی یا بھاری کپڑا دری کمبل وغیرہ تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ خشک کرے اور خشک کرنے کی حد یہ ہے کہ اس کو لٹکا کر اتنی دیر چھوڑ دے کہ اس سے پانی ٹپکنا بند ہوجائے بالکل سوکھنا شرط نہیں اگر وہ بھاری چیز ایسی ہو کہ نجاست کو جذب نہیں کرتی جیسے چٹائی وغیرہ تو صرف تین بار کے دھولینے سے پاک ہوجائے گا ہر بار اتنی دیر چھوڑنا کہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے ضروری نہیں ہے۔ جذب کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے چیزیں تین قسم کی ہیں: اول جو نجاست کو بالکل جذب نہیں کرتیں جیسے لوہا تانبا پیتل وغیرہ کی چیزیں یہ دھولینے سے پاک ہوجاتی ہیں اور پونچھ ڈالنے سے بھی پاک ہوجاتی ہیں جبکہ اثر جاتا رہے اور وہ کھُردری نہ ہوں۔ دوم جو نجاست کو بہت زیادہ جذب نہ کریں لیکن کچھ نہ کچھ جذب کریں جیسے چٹائی وغیرہ یہ بھی نجاست دُور ہوجانے پر پاک ہوجاتی ہیں۔ سوم جو بالکل جذب کرلیتی ہیں جیسے کپڑا وغیرہ ایسی چیزوں کو پاک کرنے کے لئے تین بار دھونا اور ہر بار نچوڑنا چاہئے اور اگر وہ چیز نچوڑی نہ جاسکے تو ہر بار لٹکا کر اس قدر چھوڑنا چاہئے

Marfat.com

کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔

(۲) پونچھنا، تلوار، چھری، چاقو، آئینہ وغیرہ جن پر صیقل (جلا) کیا ہوا ہو یعنی زنگ نہ ہو اور کھردری بھی نہ ہوں، یہ چیزیں جس طرح دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں اسی طرح اگر کپڑے یا پتے یا مٹی وغیرہ سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ نجاست کا اثر بالکل جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہیں خواہ نجاست تر ہو یا خشک اور جسم دار ہو یا بے جسم، لیکن اگر وہ چیز کھردری یا ابھرے ہوئے نقش والی یا زنگ والی ہو تو پونچھے سے پاک نہیں ہوگی بلکہ اس کا دھونا ضروری ہے۔

(۳) ملنا، منی اگر کپڑے پر لگ جائے اور تر ہے تو دھونا واجب ہے اور اگر خشک ہو گئی ہے تو مل کر جھاڑ دینا کافی ہے یہی اصح ہے مرد اور عورت سب کی منی کا ایک ہی حکم ہے، دیگر جانوروں کی منی دھونے سے ہی پاک ہوگی یہی صحیح ہے۔ اگر منی بدن کو لگ جائے تو بغیر دھوئے بدن پاک نہ ہوگا خواہ تر ہو یا خشک، اسی پر فتویٰ ہے۔

(۴) چھیلنا اور رگڑنا، اگر موزہ، جوتی، بستر بند وغیرہ پر جسم دار نجاست لگ جائے جیسے پاخانہ، گوبر، منی وغیرہ اگر وہ نجاست خشک ہو جائے تو چھیلنے یا رگڑنے سے پاک ہو جائے گا بشرطیکہ نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے۔ رگڑنا خواہ زمین پر ہو یا ناخن، لکڑی، پتھر وغیرہ سے ہو اور اگر نجاست تر ہے تو بغیر دھوئے وہ موزہ وغیرہ پاک نہ ہوگا اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر اچھی طرح پونچھ دیا جائے کہ اس نجاست کا کچھ اثر رنگ و بو باقی نہ رہے تو پاک ہو جائے گا اسی پر فتویٰ ہے، اگر وہ نجاست جسم دار نہ ہو جیسے شراب پیشاب وغیرہ تو اگر اس میں مٹی مل جائے یا اس پر مٹی یا راکھ یا ریت وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں اور اچھی طرح سے پونچھ دیں تو پاک ہو جائے گا یہی صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ کپڑا اور بدن چھیلنے یا رگڑنے سے پاک نہیں ہوتا، سوائے کپڑے پر منی لگنے کی صورت کے کہ وہ رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

(۵) خشک ہو جانا اور اس کا اثر دور ہو جانا، زمین خشک ہو جانے اور نجاست کا اثر (رنگ و بو) دور ہو جانے سے نماز کے واسطے پاک ہو جاتی ہے۔ تیمم کے واسطے پاک نہیں ہوتی، دھوپ یا آگ یا ہوا سے خشک ہونے یا سایہ میں خشک ہونے کا حکم یکساں ہے، جو چیزیں زمین میں قائم ہیں جیسے دیواریں، درخت، گھاس وغیرہ جب تک وہ زمین میں کھڑے ہوں ان سب کا یہی حکم ہے جو زمین کے پاک ہونے کا ہے۔ جس کنوئیں میں ناپاک پانی ہو اگر وہ کنواں بالکل خشک ہو جائے تو پاک ہو جائے گا۔

Marfat.com

(۶) آگ میں جل جانا، گوبر پاخانہ وغیرہ کوئی نجاست اگر جل کر راکھ ہوجائے تو اس کی طہارت کا حکم ہوگا اسی پر فتویٰ ہے، اُن کا دھواں بھی پاک ہے اگر یہ راکھ یا دھواں روٹی میں لگ جائے تو کچھ حرج نہیں روٹی پاک ہے۔ نجس مٹی سے برتن بنائے جائیں پھر وہ آوے میں پک جائیں تو پاک ہوجائیں گے نجس چاقو، چھری یا مٹی تانبے وغیرہ کے برتن اگر دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیئے جائیں تو پاک ہوجاتے ہیں۔

(۷) حالت بدل جانا، شراب جب سرکہ بن جائے تو پاک ہے۔ اگر پکی ہوئی روٹی یا لہسن پیاز وغیرہ کو شراب میں ڈال دیا جائے پھر وہ شراب سرکہ بن جائے یا اس روٹی لہسن وغیرہ کو جو شراب سے تر ہوگئی ہو سرکہ میں ڈال دیا جائے اور اس میں شراب کی بُو (اثر) باقی نہ رہے تو وہ روٹی و پیاز وغیرہ پاک ہوجائے گا نجس تیل صابن میں ڈالا جائے تو اس کے پاک ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا اسلئے کہ اس کی ماہیت تبدیل ہوگئی، ناپاک زمین کی مٹی اوپر کی نیچے اور نیچے کی اوپر کردینے سے پاک ہوجاتی ہے پاخانہ جب مٹی بنجائے تو پاک ہے۔

(۸) چمڑے کا دباغت سے پاک کرنا، آدمی اور خنزیر کے سوا ہر جاندار کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے۔ آدمی کی کھال احتراماً دباغت نہیں کی جاتی لیکن اگر دباغت کی گئی تو پاک ہوجائے گی مگر اس سے نفع لینا احترام کی وجہ سے جائز نہیں۔ دباغت کی دو قسمیں ہیں اول حقیقی جو دوائی اور چونے پھٹکری، ببول کے پتوں وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ دوم حکمی جو مٹی لگا کر یا دھوپ یا ہوا میں سکھا کر کی جائے دونوں قسم کی دباغت سے وہ چمڑا پاک ہوجائے گا۔

(۹) جانوروں کے گوشت پوست کو ذبح سے پاک کرنا جس جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے ذبح سے بھی پاک ہوجاتا ہے اسی طرح خون کے سوا اس کے تمام اجزا ذبح سے پاک ہوجاتے ہیں یہی صحیح ہے بشرطیکہ ذبح کرنے والا شخص شرعاً اس کا اہل ہو، حرام جانوروں کا گوشت ذبح سے پاک نہیں ہوتا یہی زیادہ صحیح ہے۔

(۱۰) کنوئیں کا پانی نکال کر پاک کرنا، اس کی تفصیل پہلے بیان ہوچکی ہے۔

دیگر مسائلِ متصلہ

(۱) آدمی کا تھوک پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے ——— (۲) نجس روئی کا دھننا، اگر روئی آدھی یا زیادہ نجس تھی تو دھننے سے پاک نہ ہوگی اور اگر آدھی سے کم نجس تھی تو دھننے سے پاک ہونے کا حکم کیا جائے گا اسی طرح اناج کا ڈھیر اگر نجس ہوجائے اور کل یا نصف یا اس سے زیادہ نجس نہ ہوا ہو اور کسان اور عامل کے درمیان تقسیم

کیا جائے تو اس کی طہارت کا حکم ہوتا ہے، غلہ گاہتے وقت بیلوں وغیرہ کا پیشاب کر دینا معاف ہے اور غلہ پاک ہے ——— (۳) نجس قلعی اور رانگ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے، نجس موم پگھلانے سے پاک نہیں ہوتا ——— (۴) چوہا اگر گھی میں گر کر مر جائے اور گھی جما ہوا ہو تو اس کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دیا جائے باقی پاک ہے وہ کھایا جائے اور اگر گھی پتلا ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں، کھانے کے سوا اور طرح فائدہ اُٹھانا مثلاً روشنی کے لئے جلانا یا چمڑے کی دباغت کرنا جائز ہے لیکن اس سے دباغت کئے ہوئے چمڑے کو دھونے کا حکم کیا جائے اور نچوڑ سکیں تو ہر مرتبہ نچوڑا جائے ورنہ ہر بار خشک کیا جائے۔

(فائدہ) بعض کتابوں میں ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے اکیس طریقے لکھے ہیں دس وہ جو اوپر بیان ہو چکے ہیں باقی گیارہ یہ ہیں ——— (۱) کھودنا یعنی زمین کی مٹی کا اوپر نیچے کرنا۔ ——— (۲) شراب کا سرکہ بنانا (یہ حالت بدلنے میں آچکا ہے) ——— (۳) شراب کا خود بخود سرکہ بن جانا (یہ بھی حالت بدلنے میں شامل ہے) ——— (۴) موزہ کا رگڑنا (یہ چھیلنے کے ساتھ شمار کیا گیا ہے) ——— (۵) نجس حوض میں جدید پانی شامل ہو کر حوض کا جاری ہو جانا ——— (۶) ناپاک کنوئیں کا خشک ہو جانا (یہ خشک ہو جانے میں آچکا ہے) ——— (۷) اناج کا تقسیم کر لینا یا کچھ حصہ خیرات کر دینا ——— (۸) روئی کا دھنا ——— (۹) ابالنا یعنی نجس تیل گھی وغیرہ کو برابر کا یا زیادہ پاک پانی ڈال کر تین دفعہ پکانا اور ہر دفعہ تمام پانی جلا دینا ——— (۱۰) بعض حصہ کا دھو لینا (جبکہ کپڑے میں ناپاک جگہ کو بھول گیا ہو) ——— (۱۱) جما ہوا گھی وغیرہ میں نجاست کی جگہ سے نکال دینا۔

(فائدہ) جو کوئی چیز مذکورہ بالا طریقوں سے پاک ہونے کے بعد اگر پھر تر ہو جائے تو وہ ناپاکی عود نہیں کرتی، صاحبِ درمختار نے الخزائن میں پاک کرنے کے طریقے تیس سے کچھ اوپر تک شمار کئے ہیں اور علامہ شامی نے شرح درمختار میں ان کو شمار کیا ہے لیکن بعض کا بعض میں تداخل ہے اور بعض کو مطہرات شمار کرنے میں تسامح ہے جیسا کہ شامی نے کہا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

نجس چیزوں کا بیان

نجاستِ حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) غلیظہ یا مغلظہ یعنی جس کی نجاست حکم میں سخت ہو۔ (۲) خفیفہ یا مخففہ جو حکم میں ذرا کم اور ہلکی ہو۔

نجاستِ غلیظہ بقدر درہم معاف ہے اور نماز کو نہیں توڑتی، اگر درہم سے زیادہ ہو تو نماز جائز نہ ہوگی اگر وہ نجاست جسم دار ہو جیسے پاخانہ گوبر وغیرہ تو درہم کے وزن کا اعتبار ہوگا اور وہ ساڑھے تین ماشہ ہے اور اگر بے جسم کی یعنی پتلی ہو جیسے شراب، پیشاب وغیرہ تو ہندو پاکستان کے ایک روپیہ کے پھیلاؤ کی برابر معاف ہے، معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں ہے اگر قدرِ درہم سے زیادہ نجاستِ غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگی ہو تو نماز جائز نہ ہوگی اور اس کا دھونا فرض ہے اور اگر درہم کے برابر ہے تو اس کا دھونا واجب ہے اگر اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہے اور اس کا لوٹانا واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوگا، اگر نجاست درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر خلافِ سنت اور مکروہِ تنزیہی ہوگی اور اس کا لوٹانا بہتر ہے۔ نجاستِ غلیظہ یہ چیزیں ہیں: آدمی کا پیشاب پاخانہ، جانوروں کا پاخانہ (گوبر اور مینگنی وغیرہ) حرام جانوروں کا پیشاب، آدمی اور تمام حیوانات کا بہتا ہوا خون، شراب، مرغی، بطخ، مرغابی اور کونج کی بیٹ، منی، مذی، ودی، کچلو، پیپ، قے جو منھ بھر کر آئے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون وغیرہ۔

نجاستِ خفیفہ یہ چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم معاف ہے۔ نجاستِ غلیظہ کے علاوہ باقی سب نجاستیں خفیفہ ہیں مثلاً گھوڑے اور حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہیں جو پرندہ ہوا میں اچھی طرح نہیں اُڑ سکتا مثلاً بطخ، مرغی وغیرہ ان کی بیٹ نجاستِ غلیظہ ہے جیسا کہ بیان ہوا اور جو پرندے بخوبی اُڑتے ہیں اگر وہ حلال ہیں تو ان کی بیٹ پاک ہے اور اگر حرام ہیں تو ان کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔

نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کا حکم کپڑے اور بدن میں جاری ہوتا ہے پانی یا دیگر پتلی چیزوں میں جاری نہیں ہوتا یعنی اگر ان میں گر جائے تو وہ کل چیز ناپاک ہے اگرچہ اس نجاست کا ایک ہی قطرہ گرے۔ پس مائعات میں درہم اور چوتھائی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، البتہ اگر وہ پانی یا دیگر مائع جس میں نجاست واقع ہوئی ہو کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو اب درہم و چوتھائی کا اعتبار ہوگا، نجاستوں سے جو عرق کھینچا جائے یا اُن کا جوہر اُڑایا جائے وہ نجس ہے۔

متفرق مسائل

(۱) سانپ کی کھال نجس ہے اگرچہ اس کو ذبح کیا گیا ہو اس لئے کہ وہ دباغت قبول نہیں کرتی، سانپ کی کینچلی پاک ہے ——— (۲) سوتے ہوئے آدمی کی رال پاک ہے ——— (۳) ریشم کے کیڑوں کا پانی اور اس کا گو یا اور بیٹ پاک ہے ——— (۴) چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ پاک ہے ——— (۵) جانوروں کے ذبح کے بعد جو خون اس کی رگوں اور گوشت میں باقی رہتا ہے وہ پاک و حلال ہے اگرچہ بہت سا کپڑے کو لگ جائے تب بھی کپڑا ناپاک نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ جاری خون نہیں ہے ——— (۶) جو خون بدن سے جاری نہ ہو پاک ہے ——— (۷) شہید کا خون جب تک اس کے جسم پر ہے پاک ہے ——— (۸) سوکھا ہوا گوبر یا نجس مٹی جب ہوا سے اڑکر گیلے کپڑے پر پڑے تو جب تک اس میں نجاست کا اثر (رنگ و بو) نظر نہ آئے نجس نہ ہوگا۔ نجاستوں کے بخارات لگنے سے نجس نہیں ہوتا۔ ہوا جو گندگیوں پر گذر کر تر کپڑے پر لگے اس سے کپڑا نجس نہیں ہوگا۔ بعض کے نزدیک اگر نجاست کی بو آنے لگے تو نجس ہو جائے گا، نجاست کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو نجس نہیں ہوتا یہی صحیح ہے ——— (۹) اگر پانی سے استنجا کیا اور کپڑے سے نہ پونچھا پھر ریح خارج ہوئی تو نجس نہیں ہوتا، اسی طرح اگر پاجامہ کی رومالی گیلی تھی تو وہ بھی نجس نہیں ہوگی لیکن اگر خشک ہونے پر اثر یعنی رنگ وغیرہ ظاہر ہوا تو نجس ہوگا ——— (۱۰) اگر کچھ نجاست غلیظہ اور کچھ خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگے تو اگر دونوں ایک ہی جگہ پر لگیں تو خفیفہ غلیظہ کے تابع ہو جائے گی اور دونوں کو جمع کر کے قدر درہم سے زیادہ پر نماز جائز نہ ہونے کا حکم ہوگا اور اگر الگ الگ جگہ پر لگیں اور ہر ایک قدر مانع کو نہیں پہنچی تو اگر غلیظہ زیادہ ہے یا دونوں مساوی ہیں تو غلیظہ کو ترجیح ہوگی اور دونوں کو جمع کر کے قدر درہم سے زائد مانع نماز ہوگی اور اگر خفیفہ زیادہ ہو گی تو خفیفہ کو ترجیح ہوگی اور دونوں کا مجموعہ چوتھائی حصہ تک پہنچنے پر مانع نماز ہوگا کما فی الشامی ———

(۱۱) نوشادر پاک ہے ——— (۱۲) پھل وغیرہ کے کیڑے پاک ہیں مگر ان کا کھانا درست نہیں۔ ——— (۱۳) کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں تو ناپاک نہیں ہوتیں لیکن صحت کے نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں ——— (۱۴) نجاستوں سے جو کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ نجس ہیں۔

Marfat.com

استنجا کا بیان

پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔ پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کے مخرج کو سکھانا چاہئے اس کے بعد پانی سے دھوڈالنا چاہئے۔ پاخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھوڈالے۔ استنجا ان چیزوں سے جائز ہے جو پتھر کی طرح صاف کرنے والی ہیں جیسے پاک مٹی کا ڈھیلا، ریت، لکڑی، پھٹا ہوا (بے قیمت) کپڑا و چمڑا اور اس کے سوا اور ایسی چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کر دیں بشرطیکہ قیمت والی اور احترام والی نہ ہوں۔ پاک مٹی کے ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے۔

ڈھیلے سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں طرف زور دیکر بیٹھے، قبلہ کی طرف مُنھ نہ ہو، اور ہوا، سورج اور چاند کی طرف سے بھی بچ جائے، تین یا پانچ یا سات ڈھیلے اپنے ساتھ لے جائے صاف کرتے وقت پہلے ڈھیلے کو آگے سے پیچھے کی طرف لے جائے اور دوسرے کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے پھر تیسرے کو پیچھے کی طرف لیجائے۔ یہ طریقہ گرمی کے موسم کا ہے لیکن جاڑوں میں اس کے برخلاف پہلے ڈھیلے کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرے کو پیچھے لے جائے اور تیسرے کو آگے لائے اور عورت ہمیشہ وہی طریقہ کرے جو مرد جاڑوں میں کرتا ہے۔ اور یہ طریقہ مقصود نہیں بلکہ صفائی کا مددگار رہے، اصل مقصود صفائی و پاکی ہے خواہ جس طریق سے بھی حاصل ہو جائے۔ اگر ایک یا دو ڈھیلے سے صفائی حاصل ہو جائے تو تین کی گنتی پوری کرلے اور اگر تین سے بھی صفائی حاصل نہ ہو اور چار سے حاصل ہو تو پانچواں ڈھیلا اور لے تاکہ طاق ہو جائیں کیونکہ طاق عدد کا استعمال مستحب ہے۔ مستحب یہ ہے کہ پاک ڈھیلے یا پتھر دائیں طرف رکھے اور استعمال کئے ہوئے بائیں طرف رکھے اور ان کی نجس جانب نیچے کو کردے ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔ افضل یہ ہے کہ پردہ دار جگہ ہو تو دونوں کو جمع کرے پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ذکر کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دیوار یا پتھر یا ڈھیلے پر جو زمین سے اٹھا ہوا ہو یا بائیں ہاتھ میں لیا ہوا ہو حرکت دے یہانتک کہ رطوبت خشک ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ اب پیشاب نہ آئے گا۔ بعض کے نزدیک استبرا یعنی پیشاب کے بعد چند قدم چلنا

یا زمین پر پاؤں مارنا یا کھنکارنا یا دائیں ٹانگ پر بائیں ٹانگ لپیٹنا اور پھر اس کا برعکس کرنا وغیرہ واجب ہے تاکہ رُکا ہوا قطرہ نکل جائے، لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص کے لئے اپنا اطمینان ضروری ہے اور یہ استبراء کا حکم مردوں کے لئے ہے عورت پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر پہلے ڈھیلے سے مقامِ پیشاب کو خشک کرلے پھر پانی سے طہارت کرلے یا صرف پانی سے طہارت کرلے۔

پانی سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ کو کلائی تک دھولے پھر اگر روزہ دار نہ ہو تو پاخانہ کے مقام کو خوب ڈھیلا چھوڑ کر بیٹھے اور بائیں ہاتھ سے خوب استنجا کرے ابتدا میں بیچ کی انگلی کو اور انگلیوں سے کچھ اونچا کرے اور اس سے مقامِ نجاست کو دھوئے پھر چھنگلیا کے پاس کی انگلی اٹھائے اور اس سے اس مقام کو دھوئے پھر چھنگلیا کو اُٹھائے اور پھر انگوٹھے کے پاس کی انگلی کو اٹھائے اور اسقدر دھوئے کہ اس کو پاکی کا یقین یا ظن غالب ہو جائے اور چکنائی جاتی رہے اور دھونے میں خوب زیادتی کرے اور اگر روزہ دار ہو تو زیادتی نہ کرے اور نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے، دھونے کا کچھ شمار مقرر نہیں اگر وسوسہ والا شخص ہو تو اپنے لئے تین مرتبہ دھونا مقرر کرلے۔ عورت کشادہ ہو کر بیٹھے اور ہتھیلی سے اوپر اوپر دھولے اور انگلی فرج کے اندر داخل نہ کرے، عورت مرد سے زیادہ کشادہ ہو کر بیٹھے، پیشاب کے مقام کو پہلے دھوئے یہی مختار ہے۔ استنجا کے پاک ہونے کے ساتھ ہی ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے۔ استنجا کے بعد ہاتھ بھی کلائیوں تک دھولے جیسا کہ اول میں دھوتا ہے تاکہ خوب ستھرا ہو جائے بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ جاڑے میں گرمیوں کی نسبت مبالغہ کرے اور گرم پانی ہو تو جاڑے کا حکم بھی گرمیوں کی طرح ہے۔

مکروہاتِ استنجا

(۱) استنجا کرتے وقت قبلہ کی طرف کو منھ یا پیٹھ کرنا خلافِ ادب و مکروہِ تنزیہی ہے ——— (۲) ہڈی، خشک گوبر، خشک لید، کھانے کی چیزوں، شیشہ، چونا، لوہا، چاندی، سونا وغیرہ، پکّی ٹھیکری، پکّی اینٹ، پتّے، بال، روئی، کوئلہ، نمک، ریشمی کپڑا اور ہر قیمتی اور ہر محترم چیز سے استنجا کرنا مکروہ ہے ——— (۳) بلا عذر دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا لیکن اگر بائیں ہاتھ میں کوئی عذر ہو تو کراہت نہیں ——— (۴) نجس چیزوں سے استنجا کرنا ——— (۵) ایسی چیز سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ ——— (۶) ایسی تمام چیزوں سے استنجا کرنا جن سے انسان اور اس کے جانور نفع حاصل کریں ——— (۷) جس پتھر یا ڈھیلے وغیرہ سے وہ خود یا کوئی اور شخص استنجا کر چکا ہو، لیکن اگر پتھر کے کئی کونے ہوں اور ہر مرتبہ نئے کونے سے استنجا کرے تو کراہت نہیں ———

(۸) کاغذ سے استنجا کرنا اگرچہ کورا ہو ــــــ (۹) بلا اجازت کسی غیر آدمی کی دیوار سے استنجا سکھانا یا اس سے ڈھیلا لینا، یہی حکم وقف کی دیوار اور غیر آدمی کے پانی یا کپڑے وغیرہ کا ہے ــــــ (۱۰) زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا ــــــ (۱۱) ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر اس کے ستر پر پڑتی ہو۔

پانی سے استنجا پانچ قسم پر ہے، ان میں سے پہلی دو قسم کا استنجا فرض ہے ــــــ (۱) مخرج کا اس وقت دھونا فرض ہے جبکہ جنابت یا حیض یا نفاس کی وجہ سے غسل کرے ــــــ (۲) جب نجاست مخرج سے زائد ہو خواہ تھوڑی ہو یا بہت اس میں زیادہ احتیاط ہے اور شیخین کے نزدیک جب مخرج کے علاوہ قدر درہم سے زیادہ ہو دھونا فرض ہے ــــــ (۳) سنّت اور وہ اس وقت ہے جبکہ نجاست مخرج سے نہ بڑھے ــــــ (۴) مستحب، وہ اس وقت ہے جبکہ صرف پیشاب کیا ہو اور پاخانہ نہ کیا ہو اور نجاست مخرج سے نہ بڑھے پس اس وقت پیشاب کی جگہ کو دھونا بعض کے نزدیک مستحب ہے اور بعض کے نزدیک یہ بھی سنت ہے ــــــ (۵) بدعت اور وہ ریح نکلنے سے استنجا کرنا ہے، فصد لینے اور سونے کے بعد بھی استنجا بدعت ہے، اسی طرح جو پاک چیز پاخانہ کے مقام سے نکلے جیسے کنکری یا دانہ وغیرہ اگر اس پر نجاست نہ لگی ہو تو استنجا کرنا بدعت ہے لیکن اگر اس پر نجاست ہو تو اس کی وجہ سے استنجا کرنا ہوگا۔

مستحبات و آداب بیت الخلا

(۱) جن کپڑوں سے نماز پڑھنا ہے ان کے سوا اور کپڑے پہن کر بیت الخلا میں جانا اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنے کپڑوں کو نجاست اور مستعمل پانی سے بچانا ــــــ (۲) سر کو ڈھانپ کر بیت الخلا میں جانا ــــــ (۳) جنگل میں جائے تو لوگوں کی نظروں سے دور نکل جانا ــــــ (۴) انگوٹھی وغیرہ جس چیز پر اللہ کا نام یا قرآن کی آیت یا کسی رسولِ خدا یا کسی بزرگ کا نام یا حدیث وغیرہ کے الفاظ کھدے ہوئے ہوں تو اسے نکال دے اگر تعویذ وغیرہ کپڑے میں لپٹا ہوا ہو تو ساتھ ہوتے میں کراہت نہیں ــــــ (۵) پاخانہ میں داخل ہونے سے پہلے باہر ہی یہ دعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے) ــــــ (۶) داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا باہر آتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالنا ــــــ (۷) کھڑے ہونے کی حالت میں ستر نہ کھولے بلکہ بیٹھنے کے قریب ہو کر کھولے

Marfat.com

حضرت مجدد الفِ ثانی رح کی جملہ تصانیف

- اثبات النبوۃ : (عربی مع اردو ترجمہ) عہدِ اکبری کی کافرانہ رسم ورواج کے رد میں
- رسالہ تہلیلیہ : (" " ") عہدِ اکبری میں کلمۂ طیبہ کے غلط استعمال کے خلاف ۔/۷۵
- شرح رباعیات : (فارسی " ") حضرت خواجہ باقی باللہ رح کی رباعیات کی شرح ۱/۵۰
- کوائفِ شیعہ : " " " فضائلِ صحابہ رض اور شیعہ عقائد کے بیان میں
- مبدأ و معاد : " " " حضرت مجدد قدس سرہٗ کا مشہور رسالہ ۳/-
- معارفِ لدنیہ : " " " یہ بھی حضرت کا مشہور رسالہ ہے ۳/-
- مکاشفاتِ عینیہ " " " حضرت کے اجازت ناموں اور مکاشفات پر مشتمل ۱/۵۰
- مکتوبات شریف کامل ہر سہ دفتر (فارسی) امرتسر والے نسخہ کا عکسی مطبوعہ ۔ ہر سہ دفتر مجلد ۷۵/-

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب مدظلہ کی جملہ تالیفات

- امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی سوانح اور کارنامے وغیرہ مجلد ۲۵/-
- حیاتِ سعدیہ ۔ سوانح حضرت خواجہ محمد سعید قریشی احمد پوری رح ۳/۵۰
- عمدۃ السلوک ہر دو حصہ یکجا مجلد مجلد ۷/-
- عمدۃ الفقہ ۔ جلد اول ۔ کتاب الایمان وکتاب الطہارۃ
- " جلد دوم ۔ کتاب الصلوٰۃ مجلد ۱۵/-
- " جلد سوم ۔ کتاب الزکوٰۃ وکتاب الصوم " ۱۰/-
- " جلد چہارم ۔ کتاب الحج
- گلدستۂ مناجات ۔ عربی، فارسی اور اردو مناجاتوں کا مجموعہ ۔ ۳۸/-

دیگر تصانیف

- تحفۂ ابراہیمیہ ۔ ترجمہ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رح ۴/-
- تحفۂ زاہدیہ ۔ ترجمہ مکتوبات حضرت خواجہ عثمان رح وحضرت خواجہ سراج الدین رح ۴/-
- حیاتِ باقی ۔ سوانح حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ ۲/-
- ضیاء القرأت ۔ تجوید وقرأت پر ایک جامع رسالہ ۔/۵۰
- مرج البحرین ۔ (فارسی مع اردو ترجمہ) از شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح ۳/-
- ہدایت الطالبین ۔ " " از حضرت خواجہ ابو سعید دہلوی رح ۲/۵۰

ادارۂ مجددیہ ۔ ناظم آباد ۳ کراچی ۱۸

Marfat.com